بسم الله الرحمن الرحیم

مذکور نہیں وصف تیرے نام کا

یہ نہ کیوں نہ ہو کلام کا ۔ ملتا نہیں کسیکو پتہ اس مقام کا

جز اوسکی درک حقیقت میں آدمی ۔ تہا تو کفیل نوح علیہ السلام کا

تہا ہی طوفان سے کیا خطر ۔ جز نام کچھ نہ ہے نہ جم کا نہ جام کا

تیرے صرف ذات تری واجب الوجود ۔ تو ہی سبب تہا اوس تزک واحتشام کا

نے ہی دی گدی روزا الو دستگاہ

شوکت فدا ہے پنجتن و چار یار پر

اور دل سے وہ غلام ہے بارہ امام کا

وقت امداد ہے ختم رسل آ پہونچا ۔ غرق ہونیکے قریب اپنا سفینا پہونچا

ہے نہ ملیگا یہ کسیکو رتبہ ۔ نہ گیا اور نہ کوئی جائے وہ جس جا پہونچا

میں گنہگار یہ مچلے ہو یارب کسکے ۔ ہے شفاعت کا انہیں کی سہارا پہونچا

شب معراج ہے شان کہ بالا بالا ۔ عرش اعظم سے ہی بالا شہ والا پہونچا

نہ جاتا ہی قیامت ہی گئی وحشت دل ۔ حشر میں جب مرا مالک مرا مولا پہونچا

پہ لکہا ہے یہ تقدیر ہے اپنی اپنی ۔ رہ گیا کوئی مدینہ میں کوئی جا پہونچا

یہ اوٹی گرد وہ آتی ہے سواری دیکہو ۔ شافع روز جزا عالم بولو آ پہونچا

شہ پہ اور نہ محروم پھر گیا کوئی ۔ تیرے در پر جو شہا لیکے تمنا پہونچا

چھوڑ اب ہند کو چل سوے مدینہ شوکت

ایک تو ہی نہ گیا اور زمانا پہونچا

بلبل ہوں باغ مدح جناب امیر کا ۔ شغل ہے آدمی نام خمسوں کا

غلام ہے وہ جلالت رب قدیر کا

لب سے نالہ جو نکلا نہ ہوتا
عرش بالا تہ و بالا ہوتا

پاس وہ گیسوؤں والا ہوتا
منہ شب ہجر کا کالا ہوتا

دل صد چاک جو بال ہی بال
زلف نے مار ہی ڈالا ہوتا

کھینچتے کیا تو جگر سے پیکان
دل سے ارمان نکالا ہوتا

اے مسیحا دم اگر آ کر
مرنے والے کو سنبھالا ہوتا

یار سے وصل نظر آتا ہے
بار الہ تو نہ ہوتا

مار ڈالا دم رخصت تم نے
ہاتھ گردن میں نہ ڈالا ہوتا

کاش ہر روز مرے پہلو میں
کوئی معشوق نرالا ہوتا

مجھ سے تم کو اگر الفت ہوتی
لطف چاہت کا دوبالا ہوتا

تیر سے اونکے جگر بچ جاتا
دیکھے دل اوسکو جو بھالا ہوتا

آج پہلو میں تڑپ کر دل نے
اونکی محفل سے نکالا ہوتا

دشمن جان ہے یہ دل اے شوکت
اسکو پہلو سے نکالا ہوتا

کیا کہا اس نے تجھے ہم کو کیا مل جائیگا
آپ کیا ہیں ڈھونڈنے سے تو خدا مل جائیگا

جی میں آتا ہے رسائی دیکھے اونکی لوٹ کے
کچھ دل گم گشتہ کا اوس سے پتا مل جائیگا

بنکے ہرجائی ملینگے سارے معشوقوں سے ہم
کوئی تو اونمیں سے ہم کو باوفا مل جائیگا

مانگنا بوسہ مرا اوس سے جبکہ وصل میں
ہائے وہ کہنا ترا مل جائیگا مل جائیگا

سیکڑوں ہیں ماہ پارے دل سلامت چاہیے
ڈھونڈ لینگے اور کوئی مہ لقا مل جائیگا

ہے ترقی پر وہاں جوش جوانی آجکل
اے فدا آ جائیگی تو اپنا مدعا مل جائیگا

نالہ تھمتے ہیں وہ یہ کہکر سوال وصل پر
رفتہ رفتہ تیرے دل کا مدعا مل جائیگا

دل کہاں تب کہیں جھک جھک لو یونہی سہی / غیر سے کم تو کوئی [illegible] انتقام مل جائیگا
کیوں پریشاں ہوں بھلا دل کی پریشانی سے ہم / آپکی زلفوں سے اونکا سلسلہ مل جائیگا
رشک ہے مانع رہا اونسے سوالِ وصل پر / خواہشِ دشمن سے اپنا مدعا مل جائیگا
تیر مژگاں سے ہوا کے بلا کو رنج و غم / میں نہ ہونگا کوئی مجھسا دوسرا مل جائیگا
جب کہا میں نے اوٹھایا بارِ غم ہجر سے لئے / ہنس کے فرمایا کہ تیرا اسکا صلا مل جائیگا
آپ بیٹھے ہیں کرتے ہیں آج بزم عام میں / عید کا دن [illegible] ہوا ایگا مل جائیگا
آئے اوس عالم میں سنتے ہیں اونکی بزم میں / ہم بھی پہونچینگے اگر رستا ذرا مل جائیگا

دل کے گم ہونے پہ شوکت اسقدر کیوں فکر ہے
ایسے کیوں گھبرا رہے ہو ڈھونڈھا مل جائیگا

الفت کے پیچ کا لپٹا گیا / سر گیا تو بھی آفت یہ سودا نہ گیا
بیخودی دل سے خیالِ رخِ زیبا نہ گیا / جلے یوں آتشِ رہ یہ بیٹھا کہ اوٹھایا نہ گیا
آج کیوں مجھسے ہو کیوں بال ہیں بکھرے / کیا مقدر تھا یہ میرا جو سنوارا نہ گیا
اونکا تھا چاہتا کہ نہ جائیں تو وہ نہ مرتے / دلکو چاہا تھا کہ سنبھالوں تو سنبھالا نہ گیا
غیر لو آئے بزم میں کیوں آ دربان / کیا وہ پیغامِ اجل تھا کہ جو ٹالا نہ گیا
اونکی صورت کا تصور نہ ہوا اونسے کبھی / سامنے سے مری آنکھوں کے وہ نقشہ نہ گیا
عشق میں بارِ الم کیوں نہ اوٹھایا اے دل / رشک دشمن تو نہ تھا وہ جو اوٹھایا نہ گیا
غیر اوس بزم سے فتنہ کی طرح کیوں نہ اوٹھے / اشک تم نے کیا جو وہاں گر کے یہ اوٹھایا نہ گیا
مجرمِ آپکے ہم اور تو سب کچھ بولے / وصل کا شوق ملو تم سے بتلایا نہ گیا
اونسے ہم کہہ سکے کچھ نہ دمِ رخصت لیکن / ہاتھ دل پر سے بہت دیر اوٹھایا نہ گیا

(٦) قتل کرنے کو کسی کے گردون پہ گھمائی تیغ ، بار احسان سے کسی کا سر کو جھکایا اور گیا

شوکت اوس بت کا حجاب آہ اوٹھائین کیونکر

سیا نے جھکے کبھی سر بھی اوٹھایا نہ گیا

(٣)(ع) وہان سبکو آئے نامہ بر دیکھ لینا ، ادھر دیکھ لینا ادھر دیکھ لینا

(١)(م) لگاوٹ سے اونکا او دیکھ لینا ، چھیگا ہمین ناز کر دیکھ لینا

سرور جوانی بھی آنکھون والے ، اپنی مالقدق ادھر دیکھ لینا

نہ آئینہ وہ چہرہ پہ لے آئین ، ہوا سے نہ ہوگا اثر دیکھ لینا

یہی ہے اگر آتشین رخ کا عالم ، جلینگے ہزارون جگر دیکھ لینا

ذکر وصل مین عذر او شرم والے ، کسیکو نہ ہوگی خبر دیکھ لینا

عیادت سے عاشق کی غافل نہ رہنا ، خبر پر بھی اے بیخبر دیکھ لینا

پیام زبانی سے خوا ہے نہ بڑھکر ، محبت مین باہم مگر دیکھ لینا

وہ محفل مین اونکا ہمین بچا کر ، کنکھیون سے مڑکر اودھر دیکھ لینا

لپٹینگے وہ مضطرب ہو نہ اے دل ، محبت مین ہوگا اثر دیکھ لینا

چھپینگے بھلا آپ شوکت سے کب تک

اٹھا لیگا وہ راہ پر دیکھ لینا

ہمنے اونکو جو دیکھا جانا آ گیا ، منہ چھپا کر مسکرانا آ گیا

اونکو بسر بہ کا لگانا آ گیا ، اور نظرون ملیں سمانا آ گیا

پاؤن مین مہندی کب وعدہ ملی ، ہاتھ یہ اچھا بہانا آ گیا

ہے بہارون پر جوانی کا ابہار ، اونکے جوبن کا زمانا آ گیا

آ گیا گر ناگہ ہوئے ہمین ، اونکو آنکھون مین سمانا آ گیا

اک دل جو پہلو میں تیرے تیر سا رہ گیا / یاد اک پیکان سا [illegible] آ گیا

میری جان اُس کمسنی میں آپکو / کس طرح دل کا ستانا آ گیا

آنے جانے سے وہاں کے بار بار / دل کو آنا دم کو جانا آ گیا

جوش پر ہے اونکے جوبن کی بہار / جان دینے کا زمانا آ گیا

ہوش آتے ہی کسیکو حیف ہے / بے سبب دل کا دکھانا آ گیا

زلف پر خم کے تمہاری اوفرے پیچ
دام میں شوکت سا دانا آ گیا

دیکھ لینا حال میرا جب عیاں ہو جائیگا / اب جو ہے نامہربان خود مہربان ہو جائیگا

میہمان میرا جو وہ سرو رواں ہو جائیگا / میرا گھر بھی رشک گلزار جنان ہو جائیگا

یہہ دل بیتاب و سوزاں لیتی ہے بعد مرگ / یا بگولا بن رہیگا یا دھواں ہو جائیگا

مسکرا کر لیکے وہ کہتا کہیگا دل میں / دیکھ ظالم میرے ہونٹوں پر نشان ہو جائیگا

ڈر سے اوسکی چاہتا ہوں میں بھی رو رو ملوں / پھر یہہ ڈرتا ہوں وہ کافر بدگمان ہو جائیگا

سمجھے کہا میں بوالہوس ہوں اور دشمن جانثار / حیف مقتل میں تو چلئے امتحان ہو جائیگا

دود آہ نے اثر سے آدھا شام فراق / مدتوں ڈھونڈیکو تیرہ آسمان ہو جائیگا

اور چند گر بھی جوش جنون باقی رہا / ایکدن اپنا گریبان دھجیان ہو جائیگا

یہہ نہ تھا معلوم غم میں اک کسبتی پوش سے / رنگ میرا زرد مثل زعفران ہو جائیگا

پیر ہونے پر عدو شادمانی کیا کریں / پشت خم ہوگی تو ظالم آسمان ہو جائیگا

دوکت ہم اپنا ہی اے شوکت سمجھتے ہے اوسے
کیا خبر تھی یوں رقیب دشمنان ہو جائیگا

۸) خاک ہو جائے ابھی دلِ پریشان اپنا
ڈوب ہی جائے کہیں دیدۂ گریان اپنا

خود سنیں یا تو سنیں حالِ پریشان اپنا
کیا کہیں کس سے کہیں کون ہے پرسان اپنا

ایک دل ایک جگر دیدۂ گریان اپنا
ہے یہی دولت و ثروت یہی سامان اپنا

چاک ہوتی ہی رہی غم کوئی کب تک وصل ہوا
لگ گیا دامنِ جانان سے گریبان اپنا

آپ ہی زلف کو جھگڑے سے لگیں گے تعبیر
ہم سنائینگے اوسے خوابِ پریشان اپنا

دل کی حسرت کوئی نکلی ہے نہ نکلیگی کبھی
نہ بر آیا ہے نہ بر آئیگا ارمان اپنا

دستِ وحشت کیلئے دستِ تمنا کیلئے
ایک دامن ہے ترا ایک گریبان اپنا

خانۂ دل میں چلے آتے ہیں ارمان لاکھوں
چار دن کیلئے دیدۂ کے دربان اپنا

سن کے وہ ذکرِ وفا پھیر کے منہ لیتے ہیں
بس جتا نہ کوئی مفت کا احسان اپنا

کیا برائی ہے بنا لو ہمیں جتنا چاہو
جیتے جی ہے چھپا لو رخِ تابان اپنا

تمنے بیوجہ کیا اور دلِ عاشق او خوس
نام بدنام کیا مفت مری جان اپنا

دیکھ لے بدلے اوسے سینے سے لگا کر کیوں
چھوڑ دیں وہ جو پہلو میں ہو پیکان اپنا

بچ گیا ناوکِ مژگان سے جگر سینہ میں
چھٹ چکا زلف سے اوسکی دلِ نادان اپنا

وصل میں حضرت شوکت اونہیں کیا دو گے جواب
کہتے پھرتے ہو ہر اک سے غمِ ہجران اپنا

کیوں کیا دل مرا بیمار کیا تھا
یہی الفت تھی اور یہ اقرار کیا تھا

بس اتنا پوچھنا تو اوسے قاصد
کہیں ہے آپکا اقرار کیا تھا

نہ رکھا اس لگاوٹ نے کہیں کا
عداوت تھی کہ یہ کیا پیار کیا تھا

یہ کون آیا تھا بن ٹھن کر لبِ بام
یہ ہنگامہ سرِ بازار کیا تھا

یہ رنجش کیوں ہے ظالم آج آخر
وہ پہلے پہلے اتنا پیار کیا تھا

پسِ چلمن وہ آ بیٹھے تھے دم بھر
یہ کیا نظارہ یہ دیدار کیا تھا

اوسے جاکر جو لے آتا پیا تنگ — یہہ مشکل کام اے غمخوار کیا تھا

نہ بولا منہ سے شوکت مرتے مرتے

خدا جانے اوسے آزار کیا تھا

الفت زلف میں سے کیا کہیں کیا مل گیا — کچھ پریشانی ملی کچھ ہمکو سودا مل گیا

اپنی جانب سے یہہ قاصد اون سے کہہ دینا ضرور — مدعا کوئی اوسے بھی اچھا مل گیا

گر نہ آنا تھا تو کیوں وعدہ کیا تھا آپنے — رات بھر تڑپے کے ہم آپکو کیا مل گیا

بال ہیں بکھرے ہوئے لب پر فشاں ہیں رخ پہ نیل — سنگدل وہ کون تمکو ہمتیں سا مل گیا

مدعا اپنا نہ پایا ہمنے کھو کر ورنہ یاں — ڈھونڈنے والوں نے اکثر جسکو ڈھونڈا مل گیا

کیا بتائیں ہم کس بیرحم کے پالے پڑے — کیا کہیں کس سنگدل سے دل ہمارا مل گیا

آفریں اے جذب دل تاثیر الفت واہ وا — ڈھونڈنے جسکو چلے تھے خود وہ آتا مل گیا

کیا حقیقت دولت دنیا کی اوسکے روبرو — مل گیا کب کچھ اگر معشوق اچھا مل گیا

طالع دشمن کا شوکت جاگنا جسکو ملا

آہ قسمت کا دشمن کو سونا مل گیا

یار سے دل کے عوض زلف کا بوسا ٹھیرا — قیمت اچھی اوٹی سودا بہت اچھا ٹھیرا

کیا کہوں خاک کہوں طول ہے افسانہ غم — عرصہ حشر فقط چار پہر کا ٹھیرا

بوسہ مانگا تو کہا اوسنے بدلکے تیور اپنے — ہر گھڑی دینے کا بہت خوب تقاضا ٹھیرا

وہ بھی ہیں عید بھی ہے دھوم ہے اک مقتل میں — رقص بسمل نہ ہوا آپ تماشا ٹھیرا

لطف کرتا تو اوسے خلق خدا کیا کہتی — قتل کرنے پہ تو وہ رشک مسیحا ٹھیرا

حسرت و یاس و الم درد و محبت جفت ہوا — ٹھیرے ارمان ترے دل اوسکا ٹھکانا ٹھیرا

ہدف ناوک انداز بنا دل میرا — تو وہ تیر ادا اپنا کلیجا ٹھیرا

(۱۰) آ منہ آئے جو مری آنکھہ تو جل تھل ہو جائیں
میرا رونا بہی کوئی ابر کا رونا ٹہرا

اپنے پردہ نشیں دیکھکے فرماتے ہیں
میرا گہر تو رہ ہوا آپکا رستا ٹہرا

صبح کو جب کوئی پہلو سے اوٹہا گہبرا کر
پہر نہ پہروں دل بیتاب ہمارا ٹہرا

غیر تو غیر ہے کیا اوسکی شکایت اے دل
جبکہ دشمن ترا وہ دوست بھی تیرا ٹہرا

شکوہ سمجھا تھا یہ وہ جو ہے شکایت شوکت
اوس [illegible] نے کہا شکوہ بیجا ٹہرا

کسی صورت سے اپنا وہ ستمگر ہو نہیں سکتا
ہمارا جب عدو کا سا مقدر ہو نہیں سکتا

کچہہ ایسا جمکے بیٹہا ہے اقو آپکا دلمیں
کہ قابو سے ہمارے تو یہہ باہر ہو نہیں سکتا

الہی کسطرح اونکو دکہاؤں میں تڑپ دلکی
کہ آجاتے ہیں جب وہ پہر یہہ ضبط ہو نہیں سکتا

نہ جائینگے نہ جائینگے کسیلئے کہ نہ جائیے
بہلا ہم بہی تو دیکہیں ضبط کیونکر ہو نہیں سکتا

ہمیں آزاد کیجے باز آئے ہم محبت سے
گوارا رشک دشمن بندہ پرور ہو نہیں سکتا

حسین یوں تو زمانہ میں ہزاروں ہیں مگر کوئی
ترے سر کی قسم تیری برابر ہو نہیں سکتا

مروت پر مثالتے ہیں تمہیں ہاں محبت پر
وفا جسمیں نہ ہوا اپنا وہ دلبر ہو نہیں سکتا

وہ ظالم کیا نہیں کسطرح حملہ ستاتا ہے
سمجھہ رکہا ہے یہہ قابو سے باہر ہو نہیں سکتا

جو بوسہ مانگئے تو بار ہا انکار ہوتا ہے
سوال وصل پر کہتے ہیں اکثر ہو نہیں سکتا

ادا ہی ہو کہ کرشمہ ہی بناوٹ ہی ہو شوخی ہی
کوئی صرف اچھی صورت سے تو دلبر ہو نہیں سکتا

شکایت کرتے پہرتے ہو ہر اک سے جنکی تم شوکت
ادا شکوہ زبان سے اونکے منہ پر ہو نہیں سکتا

ہائے کیوں ہمنے اونکو پیار کیا
مفت میں دلکو بیقرار کیا

وہ کہیں کا نہیں رہا کمبخت
جسکو تمنے امیدوار کیا

دل نہ بہلا کسی سے اور کہین — آخرش پیار اوسیکو پیار کیا

وہ بہی یارب نہ چین سے بیٹھے — جسنے یون مجھکو بیقرار کیا

نہ چھپا حال عشق کا نہ چھپا — ہمنے پوشیدہ گو ہزار کیا

مدتون عشق مین رہے بیچین — بارہا صبر اختیار کیا

کیون کہا ہمنے حال دل اونسے — کیون یہہ راز اوپنہ آشکار کیا

پہر بہی دل سے گیا نہ اونکا خیال — ربط بہی ترک چند بار کیا

وصل کی شب ہنسا کے ظالم نے — ہجر مین خون اشکبار کیا

ہجر مین مضطرب ہوئے ہم بہی — صبر ہر چند اختیار کیا

ہاے یہہ چپا رہا ہون اے شوکت
کیا کیا کیون کسیکو پیار کیا

ہنستا اک اور بہی گر دشمن ایمان ہوتا — کیون زمانہ مین کوئی اپنے مسلمان ہوتا

اے دل اوس شوخ کو پیمان بہی جو کرتا نہ وفا — خانہ برباد جو یہہ کام کچہہ آسان ہوتا

یا خدا میری وفا کی بہی کوئی حد ہوتی — اور اوسکے بہی ستم کا کوئی پایان ہوتا

سوئیکر تم مرے پہلو سے اگر اوٹہہ جاتے — اور کیا اس سے بہی ہوتا مین پریشان ہوتا

ایسی قسمت تو کہان تہی کہ وہ بس مین ہوتے — کاش یہہ دل ہی مرا تابع فرمان ہوتا

آپکی زلف گرہگیر مین ہوتا دل زار — اور سینہ مین مرے آپکا پیکان ہوتا

نہ تعلق نہ کبہی یاد انہونکی آتی — خانہ دل کا جو یارب کوئی دربان ہوتا

آپ جب نکلے تہے آئینہ دکہاتا مین اگر — یہہ تو فرمائیے پہر کون پشیمان ہوتا

قتل کرکے مجھے کہتے ہین سمجہا ہوتے — جہوٹے سے بکہر اگر تیرا دامان ہوتا

(۲۱) آدمی شیخ اُس سے تیرے ہمدم سمجھا نیکو — سیر ہوتی جو وہ نماز نکر ایمان ہوتا

اپنے سر آپ ہی لی تو نے مصیبت شوکت
نہ اوٹھاتی عشق قبا تا نہ پشیمان ہوتا

ازل سے یونہی سنتے آہیں قریبان ہوگا — یہہ کیا معلوم کب ہوگا کدھر ہوگا کہان ہوگا

کبھی محبوب نامہربان بھی مہربان ہوگا — دل ناشاد بھی یارب کسی دن شادمان ہوگا

کبھی دل لگاؤ گے تو میری قدر آئیگی — تمہارا حال میرا سا الٰہی دشمنان ہوگا

جب اونسے مانگتا ہون دل یہہ کہہ کر ٹالدیتے ہین — ادھر دیکھو ادھر دیکھو یہان ہوگا وہان ہوگا

وہ مت جو اب ہے کیونکر دیا پاؤن مین اپنے — جو چوکٹ اونکا جو اوسپہ بیٹھا تو ناحق بدگمان ہوگا

نہ کیا تمہین خدا کی آدل مضطر دکھا دینگے — وہی تو ہوگا اور اوس بت کا آستان ہوگا

تمہاری حالت میری اور تم سے یہہ سہین کہنا — اِسے صاف کہا ہے کہ دردِ نہان ہوگا

نہ چھیڑ اے دل اوسے کیا گالیان کہانی ہی تھی — ابھی تو بیزبان ہے وہ مکر اب بدزبان ہوگا

نقلی کی نہ لے شوکت دکھا دیگے تمہا دھینگے
نزا ہوگا اور اوس بت کا سنگ آستان ہوگا

سہنی اُنہا لہی یا تجکو تو ٹہکانا دل کا — درد کیہہ تو ہی بتا آج لگا نا دل کا

یون سنا نیکا مزہ ہے کہ لپٹا وہ کہیں — لو سناؤ تو ذرا آج فسانا دل کا

اور تو کیا کہون آرام ہی مجھے بکتے — آگے آنے سے آور دستانا دل کا

ہے ترے دست حنائی پہ جو یہہ دزد حنا — خوب اِس چور کو آتا ہے چورانا دل کا

پلو چلے ہو سے بیتہ میر جگر کا آئے تیر — اور جگر تجکو بتا دیگا ٹہکانا دل کا

ہم مٹاتے ہین اسے خاک لئے دیتے ہین — اور عاشق ہے زمانہ کا زمانا دل کا

واہ واہ قدر اندازِ ترا کیا کہنا — آج کیا خوب اوڑ ایا ہے نشانا دل کا

آ ہنسوں کا ستمگار بھری محفل میں
آف ترا آنکھوں ہی آنکھوں میں اڑانا دل کا

ہائے اس کا وہ مچلنا کہ نہ جاؤنگا کبھی
اور وہ جھلا کے مرا بزم سے لانا دل کا

آتے ہی چھین لئے ہوش وحواس صبر و قرار
ناوک یار نے لوٹا ہے خزانا دل کا

جی ہی جی میں نہ کہوں میں تو کروں کیا شوکت
ہائے سنتا ہی نہیں کوئی فسانا دل کا

کیوں خدا ایسا ہی آگیا زمانا دل کا
یہ کہے اور وہ سنیں دل سے فسانا دل کا

میری بیدادگری نے جگر کا میرے کیا ہے حال
اور دشوار ہے نظروں سے چھپانا دل کا

جب کبھی لے کر مرے پہلو سے نکل جاتا ہے
کوچۂ یار میں ملتا ہے ٹھکانا دل کا

ہدف تیر ادا اپنا جگر ٹھیر گیا
ناوک ناز بنا اگلا نشانا دل کا

سچ کہا آپ نے ہاں آپ بھلا کیا واقف
آپ کیا جانیں اسے کہتے ہیں آنا دل کا

ہے اگر یاد ہے تو بھی یہیں بچپن کا
تیر کو تو نے بنایا جو نشانا دل کا

دیکھتے ہی کہنے پہ خاک سوچا ہم کو
نکل جانا تو بنتا ہے ہمیں نہ جانا دل کا

جب بلا تیر وہ اگر دیکھ کر رو دیا
میں یہ سمجھا کوئی جاتا ہے ٹھکانا دل کا

میرا احوال تو جھوٹوں بھی نہ پوچھا شوکت
غیر سے روز سنا اس نے فسانا دل کا

ہمیں کہتا پیدا ہوا ہے نہ ہوگا
زمانہ میں ایسا ہوا ہے نہ ہوگا

محبت اگر ہے تو رنجش بھی ہوگی
کبھی طے یہ جھگڑا ہوا ہے نہ ہوگا

مریض محبت نہ سنبھلا نہ سنبھلے
وہ کم بخت اچھا ہوا ہے نہ ہوگا

ہوا عاشقوں میں نہ ہو کوئی ہم سا
حسینوں میں تم سا ہوا ہے نہ ہوگا

ہمیں ہو بنے دل جو مصیبت اٹھائی
کبھی رنج ایسا ہوا ہے نہ ہوگا

(۱۲) محبت میں بہی نقشہ کا پایا ہم رہا
یہ ہنر تو رسوا ہوا ہے نہ ہو گا

دکھایا نہ منہ وہ دکھا گئیلے ہمکو
رقیبوں سے پیدا ہوا ہے نہ ہو گا

سہیتے مصیبت جو دل پہ پڑ سہی
مگر منہ سے شکوا ہوا ہے نہ ہو گا

فقط اک ہنسی پہ یہ کیا ماجرا ہے
وہ ظالم کسیکا ہوا ہے نہ ہو گا

ترا آسرا ہے ہمیں یا الٰہی
کسیکا بہروسا ہوا ہے نہ ہو گا

حسینوں کو ذم دیتے رکہنا ہے شوکت
کسی پہ وہ شیدا ہوا ہے نہ ہو گا

بند ہے باب اثر کیوں یا خدا یہ کیا ہوا
آہ مضطر پہرتی ہے اور نالہ گہبرایا ہوا

غیر جو چاہیں کہیں کہاں ہمتیں یہ کیا ہوا
تم بہی کہتے ہو کہ شوکت مر گیا اچہا ہوا

ہوتے ایسے بہولے پن کے اس اثر کے نثار
سنکے مر افقہ تم کہتے ہو یہ کیا ہوا

ہائے اب اونکو مناؤں یا اسے میں کیا کروں
وہ بہی کچہ بگڑے ہوئے ہیں دل بہی کچہ بگڑا ہوا

کی شکایت غیر نے تو دوستانہ جان لی
ہمنے جو شکوہ کیا تو شکوہ بیجا ہوا

آپ پر آیا ہے دل ہاں آپ پر آیا ہے دل
آپ پر شیدا ہوا ہاں آپ پر شیدا ہوا

پہر بندھا زلف پریشاں کا کسی بت کی خیال
پہر ہوا ہمکو جنوں پہر آجکل سودا ہوا

ذرا تندن بیٹہی رکہتا مجہے بہی اونکو بہی
اونکا دل غیر و نپہ میرا اونپہ دل آیا ہوا

حضرت شوکت گئے تہے آپ بزم یار میں
کہئے تو کیا کیا مزے لوٹے وہاں کیا کیا ہوا

خوبئ بخت تری بزم میں آنا میرا
شوخی بخت تری بزم سے جانا میرا

ہاں ستاؤ جو رقیبوں کو تو میں بہی جانوں
کچہ ستا میں ستانا ہے ستانا میرا

آئے تو تم ہمیں کیا سنتے نہ سنو جانے دو
کیا خدا بہی نہیں سنتا فسانا میرا

اب جو دشمن ہے مرے ساری خدائی تھی دوست
اب جو وہ دوست ہیں دشمن ہے زمانا میرا

تو بگڑ جائے تو مجھ سے کوئی صورت نہ بنے
مجھکو اشفاق ہے اے شوخ منانا میرا

آج کیا اسنے نئے ظلم کئے ہیں مجھپر
فلک پیر تو دشمن ہے پرانا میرا

دست بردار ہوں میں ہاتھ ظلم کرنا تم
پہلے ثابت تو کرو ہاتھ لگانا میرا

اس زمانہ میں فلک یار ہے کسکا تیرا
آج کل کسکا ہے برگشتہ زمانا میرا

ہو مبارک تجھے اے شوخ بجھے دل دینا
اور ہو جو تجھے روز ستانا میرا

نہیں معلوم یہ شوخی ہے کہ نادانی ہے
وہ ابھی کھیل سمجھتے ہیں ستانا میرا

علم شے خوب ہوا کرتی ہے جہل شے سے
سنئے تو آپ کسی روز فسانا میرا

کیوں نہ روتے وہ مرے حال کو سنکر قاصد
درد انگیز فسانا تھا فسانا میرا

سنکے افسانۂ غم ہائے بگڑنا تیرا
اور ضد سے تری رہ رہکے سنانا میرا

میں نہ کہتا تھا نہ مل اوس سے پشیمان ہوگا
شوکت افسوس کہا تو نے نہ مانا میرا

---

سمجھتا نہیں وہ حال دل بیقرار کا
کچھ ان دنوں مزاج ہے بگڑا ہے یار کا

کیا پوچھتے ہو کیا کہیں حالت فراق کی
اچھے ہیں ہجر شکر ہے پروردگار کا

ہے تیغ ناز جان سے بڑھکر مجھے عزیز
دل سے نیاز مند ہوں میں تیغ یار کا

وہ وصل میں لپٹنے پہ لینا کسیطرح ہائے
ارمان نکل گیا دل امیدوار کا

نازل مجھی پہ ہوتی ہیں ہر روز آفتیں
مجھپر ہی دانت ہے ستم روزگار کا

تنہا ملایا خاک میں مجھ خاکسار کو
ملتا نہیں نشان بھی مرے مزار کا

وہ سنکے ذکر وصل عدو بولے جھوٹ ہے
کیا اعتبار آپ سے نا اعتبار کا

زاہد خدا کیواسطے مے پی ہی چلیں کہیں
جاتا ہے مفت ہاتھ سے موسم بہار کا

شانہ ہمیشہ اوس سے الجھتا رہا مگر
بیکا ہوا نہ بال بھی اوس زلف یار کا

(۱۶) بےچین کر دیا مجھے بیتاب کر دیا یا رب برا ہو اس دل [illegible] کا

شوکت کو ہے ضرور اٹھانے ہو بزم سے

دیکھو بگڑ گیا ہے دل بیقرار کا

میں بتاؤں کیا کہ فراق میں مری شب کو جو مرا حال تھا

مجھے لطف درد فراق تھا یہ عجب طرح کا ملال تھا

کبھی نو نہال کی یاد تھی شب ہجر میں جو نہال تھا

نہ تو دھیان تھا کہ شب وصل کا نہ خیال روز وصال تھا

کبھی تھے اٹھاتے وہ لطف شب وصل پاس ادب کہاں

وہ نگہ نہ جائیں خفا نہ ہوں کہیں یہی ہم کو خیال تھا

ہمیں اپنے عیش میں کیا خبر کہ جو ہم پہ ہجر میں کیا گذر

کبھی لب پہ نالہ تھا آہ تھی کبھی دل میں رنج و ملال تھا

کوئی حور وش تھا جو میہماں مرا گھر تھا غیرت صد جناں

وہ کہاں ہے عیش کا اب سماں مگر ایک خواب و خیال تھا

جو لطف رخ دلربا مرا تھا جلیس فراق میں

شب ہجر مونس بیکسی کسی ماہرو کا خیال تھا

کہیں کیا جو ہم پہ گئی گذر شب وصل کی جو ہوئی سحر

گئے کیوں نہ فرط الم سے مر کہ رواں وہ ماہ مثال تھا

ہمیں سونپ آج جو کہ گئے وہ ہزاروں درد جگا گئے

مجھے اپنے دل سے بھلا گئے یہ ستم کا انکو خیال تھا

یہ نہ پوچھ شوکت خستہ جاں تری کس نے ہوش و خرد لے

وہی ناز تھی وہی تھی ادا وہی انکا حسن و جمال تھا

پہنچ کے لیے تیرے صدقے مرا کیا ہوگا
آپکے سر کی قسم آپ کا چرچا ہوگا

جب کہا میں نے مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے
بولے میں جان گیا غیر کا شکوا ہوگا

وہ یہ کہتے ہیں لپٹ کے مری بالین پر
یہ تو کہئے کہ یہ بیمار بھی اچھا ہوگا

کیوں قسم کھاتے ہو میں مانگیا مانگیا
وعدہ وصل ضرور آج ہی ایفا ہوگا

قتل کے بعد یہ نزدیک سے مرد وہ بولے
ہم بھی آئینگے جو بیمار جنازا ہوگا

کیا غضب ہو کے چلے آتے ہو کیوں خیر تو ہے
اوسنے کچھ حضرت دل منہ نہ لگایا ہوگا

صبر کر لینگے اگر وصل سے انکار ہے ہم
کسکو پالوگے یہ کہکر جی ہوگا ہوگا

وہ کھڑے ہو کے مری نعش پہ یہ کہتے ہیں
آپ جی اوٹھیگا کوئی جسے جینا ہوگا

آپ بیجا بھی کہینگے تو بجا ٹھیریگا
ہم بجا بھی جو کہینگے تو وہ بیجا ہوگا

شکوہ جور پہ اوس شوخ کا یہ کہدینا
تمنے شاید کبھی بیداد کو چاہا ہوگا

آج کیا نامہ و پیغام سے دو آئے قاصد
تازہ فتنہ کوئی اوس شوخ سے چلا ہوگا

شعر اکثر دن دیکھے ہوں مگر اے شوکت
حضرت داغ سا شاعر تو نہ دیکھا ہوگا

شب ہجر چشم و دل کا بھی حال زار دیکھا
اسے اشکبار پایا اوسے بیقرار دیکھا

وہ حیا سے کچھ نہ بولے دم بھی وقت رخصت
مگر اونکو دیکھا دیکھا بحسرت بار بار دیکھا

جو ملے تو خواہ ہیں وہ ہو گئیں کب مکدر
کبھی ہم نے نہ سینہ خفا کبھی غبار دیکھا

تری چاہ راس آئی کہ کسیکو اے ستمگر
کوئی خستہ حال دیکھا کوئی دلفگار دیکھا

اگر گم شدہ ہمارا نہ ملا تری گلی میں
نہ پتہ اوسکا ہمارے نہ ملا دوبارہ دیکھا

رہے یا مثل خلوت میں بھی بار بار دشمن
تری بزم عام کا بھی کبھی اختیار دیکھا

گئے دل سے عیش و راحت غم و درد و رنج آئے
ادہر بیٹھے دور ہمنے شوکت انہیں ملتا دیکھا

(۱۸) اسرا ہوا تیغ یار سے جسم جدا ہوا ... سمجھے یہ ہم کہ حق محبت ادا ہوا

کیون حیز ے کہو تو سہی آج کیا ہوا ... کیون بار بار کہتے ہو مجھ سے برا ہوا

تیر ایک ہی لگا کے مری جان لے گئے ... دل کا بھلا ہوا نہ جگر کا بھلا ہوا

جب پوچھتا ہون اپنے دل گم شدہ کا حال ... کہتے ہیں وہ بگڑ کے مرا جا کیا ہوا

پیاسی ہے تیغ ناز تری کسکے خون کی ... رہتا ہے تیر تاک میں کسکی لگا ہوا

کیا پوچھتے ہو دل میں حالت فراق کی ... صدمہ ہماری جان پہ جو کچھ ہوا ہوا

شکوہ کیا تو اونسے یہ شوکت ملا جواب

سن کے کہا تھا کیون کوئی ہم پر فدا ہوا

گلا نہیں ہے اگر دور آسمان نہ ہوا ... وہ مہربان ہی تو اک وہ مہربان نہ ہوا

مری زبان سے گو آشکار بیان نہ ہوا ... مگر پر اوسپہ بہی راز نہان نہان ہوا

کبھی یہ خوش ہون کہ اچھا ہوا جو کچھ نہ کہا ... کبھی یہ رنج ہے کیون حال دل بیان نہ ہوا

چھوڑ کے لے گئے وہ دل مرا سر محفل ... پر اسطرح سے کہ کچھ بھی کچھ گمان نہ ہوا

زبان چلتی ہے جسطرح گالیون پہ تری ... گلے پہ یون مرے خنجر کبھی روان نہ ہوا

تمام رات کہا ہمنے حال دل اونسے ... مگر پر اوسپہ بہی کیفیت بیان نہ ہوا

جگر میں درد رہا دلکو اضطراب رہا ... ترے فراق کا صدمہ کہان کہان نہ ہوا

کہین ہے داد سنائی کہین ہے داد رسی ... زمین پہ حشر ہوئی کوئی دلستان نہ ہوا

غضب ہے پہر بھی اوسی پر ہے مبتلا شوکت

یہ جانتا ہے نہ ہوگا وہ مہربان نہ ہوا ۵

دل مرا اوس صنم پہ فدا ہو گیا ... بیٹھے بٹھائے اسے کیا ہو گیا

جب سے وہ دلدار جدا ہو گیا ... اور ہی کچھ حال مرا ہو گیا

خضر کی پھر کسکو ضرورت رہی ... شوق ہی جب راہنما ہو گیا

[illegible] سر کا [illegible]     آگے بڑھا [illegible] اور [illegible] ہو گیا

موت کا پیغام ہے کیا زندگی     جو ہوا پیدا سو فنا ہو گیا

خون ہوا مجبورِ عشق [illegible] سے     [illegible] ہتھیلی میں حنا ہو گیا

[illegible] حال دیکھ کے شوکت وہ بت
بولا کہ اس شخص کو کیا ہو گیا

وصل کی شب صبح کو لطف آئیگا     کوئی چھیڑیگا کوئی شرمائیگا

غیر جو [illegible] سامنے گر آئیگا     ایک دو لوں میں سے زندہ جائیگا

سر جھکا کر وہ سوال وصل پر     اور [illegible] دیکھا جائیگا

اشک خونی پر مرے ہنسے تو آپ     یہ [illegible] رنگ بھی لے آئیگا

دیکھ ظالم چھوڑ دے ظلم و ستم     جو ستائیگا ستایا جائیگا

وصل کی شب کیوں کریں فکرِ سحر     صبح جب ہو گی تو دیکھا جائیگا

نوکِ مژگاں کا قصور آپ ہے     [illegible] تو ان چھوڑا جائیگا

جو ملیگا آپ سے ہوگا ذلیل     اور جو جائیگا وہ پچھتائیگا

جاتے جاتے [illegible] بڑھ گئی     آتے آتے صبر بھی آ جائیگا

جب کہا میں نے کہ مر جاؤنگا میں     ہنس کے بولے پھر ا کیا جائیگا

ہجر میں دونگا [illegible] دلکو میں     اور دل [illegible] سمجھائیگا

وصل میں ہر بار چھونے پر مرے     یہ تڑپنا [illegible] تڑپائیگا

ہاتھ سے شوکت لوا ظالم نہ کہو
آدمی ایسا نہ پھر ہاتھ آئیگا

گفتہ ام بناز قاتلِ رنگین ادا     [illegible] سر فروش [illegible]

[illegible]

(۳۰) یارب بجانِ خستۀ [illegible] فراق
آن گوہرِ مراد دستم و آشنائے ما

ہر خطِ خارِ ہجرِ تو در سینه منجلد
اے سروِ نازِ گلشنِ رنگین ادائے ما

روزِ ازل نثارِ تو شد طالعِ سعید
بر گشتگی کجت شده مبتلائے ما

آسوده که بگرمیِ تپ ہجرم نه دیده
نشنیده فغانِ دلِ مبتلائے ما

ترکِ جفا ز یار و ز من شکوه ات محال
آن اقتضائے سادگیت نه این مقتضائے ما

گم گشته اند مضطرب الحال بوده اند
گرد بیابان ز ناله و شور و بکائے ما

در شیوه جفا دگرے نیست مثلِ تو
پیدا نه شد کسے پئے الفت شعارِ ما

یارب بروزِ حشر بگویند شفیعِ حشر
شوکت بیا بیا نه ملل لوائے ما

کیا کیا کے شماد تیری تلوار کا جوہر تھا
ہے نہ آلودہ ٹپکتا خون تہم جگر تھا

زاہد شبِ فرقت سے بہلا گیا آ و لیت
ہنگامۂ محشر ہے فقط چار پہر کا

پیتا ہوں جامِ اجل بابِ شوخان ہے شبِ وصل
کم شورِ قیامت سے نہیں شور گجر کا

تسکین ہی یہی دلکو او نہ پایا تجھے ناحق
کچھ فتنے کا ڈر تو نہ تھا آپ کے بد کا

وہ لاکھ کھنچے کھینچ ہی لایا مدد آنکھو
قائل ہوں میں اے جذبۂ دل تیرے اثر کا

یارب وہ ادھر چلے کیا ہو گئے دونوں
دل کا مرے پہلو میں نہ تھا [illegible] جگر کا

ادہر اس زلف کی بو لا کے سنگھا دیتی ہے اک فقر
۲۰۶ ممنون ہوں شوکت میں بہت بادِ سحر کا

دیکھو تو دلکی خرابی میں ہے نقصان کسکا
سوچ لو کہ رہتی ہے تیرے تا جو میری جان کسکا

میں جو کہتا ہوں چرایا ہے تمنے دلِ زار
نیکے انجان وہ کہتے ہیں کہاں مل کسکا

آہِ سوزاں کی گرمی سے جو نکل جائیگی
چرخ پھکتا ہوا دیکھو گے دیا یاں کسکا

دل میں ملو جو لوگ یہ بیوجہ ستا کر مجکو　　نالم یہ نام ہوا ایسے میں مری جان لگا

پہر وہی جوش جنوں سے وہی وحشت ہے مجہے　　دیکھئے پہر دل دیوانہ ہو خواہاں کسکا

غنچہ ساں رہتے ہو خاموش جو ہر دم شوکت

اسقدر دل میں سمایا تم پنہاں کسکا

ردیف ب

دیکھیں تماشۂ محبت کہاں ہے اب
اسکا پتا ہے اور نہ اسکا نشاں ہے اب

ہوش و حواس و تاب تحمل کہاں ہے اب
دل میں ہمارے پہلو کسیکی نہاں ہے اب

ظالم خدا کو مان نہ کر ذبح تو مجھے
کہتے ہیں جسکو دوست میسر کہاں ہے اب

آ بیٹھ پاس چھوڑ مجھے اتنا دور ہو
وہ شوخ میرے حال پہ پر مہرباں ہے اب

دل وابدل رہت ورنگ لگتا ہے سپہر
میں مبتلا ہوں جسپہ وہ بت مہرباں ہے اب

دل میں ہمارے یاد ہی تیری ہی رات دن
ہر لحظہ ذکر تیرا ہی ورد زباں ہے اب

شوکت ہمارا دل کسی قابل نہیں رہا
ذکر خدا ہے اسمیں نہ یاد بتاں ہے اب

پڑھکر دیا یہ اوسنے مرے نامہ کا جواب
ہے سر لکھ دو رنج لکھوں اسکا کیا جواب

میں دل سے پوچھتا ہوں لکھوں کیا جواب خط
دل مجھسے کہہ رہا ہے کہ تو ہی بتا جواب

پیغام وصل سنکے مرا جب نہ ہو بنی
کچھ دیدی زباں سے برا یا بھلا جواب

اقرار ہے رقیب سے مرا اک پیام پر
دیکھیں ہماری بات کا ملتا ہے کیا جواب

شکوہ یہ اوسنے وصل عدو پہ کہہ دیا
اس افترا سے میں کہ دوں کیا بھلا جواب

سنکر پیام وصل وہ یہ کہکے چپ رہے
سو بار اس سوال کا ہیں دیکھا جواب

جس وقت ختم ہو چکے عزیزوں سے گفتگو
میرے سوال کا ہی کوئی سوچا جواب

فرصت کہاں عدو کے پیام و سلام سے
شوکت تمہارے خط کا وہ بت دیکھا جواب

# ردیف پ

وہ چلے آئیں مرے پاس اگر آپ سے آپ
جذبِ الفت ہی میں ہوں تیرا اثر آپ سے آپ

کہئے تو مجھ سے کیا بات ہے کیا باعث ہے
آج کیوں آپ چراتے ہیں نظر آپ سے آپ

آہ و زاری سے جتایا تو جتایا کیا عشق
لطف تو جب ہے کہ ہو جائے خبر آپ سے آپ

جذبۂ دل سے ترے قربان کرا دل سے مجبور
آج کہہ کر کے چلے آئے ادھر آپ سے آپ

کل ترے عشق نے کیا توڑ ڈالا باہم
دل مرا مجھ سے خفا ولے جگر آپ سے آپ

غیر سے میری طرف کر کے اشارہ بولے
آج کیا ہے جو پھرے آتے ہیں نظر آپ سے آپ

وہ زباں تلک بھی چلا تو سنائیں لاکھوں
آپ مشغول پہ شعر آئیں گے اب آپ سے آپ

## ردیف ت

دیکھا ہے جو تیری ادا کی صورت — پھر گئی سامنے نظروں کے قضا کی صورت

بس گئے جو تیرے دل میں عداوت کی طرح — کھنچ گیا میں ہمہ تن نقش وفا کی صورت

آئینے دل میں ترا اپنا تصور ہو کر — آ رہو تم مری آنکھوں میں حیا کی صورت

ورد لب [illegible] کو اسباب قبول — دل بھی ناکام رہا ہائے دعا کی صورت

دیکھو پچھتاؤ گے اک روز پشیمان ہو کے — دل کو توڑا نہ کرو عہد وفا کی صورت

پھر رہے ہیں مری نظروں میں کسی کا جلوہ — بس گئی دل میں کسی ماہ لقا کی صورت

نہ قضا آئے نہ وہ آئیں صبر آتا ہے — سب کے سب پھر گئے تاثیر دعا کی صورت

یا خدا خیر ہو پھر زلف سیہ کا سودا — آج لپٹا ہے مرے دل کو بلا کی صورت

طلعت یار ہے قدرت کا نمونہ گویا — ہے اگر نام خدا شان خدا کی صورت

میرے ہم کو تو دربان تمہارا روکے — اور اغیار چلے آئیں قضا کی صورت

کھلتا ہیچ ہے اے دل مجھے کیا صدمہ ہے — کیوں پریشاں ہے تو زلف دوتا کی صورت

نہ برا جان نبھائی ہے آئینے سے بت — شکل میری بھی تھی جنبے عطا کی صورت

پاس دانندہ کا نقشہ ہے سراپا شوکت
یار ہے گر ہمہ تن ناز و ادا کی صورت

## ردیف ٹ

چلے گئے وہ لے دو لے کے کہو جو بٹ
رہ گیا دل ہمارا کیا کہیے جو اینٹھ

او [illegible] ہا ناہ
دل مضطر ذرا بچا کر جو بیٹھا

دیکھیے [illegible] ہوتا ہے دل
عشق میں دیدار کی اور پایا جو بیٹھا

رنگ [illegible] تمام کر [illegible] جم
او [illegible] ٹ

او [illegible] شکوہ [illegible] حشر او جم
دل پیر درد دیکھ کر ابھار کر جو بیٹھ

دل میں [illegible] سب [illegible] آ گیا
دیکھتے ہیں وہ بیٹھا ہوتا کر جو بیٹھ

[illegible] تیری آنکھیں سی ہیں ایسے ہتو لٹ [illegible]

[illegible] ابھی [illegible] اس کو چھپا کر جو لٹ [illegible]

[illegible]

# ردیف ث

[illegible] — [illegible]

یہ دل لگانا اتنا نہ سمجھا عبث — وہ سنتے نہیں جب تو کہنا عبث

وہ پیغام وصل اور وہ اظہار شوق — جواب ان کا ملنا نہیں یا عبث

یہ جا مزے دل اسکو اشوق سے — سمجھتے ہو اپنا پھرایا عبث

جو سنتے تو حالت کہیں دیکھی ہم — نہ سنتے تو پھر اب ان کا کہنا عبث

تپ غم میں ہوں کب سے میں مبتلا — مجھے آج بھی تمنے پوچھا عبث

نہ دیکھیں تو حالت دکھانی فضول — نہ پوچھیں تو احوال کہنا عبث

یہ عشق و محبت جتانا میرا — وہ ہر بار اپنا کسے یا ما عبث

انہیں کو کبھی بھی چاہت نہیں — یہ عشق و محبت کا ہے چاہنا عبث

دیا دل تو سہنا ستم ظلم و جور

شکایت فضول اور شکوا عبث

# ردیف ج

کیوں منتظر اس قدر دل بیتاب ہے تو آج
وعدہ پہ کہیں آئیگا وہ عربدہ جو آج

آنکھیں تری دیتی ہیں پتہ صحبت شب کا
صورت پہ برستا ہے تری وصل عدو آج

یوں غصہ دلایا اوسے مقتل میں یہ کہکر
دیکھوں تو بہا دو تو بہلا میرا لہو آج

سرمہ کا اشارہ ہے کہ پیسے ہے جگر کو
کہتی ہے حنا تونے بہایا ہے لہو آج

ہے گرم بغل رشک تری اوس پہ تری ادا
بجلی کرے اٹھکر سب جنبش پہ عدو آج

یہ کیا ہے رشک صبح جو کھاتے ہیں کٹتی
ڈرتا ہوں کہیں ہو نہ شب وصل عدو آج

یہ کون بلا نوش ہے جو میکدہ گذرا
خالی نظر آتے ہیں بھرے جام و سبو آج

اٹھتے ہیں شرر سوز شب غم اف ری حرارت
آتشکدہ سینہ ہے مرا سانس ہے لو آج

دل جل گیا یارب کسکے سوز دروں سے
کچھ سانس میں آتی ہے کباب کی بو آج

لیکن اوسے تو لطف بد سے جانا
آیا ہے نیا تیلوہ نیا ذائقہ جو آج

مشتاق کیا ہو گیا کچھ کہہ تو زباں سے
کیا حال ہے کیوں اتنا پریشان ہے تو آج

# ردیف چ

عشق میں اے دل نہ کر ہر بار سوچ
فکر سے ہوتا ہے وہ بیکار سوچ

میں ہوں مجرم یا عدو تو ہی بتا
تو ہی اپنے دل میں اے عیار سوچ

ہو چکا ہونا تھا جو تقدیر میں
اب نہ بن اب کیوں ہے تو غمخوار سوچ

کیوں گھلا جاتا ہے اے دل ہجر میں
کیوں کئے جاتا ہے تو ہر بار سوچ

اب بھی باز آ اب بھی کچھ بگڑا نہیں
دیکھ اب بھی اے دل بیمار سوچ

میرے ہونے کا الم کیا رنج کیا
دشمنوں کو ہو تو اے یار سوچ

کیا کہوں اب جان سے جاتا ہے غم
کر چکے پہلے ہی ہم سو بار سوچ

یاد میں اس بت کی آتا تھا
میں تو ہوں لیکن نہ آیا یار سوچ

حضرت شوکت نہ آئے وہ نہ آئیں
ہو گئی ہے آپ کو بیکار سوچ

## ردیف ح

پھر گئے گھر سے تو آنکھ ملے میری حسرت کی طرح
دل میں آ بیٹھو مرے تم اپنی صورت کی طرح

چل بسے صبر و تحمل دل سے مسرت کی طرح
درد باقی رہ گیا اک تیری صورت کی طرح

غیر سمجھائے الٰہی مدعا نیکر مرا
یاد سے وہ بھول جائیں میری صورت کی طرح

آدمی تو کیا فرشتہ بھی نہ ہرگز بچ سکے
یہ غضب کے ناز و غمزے یہ قیامت کی طرح

آپ کیوں برگشتہ میرے بخت کی صورت ہوئے
پھر گئے کیوں ہائے مجھ سے میری قسمت کی طرح

مجھ سے سارا زمانہ آجکل بگڑا ہوا
اڑ گئی عادت کی طرح میری طبیعت کی طرح

ہوگیا ہمدم یارب کیوں اثر وہ یاد تھا
میری قوت کی طرح اڑ گئی مروت کی طرح

ہوتی یا روز ازل افسوس سب کے حصے میں وفا
یا نہ پڑتی میرے دلمیں اسکی الفت کی طرح

آئے جب شوکت وہ دلمیں پھر وہ آفت بنکے آئے
جب اٹھے پہلو سے وہ اٹھے قیامت کی طرح

# ردیف خ

[illegible] نہ ہوتا گستاخ
تمنے خود اوسکو بنایا گستاخ

لب بوسہ پہ وہ کہتے ہیں
ہمنے دیکھا ہیں ایسا گستاخ

لی وہ جیرا اپنا اونسے
اونکا ہر بار وہ کہنا گستاخ

[illegible] دربان سے کوئی آیا ہے
ہنسکے بولے وہی ہوگا گستاخ

خط مرا دیکھکر اوسنے قاصد
تجکو دیوانہ کہا یا گستاخ

لے لیا بوسہ رخ سوتے میں
دل بیتاب ہے کتنا گستاخ

مجکو محفل میں جو دیکھا تو کہا
پہر نہ مانا تو پہر آیا گستاخ

گر یہی آپکا اخلاق رہا
میں تو کیا ہوگا زمانا گستاخ

منہ لگاتے ہی کسیلے شوکت
ہو چلا پہر دل شیدا گستاخ

کہاں تک ہے یہ الہی تو نے آسمان فریاد — زمین فلک کے اوڑنے لگی جہان فریاد

جو ابھی ہے مرے نالوں سے الامان فریاد — خدا کرے نہ کرے کوئی یوں فغان فریاد

کبھی حرم میں کبھی دیر میں پکار چکی — تری تلاش میں کی ہے کہاں کہاں فریاد

کوئی نہ جاگے تو ہو شب فرقت میں جس سے دل ہلے — الہی درد ہو ہمدرد ہم زبان فریاد

زمین کانپ گئی جب تھر تھرا اٹھا — نکل گئی تھی مرے منہ سے ناگہاں فریاد

فلک سے کہدے کوئی ہوشیار ہو جائے — کہ رہ گیا ہجر میں یہ زار و ناتوان فریاد

ملالت ہو مزاج میں تو بنے کیونکر — وہ غنچہ گل میں چھپی وان تمام بیان فریاد

کچھ انتہا ہے جفا کی وہ اپنے بسمل سے — لگا کے تیغ ستم کہتے ہیں کہ ہاں فریاد

اثر فلک پہ ہو کیا خاک میرے نالوں کا — ضعیف دل ہے میں لاغر ہوں ناتوان فریاد

جناب دل نے بھی اچھوں سے دوستی کی ہے — جو نالہ آ کے کیا ہمدم تو ہم زبان فریاد

یہ کبر اور یہ نخوت ذرا خیال رہے — رہی ہمدو سعادن ہے آسمان فریاد

تمہارے ہجر نے اونکو یہ دن دکھائے ہیں
دگرنہ حضرت شوکت کہاں کہاں فریاد

بصورت جمع شدہ عاشق گریانے چند — چرخ را غرق نمودند طوفانے چند

درد بر خیز بتعظیم کہ در خانۂ دل — حسرت و یاس و الم آمدہ مہمانے چند

بر سر بزم عدو خندۂ ہر بار تو شد — بہر زخم دل مجروح نمکدانے چند

چین در بزم ز مژگان بدل زار فگند — مردم چشم سیہ کار تو پیکانے چند

دل و جان من زار ہمہ دارند — یاس و اندوہ و غم و حسرت و ارمانے چند

[illegible] حسرت [illegible]

چو بزم [illegible] آئینه شیشه در دل    فدا [illegible] زیبا [illegible]

آن [illegible] بر بالینش وا آمده وقت    رخصتم ده [illegible] مسیحائی زبان آمد [illegible]

حسرت دید چو بر سپید کسی از شوکت

گوهر اشک فرو ریخت به دامانی چند

## ردیف د

حسن و غرور و غمزہ پہ ہرگز نہ کر جہاں گھمنڈ
لازم نہیں کسیکو ترا آسمان گھمنڈ

ہم کیونکر دیکھینگے ہمکو بھی یاں ولیکن تا ہمے
صورت پہ ہے کسیکو اگر اپنی واں گھمنڈ

اوروں میں تھا بھی اللہ رے دماغ
بلبل غرور آف رے ترا دلستان گھمنڈ

کہتے ہو کہ حسن پہ کب ہے ہمیں غرور
ناز و ادا پہ تمکو بلا ہے کہاں گھمنڈ

بلبل نہ پھول بیٹھیے تو گل پہ باغ میں
قمری نہ کر تو سرو نے ملکر بیاں گھمنڈ

ہاں طرزِ گفتگو سے تعلی ہے آشکار
ہاں بات بات سے ہے تمہاری عیاں گھمنڈ

ہم تک ہے چشمِ فتنہ گر و کینہ ساز سے
توڑینگے ایکدن ترا اے آسمان گھمنڈ

کہتے ہیں وہ سنا کے مجھے پر کسیکو کیا
ہاں ہے غرور شکل پہ ہے ہمکو ہاں گھمنڈ

ہر فرد انتخاب ہے ہر شعر لاجواب
زیبا ہے تمکو شوکتِ جادو بیاں گھمنڈ

## ردیف ذ

لکہکے جو روز شوے عدو تو بہیجا کاغذ
تو نے پر مجکو نہ لکہنا تہا نہ لکہا کاغذ

نامۂ غیر نہیں ہے یہ اگر اے ظالم
تو نے پہر مجہسے چہپایا ہے یہ کیسا کاغذ

کم اوسے اپنے مقدر کا نوشتا بہیجے
بہولکر بہی جو ہمین اوسنے نہ لکہا کاغذ

ہے یہ مطلب کہ ترا عشق وفا محو ہوا
مجکو بہیجا ہے جو اوس شوخ نے سادا کاغذ

بہیج دیتے اوسے لکہکر یہ خیال آتا ہے
دیکہہ لیتے ہین اگر ہم کوئی اچہا کاغذ

کبہی تو لکہے مقدر کا نوشتا چہپا
نامہ لکہنے کو جو افشان ہو منگایا کاغذ

حسرت وصل جو لکہتا ہون کسیکو خط مین
تو لپٹتا ہے مرے ہاتہ کو کیا کیا کاغذ

نامہ لکہتے ہی عجب کیا ہے اگر ہو جائے
رخ روشن کے لفور سے مطلا کاغذ

خط پہ خط یون وہ رقیبون کو نہ لکہتا شوکت
کاش آفاق مین پیدا ہی نہ ہوتا کاغذ

## ردیف ر

دیکھے وہ میرے برسوں سرور ہو کر
سینہ میں جان نکلا آنکھوں میں نور ہو کر

آخر تو رفتہ رفتہ بیکار ہو گیا دل
داغوں پہ داغ کھایا کر زخموں سے چور ہو کر

پہلو میں گو نہیں وہ دل میں تو بس رہے ہیں
آنکھوں میں پھر رہے ہیں نظروں سے دور ہو کر

مرا بیاد وقت آخر آلو یہ ہے کیسے
لیگا مزا رہ ہمکو آغوش حور ہو کر

بکھری ہوئی ہیں زلفیں اترا ہوا ہے چہرہ
آئے ہو یاں کسی لئے تم گھر ضرور ہو کر

اسمیں جمال بھی ہے شان جلال بھی ہے
چھپکتے نہ عرش دیکھا اک روز طور ہو کر

آیا شباب اونکا کس روپ سے الٰہی
عارض پہ رنگ ہو کر سر میں غرور ہو کر

کانوں میں وصل کی شب آئی صدا گجر کی
یا شور حشر ہو کر یا بانگ صور ہو کر

ٹپک بھی چکا کبھی کا دل آتش الم سے
اب جل رہا ہے سینہ اپنا تنور ہو کر

ساری تجھے کہانی اپنی سنا چکے ہم
اب دل میں تیرے جو کچھ آئے تک حضور ہو کر

گو حد سے بڑھ رہی ہے جرموں کی میرے کوئی
کیا تو نہ بخش دیگا اب بھی غفور ہو کر

دیکھو تو آئینہ میں کیا شکل ہو گئی ہے
غیروں کے پاس رہکر شوکت سے دور ہو کر

چھوڑ کر ہمکو تری بزم سے جائیں کیونکر
ہم گیا دل تو قدم اپنا اٹھائیں کیونکر

بیٹھے بیٹھے کوئی واں جائیں تو جائیں کیونکر
اور اگر جا نہ سکیں اونکو بلائیں کیونکر

جب ہو تم سا طرحدار کوئی عالم میں
تم ہی منصف ہو تمہیں دل سے بھلائیں کیونکر

میں نے چھیڑا جو شب وصل تو شرما کے کہا
منہ پہ ہے جنکی وہ باتیں نہ بنائیں کیونکر

خوف ہے نالہ سے لے روٹھ نہ جائے کوئی
کیا کریں اوہ کہیں رنگ جمائیں کیونکر

میں لا کے بہر کریں ہم تو کیسی کیسی
جو ستانے چلے اوسکو منائیں کیونکر

تیری اس ملنے کی پوشاک نے دل چھین لیا
سادگی کو تری زینت نے لبہائی کیونکر

سچ ہے بہا کے بیٹھوں میں تو برا ہو جاتی
مجکو بہا جائیگی نہ اور ذکی ادائیں کیونکر

پیرہن میں زلف پریشاں کو بنا سکتے ہیں
بات جب اپنی بگڑ جائے بنائیں کیونکر

تو تو ہر وقت مرے دل میں بسا رہتا ہے
خوب ہر اور پہر آنکہوں میں سمائیں کیونکر

بیخودی پر شب غم سبکو تعجب کیوں ہے
وہ نہ جب آئیں تو ہم آپ میں آئیں کیونکر

محو ہو جائینگی سب دل سے خطائیں شوکت
بہول جانیکو مگر اونکے بہلائیں کیونکر

چل دیا وہ بیمروت مجکو تنہا چھوڑکر
نیم بسمل چھوڑکر ظالم تڑپتا چھوڑکر

رشک دشمن ہنسنے ہنسنے اب یہ جمیں ہاں لی
بیٹھ رہے ایکدن الفت کا جہگڑا چھوڑکر

منہ پہ منہ رکھکر وہ کہتے ہیں مجھے رو دے اگر
اور کی خواہش کر میری تمنا چھوڑکر

جب بہار آئی بہار آکو ہی ہنگام سحر
رہ گئے دل تھام کر دامن کسیکا چھوڑکر

رنگ کیا تھا بزم کا تھا ہمنشینو ان کون کون
نامہ بر آیا ہے تو کس کسکو بیٹھا چھوڑکر

دیکھی یہی لیلی ورسوائی مجبوری مری
آج آیا ہوں کسیکو یاں روتا چھوڑکر

ہم وطن سے دیکھ تو اشام فرقت آئی
کیسے چلے چھوڑکر کیسا تماشا چھوڑکر

ہٹ گئی گیسو کی الفت جب پکار لو تھا دھیان
جا چکے کعبہ کو ہم دیر و کلیسا چھوڑکر

حال فرقت نامہ بر کتنے زبانی کیا کہوں
دیکھ لے تو آپ بھی جاتا کیا چھوڑکر

اونکا وہ کہنا الگ وقت رخصت یاد ہے
خیر بہتر ہے چلے جاؤ تم اپنا چھوڑکر

[illegible] اور آپنے مجھسے وفا
غیر باتیں اور کیجے اسکا فقا چھوڑکر

جو وہ آتے ہی بیان شوکت بیہ زبن ہے مرا

چارہ گرون کو دیکھلو تم داکھا جانا چھوڑ کر

جورِ ایجادِ ستم اے ستم ایجاد نہ کر
یون نئی تازہ گرفتار پہ بیداد نہ کر

[illegible] اکے سرِ محشر وہ کہنا اوتھا
دیکھیہ کمبخت خدا سے مری فریاد نہ کر

چپ رہون مین تو وہ معذور سمجھتے ہین مجھے
بات کرتا ہون تو کہتے ہین کہ فریاد نہ کر

[illegible] تو مین قبر کا بھی میری نشان تک نہ رہے
اے فلک یون نہ مٹا اتنا تو برباد نہ کر

تیغ تو کھینچ ہی لی اب یہ تامل کیون ہے
کچھ پس و پیش مرے قتل مین جلاد نہ کر

اپنی تقدیر پہ الزام لگا اے بلبل
جورِ گلچین کا گلہ شکوۂ صیاد نہ کر

مجھکو بھی نہ اوٹھانا کوئی تکلیف کہین
اسقدر اے دلِ بیتاب اوسے یاد نہ کر

تو گرفتار ہون تم نہیں تھا تو مجھ پر
تلے بہ پے جور و ستم اے ستم ایجاد نہ کر

اسقدر نہ اوٹھا دے نہ رہ ہوش بیار
قد کشی سرو روان سے مرے شمشاد نہ کر

وہ اشارہ مین خوشامد سے رقیب مجھے
کہہ رہے ہین کہ خدا کیلئے فریاد نہ کر

سنگدل ہین نہ پسیجینگے یہ بت اے شوکت
دل ہی شے دیکھے اپنی منت مین برباد نہ کر

## ردیف ڑ

دیکھ یہ کہکے مجھے اے بتِ عیار نہ چھیڑ
دق نہ کر مجکو خدا کیلئے ہر بار نہ چھیڑ

وادیٔ نجد میں لیلےٰ کی صدا آتی ہے
آبلہ پا کو مرے دشت میں اے خار نہ چھیڑ

دیکھنے والا ہوں اُس آنکھ کا تیرے آگے
باغباں تذکرۂ نرگسِ بیمار نہ چھیڑ

یہ ہے سایہ یہ لگا ہے کوئی پہچان نہ لے
بام پر بیٹھکے مجکو سرِ بازار نہ چھیڑ

جب مرے تن میں لہو نام کو باقی ہی نہیں
فصد لیکر مجھے فصاد تو ہر بار نہ چھیڑ

باز آیا میں نصیحت کو دُعا کہہ ناصح
عشق کے ہاتھ سے میں آپ ہوں ناچار نہ چھیڑ

سینے میں دل میں کلیجہ میں ہیں روزن لاکھوں
لو چھپکے مجھے مرا تیر ہوا پار نہ چھیڑ

چارہ گر شوکتِ رنجور سے کیا استفسار
ہے مرض عشق کا لکھ شربتِ دیدار نہ چھیڑ

## ردیف ز

ایک محفل مین عدو کو نہ بولانا ہرگز
خود وہ آئے تو اوسے منہ نہ لگانا ہرگز

آہ تجھ عرش الہی نہ ہلانا ہرگز
دل مرا کعبہ ہے کعبہ کو نہ ڈہانا ہرگز

کہتے ہین انکو کشش سے نہ بولانا ہرگز
ورنہ ہوگا نہ تصور مین بہی آنا ہرگز

ساتہہ سونیکے تصور کوئی سوتے ہین
تم کو آئے شور قیامت نہ جگانا ہرگز

نہ تلافی نہ ملیگا مرے شکوؤنکا جواب
نہ سنا نہ سنے وہ نہ یہہ منسانا ہرگز

وہ بگڑ کر یہہ بناوٹ سے کسیکا کہنا
ہم خفا ہین نہ ہمین ہاتہہ لگانا ہرگز

اوسنے تا کام جسنے کہتے ہی نہ دیکہا اوسکو
چوکتا ہی نہین ظالم کا نشانا ہرگز

میری نظروں مین سما ہو مجھے وضع کا پاس
غیر کی آنکہہ مین دیکہو نہ سمانا ہرگز

بدگمان ہین و لپس مرگ بہی شاید مجہسے
ساتہہ غیرونکو نہین چہوڑتے لانا ہرگز

دل چورا لیگا مرے تمپہ گمان گذر گیا
دیکہو آنکہین نہ سر بزم چورانا ہرگز

بن سنور کر مری تربت پہ ہمیشہ آنا
یون نہ آؤ تو سر قبر نہ آنا ہرگز

رشک آئیگا مجھے وصل مین میرے آگے
شمع کو تم نہ جلانا نہ رولانا ہرگز

دم آخر یہہ وصیت ہے مری یاد رہے
میرے ماتم مین تم آنسو نہ بہانا ہرگز

ہائے وہ مجھ شب وصل کسیکا کہنا
ہم خفا ہین نہ ہمین ہاتہہ لگانا ہرگز

چہوڑ دو حسن پرستی کا یہہ لپکا شوکت
بہولکر بہی نہ کہین آنکہہ لڑانا ہرگز

دلسے دم بہر کو نہ بہولا چند روز
اونکا وہ چہپ چہپکے آنا چند روز

ہو گیا ہے الفت گیسو مجھے
نہ چھٹا ہے یہہ بہی سودا چند روز

[illegible] دن    جو تو دیکھیں [illegible] چند روز

شکر ہے الفت ہوئی کی چند ہی    میرے جو گذرا سو گذرا چند روز

جاؤ جاتے ہو جدا ہوکر مگر    جلد آجانا نہ رہنا چند روز

رفتہ رفتہ مجکو صبر آ ہی گیا    گو نہ بہلا دل کسی جا چند روز

کوئی اب تک یہ ستم جھیلے بھلا    سہہ لیا بس ظلم بیجا چند روز

آمزا آزردہ ستم کرنے لگے    ہو چکا بس لطف اونکا چند روز

راہ پر ہم لے ہی آئینگے اد ہین    ہوگیا اونسے جو ملنا چند روز

کچھ دنوں سردہ نے پیا دل مرا    آتشِ رنج نے جلایا چند روز

کہلے پہولے کوئی مثلِ حباب    ہے ثباتِ بحرِ دنیا چند روز

قبر میں بہی تو نہ غافل ہو کے سو    ہے یہاں بہی تیرا رہنا چند روز

نبہہ چکی شوکت سے اونکی رسم وراہ
ہے یہی گر ڈھنگ اونکا چند روز

## ردیف سین

آئیں کیوں بہرِ عیادت کسی بیمار کے پاس
محفلِ عیش میں جائیں نہ وہ اغیار کے پاس

عجب عاشق تو کسیکو نہ ملا ہے نہ ملے
ہم سے معشوق نکل آ گئے دو چار کے پاس

عشق آ جذبۂ دل اسکو طلب کرتے ہیں
آپ مطلوب چلا آئے طلبگار کے پاس

خون وہ پی ہی چکا تاب و تواں لے ہی چکا
تیر کیوں آئیگا اب تیرے دلِ زار کے پاس

نیند آئے وہ وصل کی یا تب خفتہ لعینی سے مری
خواب دیکھا ہے کہیں دولتِ بیدار کے پاس

جس میں الفت نہ مروت نہ محبت نہ وفا
دل رہا جا کے مرا کس بتِ عیار کے پاس

آنے جانے کی عبث روز اوٹھائیں تکلیف
چل رہیں آؤ کسی خانۂ خمار کے پاس

کہتے ہیں روزِ جزا ظلم کی ہوگی نہ سزا
آ گئی رحمتِ حق آپ گنہگار کے پاس

نقدِ دل پر تیرے کیوں تاک لگا رکھی ہے
دولتِ حسنِ خداداد ہے سرکار کے پاس

نامہ بر لے تو چلا ہے مرا نامہ لیکن
نہ کہیں بیٹھ رہے کوچۂ دلدار کے پاس

دلِ وارفتہ سے ہو تنگ اگر اے شوکت
چھوڑ دو اسکو کسی شوخِ دل آزار کے پاس

[illegible]

[illegible] ہوں کیا [illegible] — ... ہے گارا یار خوش

[illegible] کا عشق [illegible] — [illegible] ناخوش آپکے اغیار خوش

[illegible] جو مرتی آ بھی — ہم بھی خوش ہیں جسمیں ہوں سرکار خوش

[illegible] کی آنکھیں دیکھلیں — آج کیوں ہے نرگسِ بیمار خوش

[illegible] دل ازاری خوشی آئی ہے مجھے — ہو چکا اپنا دلِ بیمار خوش

[illegible] ہیں ادس شوخ نے کیا کہدیا — [illegible] آئینے ہوئے اغیار خوش

[illegible] قتل کا یہی نقشہ رہا — چار رنجیدہ ہوئے تو چار خوش

[illegible] کے قتل کا سامان ہے — باندھتے ہیں ہوکے وہ تلوار خوش

سایۂ [illegible] ہونے کو لیکر کیا کریں — آگئے جب وہ سایۂ دیوار خوش

کیا کسی یوسف کا سودا ہو گیا
پھرتے ہو شوکت سر بازار خوش

## [illegible] حرص

[illegible] دل کو ہم [illegible] کی حرص
اور حرص بھی وصالِ بتِ بیوفا کی حرص

حسرت ہے دل میں بوسۂ [illegible] کا شوق
ہے طرفہ کس غضب کی ایسے کس بلا کی حرص

[illegible] صحرا میں ہو عمل بہار ہو
دل میں ہے یوں مرے چمنِ مدعا کی حرص

[illegible] کوئی لبِ جان بخش ما ملے
جامِ طہور کی ہے نہ آبِ بقا کی حرص

جن چاہوں بیحجاب ہوں وہ چاہتے ہیں شرم
شوخی کی ہے ہوس مجھے اونکو حیا کی حرص

کہتے ہیں یوں بگڑ کے شبِ وصل میں وہ شوخ
پوری نہ ہوگی تیرے دلِ مبتلا کی حرص

[illegible] طہور پہ مرتے ہیں شیخ جی
پھر کہتے ہیں کہ ہمکو ہے وصلِ خدا کی حرص

حسرت مچل رہی ہے نکلنے کیواسطے
ہے پائے شوق کو چمنِ مدعا کی حرص

شوکت تری امید بر آئے خدا کرے
نکلے کہیں ترے دلِ درد آشنا کی حرص

## ردیف ط

وہ شکوہ جور دلبر غلط
غلط ہے غلط سب ہے سراسر غلط

برا عہد ہو عشق جتنا صحیح
ترا عہد اوسکی برابر غلط

مجھے جو یقین تلک عین الیقین
وہ کہائیں قسم گو غلط پر غلط

ہم اونکو سنایا کئے حال دل
وہ کہتے رہے گو برابر غلط

تری نامہ بر کیوں نہ مانوں بھلا
پیمبر کی جو بات کیونکر غلط

ترا عہد سچا سراپا صحیح
مری بات جہوٹی سراسر غلط

دوبارہ سنا دلکا جب میں نے حال
کہا اوسنے سنکر مکرر غلط

زبان کا تکلم نہ پہنچا مری
مرا دعوی عشق ہو کر غلط

ترا بارہا قول دیکہا دروغ
تری بات نکلی ہے اکثر غلط

کہا اوسنے خط کو مرے پہاڑ کر
کہاں تک پڑہے کوئی دفتر غلط

کہا اوس سے شوکت نے جب حال دل
کہا اوس ستمگر نے سنکر غلط

# ردیف ظ

رقیب ہوے اسی ہوا خدا حافظ
کہ مجھکو غیر سمجھکر کہا خدا حافظ

رولا رہا ہے بوقتِ سفر وہ زور رو کر
کسیکا ہائی یہہ کہنا ترا خدا حافظ

چلا ہے نامہ مرا تو پیامبر لیکر
ترے رسول معاون ترا خدا حافظ

اٹھا جو بزم سے مین تو نگاہ تک ادہی
چلے رقیب لگے اوٹھکر کہا خدا حافظ

تم الوداع بہی تہے اقارب و احباب
کسینے ہائی نہ اتنا کہا خدا حافظ

چلا ہے کوئی ستمگر کو پہر انظارہ
بس اب ترا دلِ درد آشنا خدا حافظ

چلا ہے ہیبت سے ابھی کہی کہ جاتا ہون
مری طرف تو ذرا دیکھنا خدا حافظ

چلے ہین غیر کے گھر اوٹھکے تیرے پہلو سے
کہون تو خاک کہون مین بہلا خدا حافظ

نہ مانگ رہا اپنا کسیکے کوچہ کو
چلے ہے پہر دلِ وحشی چلا خدا حافظ

بتون پہ ہو کے فدا چہوڑ کر درِ کعبہ
چلا ہے دیر کو شوکت ترا خدا حافظ

محفل مین میری شرم نہ اغیار کا لحاظ
یہہ اوٹھہ گیا ہے چشمِ ستمگار کا لحاظ

چھپین کر رہی ہے حیا اوس نگاہ کی
بیتاب کر رہا ہے ستمگار کا لحاظ

اوس سے اگر چھپین تو چھپین کسطرے رقیب
دسن بین کا خیال ہے دو چار کا لحاظ

افسوس اپنی بات کیا ہے تمکو کچھ نہین
اقرار کا لحاظ نہ انکار کا لحاظ

جوتی ہے چھیڑ چھاڑ سرِ بزم غیر سے
کئی تو اب کہان ہے وہ سرکار کا لحاظ

بوسہ ادہر کا لیکے اودہر لو جبکہ جو مین
بولے کہ چاہئے ہمین تکرار کا لحاظ

محفل مین ملا غیر کے باعث نہ کہہ سکے
خلوت مین ہے ہمین نگہ یار کا لحاظ

وعدہ اگر کیا ہے تو ایفا بہی کیجیے
انسان کو ضرور ہے اقرار کا لحاظ

شیخ اور برہمن کو محبت میں یار کی
تسبیح کا خیال نہ زنار کا لحاظ

عذر نزاکت آپکو ہم مبتلائے شوق
ہمسے تو ہو سکیگا نہ ہر بار کا لحاظ

وہ دل دکہائے تو بہی دل آزار کیوں کہو
شوکت ہمیں ضرور ہے دلدار کا لحاظ

# ردیف ع

بیتاب ہے فراق میں پروانہ وار شمع
محفل ہے آؤ کہ بیٹھی ہے انتظار شمع

رخ سے کرے مقابلہ تیرے عذار شمع
روکش کبھی نہ اوس سے ہو اے مہ عذار شمع

ڈھونڈے ہے اپنی میری چشم میں وہ رخسار اشک میں
یا جل رہی ہے آج نہ اشکبار شمع

جس شعلہ رو نے تم کو جلایا تھا عمر بھر
لیکن چلا ہے آج وہ سوئے مزار شمع

کون آ کے جلوہ رخ روشن دکھا گیا
پروانے مضطرب ہیں تو ہے بیقرار شمع

روئیں نہ خاک اوڑائیں مری بیکسی پہ کیوں
پروانے گل چیں نے چادر مزار شمع

گل دیا انہوں نے اونہا او ٹھہر جلا گیا
روتی ہے آج بزم میں کیوں زار زار شمع

قربان بیکسی ہے ہمارے مزار پر
لے دے کے ایک ہے او ہی سوگوار شمع

اسکو بھی جلوہ رخ روشن دکھا دی
لب سے کہہ رہی ہے شوق میں امیدوار شمع

برخاست بزم ہوتی ہے پروانے جل چکے
رو رو کے تو نکال لے دل کا غبار شمع

اوس شعلہ رو کے جانے سے اندھیرا ہو گیا
محفل میں تیرا بیٹھنا بھی ہے ناگوار شمع

آنکھوں سے کہہ رہی ہے ہمارے مزار پر
لیکن تھا ساتھ سلیقہ کا ہوئی سوگوار شمع

بزم خوشی بپا ہے کوئی مہمان ہے آج
رونا ترا بہت ہے ہمیں ناگوار شمع

اغیار بزم گاہ کے کرم حقیر ہیں
پروانے ہم ہیں تیرا نہ بے بہار شمع

محفل میں آ کے دیکھا شوکت پھر کیا
پروانہ صدقے ہو گا جو تیرا نثار شمع

# ردیف غ

جانبِ مسجد چلے منت کا وہ لیکر چراغ
جبکہ شہیدِ ناز کی پایا نہ تربت پر چراغ

اسکے دامن کی ہوا آتی ہے یارب بار بار
قبر کا میری جو یوں بجھتا ہے جل جلکر چراغ

آج کسکی قبر پہ جاتے ہیں وہ اس شان سے
پھول دامن میں بھرے ہیں اور ہاتھوں پہ چراغ

تھی شبِ فرقت سے تیرہ تر مری قسمت کی شب
گر نہ بنجاتا خیالِ عارضِ دلبر چراغ

بزمِ شمع نے پر بتیرے پروانوں کو قرباں دیکھکر
رشک کی آتش سے رہجاتا ہے جل جلکر چراغ

ایک میں ہی آیا نہ محفل میں کیا سبب جو ہیں
مضطرب پروانے کہاں شمع ہے ششدر چراغ

دو میں آک ماہ رخ کے اغیار اندھیرے ہے
کیا عجب جلتے رہیں عالم میں گر دن بھر چراغ

لوٹنے کو وہ متاعِ صبر و تسکیں آئے جب
اونہی خاطر داغِ دل روشن ہوا بنکر چراغ

آج میری اونکی شوکت رسمِ الفت مٹ گئی
اب جلائیں شوق سے کسی کے عدو گھر گھر چراغ

# ردیف ف

پہلو سے اُٹھ کے جائے ہے وہ نگار حیف
رہتا ہے نا ملال کے دل بے قرار حیف

رو رو کے کاٹی جھنتو کیا ہیں رقیب نے نا دار حیف
پہلو میں ہو رقیب کے اپنا نگار حیف

وہ گل نہیں ہے ابر ہے صہبا ہے باغ ہے
آتا ہے آج یاد گذشتہ بار بار حیف

مرتا ہے کہ تم ہو اس نہ پہ یقین نہیں
گو وہ زبان سے اپنی کہیں بار بار حیف

آنکھیں ملا نہ کبھی کہ قیامت بپا ہوئی
آکے تیر سا ہوا ہے جگر کے پار حیف

دل اکتا ہے پہ نہ سکنا ہے نشان
کیا کیا نہیں یہاں دفن کوئے نامدار حیف

کیا جانتا تھا میں مجھے اس کی خبر نہ تھی
کن کن طرح سے وہ دل بے قرار حیف

شرط وفا یہ ہے یہ وہ ماتم تھا
ہم جا نہیں ہوا اور آپ ہوں سوار حیف

شوکت یہاں حسینوں کی ہاں ہو رہی تیاں ان
کہتا ہے قتل اور نہ سمجھا ہو ار حیف

# ردیف ق

دل مضطر ہے تمہارا مشتاق — اور مشتاق بھی کیسا مشتاق

منزل دل ہے گذرگاہ تیری — چشم نمناک سراپا مشتاق

دل ہمارا ترا شیدا ہو کر — کیا کسی اور کا ہوگا مشتاق

آؤ پہلو میں مرے آ بیٹھو — کہ ہے آغوش تمنا مشتاق

جلوۂ حسن خداداد کا ہے — دل بیتاب ہمارا مشتاق

آنکھ میں چاند سی صورت ہے بسی — دل ہے اک مہ لقا کا مشتاق

رخ پرنور دکھا کر تم نے — کیوں بنایا تھا خدارا مشتاق

قد ہو جائے نہ جبتک ہی میری — تو نہ ہو جائے کسی کا مشتاق

دیکھ کر مجھکو رقیبوں نے کہا — دیکھو آیا وہ ہمارا مشتاق

تمکو نفرت ہے تو تب ہے ہمیں — سب کو دنیا میں ہے پیارا مشتاق

بعد مدت دل بھی کہاں ہیں آنکھیں
کیا یہہ شوکت تھا کسی کا مشتاق

# ردیف ک

گئے نالے زمیں سے آسماں تک
یہ پہونچینگے وہاں سے لامکاں تک

نہ آئے حالِ دل اب تک زباں تک
کرے ضبطِ الم کوئی کہاں تک

شکایت دل میں ہو تو دل ہی میں جائے
زباں گم ہو جو آئی ہو زباں تک

عدو کے ساتھ وہ خلق و تواضع
تھا ساتھ انکے بیرحمی بیاں تک

وفائے عشق سے میں باز آیا
بھلا جھیلے کوئی احساں کہاں تک

کسی بیدرد سے یہ رسمِ الفت
کہاں تک آہ اپنا دل کہاں تک

نہ کیجے تذکرہ میرا عدو سے
جہاں کی بات ہو پہونچی وہاں تک

شکایت سنکے وہ بیجا ہی اوٹھے
رہے خاموش گو شور و فغاں تک

نہ دب سجدہ پیشانی ہوئی جب
نہ پہونچا سر کسی کے آستاں تک

فقط تم لیا عدو میں بیٹھکے
شکایت آگئی اب تو زباں تک

نزاکت کہہ گئی نظروں سے تیری
ندامت کا بہانہ ہے زباں تک

نجو آئے جبیں وہ کہہ اٹھے آپ
بھلا سکتا نہیں میں تو زباں تک

بھلا دینگے ابھی شوکت کے نالے
تمہارا دل تو اپنا ہے آسماں تک

# ردیف گ

ہوتے ہیں کسکے وصل کے ساماں الگ الگ
پھرتے ہو تم جو مجھسے مری جان الگ الگ

ہے دل میں آرزو تو جگر میں کسکا درد
ٹھیرے ہوے ہیں دونوں یہ مہمان الگ الگ

سر رکھدیا جو میں نے سرِ راہ پاؤں پر
کہنے لگے بچا کے وہ ہاں ہاں الگ الگ

میں انکو دیکھکر تو وہ آئینہ دیکھکر
بیٹھے ہوے ہیں ششدر و حیراں الگ الگ

دونوں کو آرزو ہے مری جان آگائی
دل میں جگر میں ناوکِ مژگاں الگ الگ

ارمان و درد و حسرت و رنج و غم فراق
ہو آئے ہیں جان کا خواہاں الگ الگ

ٹکڑے کیے جبین لب کے لئے بوسے بار بار
نکلے تمام دل کے ارماں الگ الگ

اک بت کی زلف و رخ نے یہ ڈالا تفرقہ
ہندو الگ الگ ہیں مسلماں الگ الگ

تھا زمانے میں اودھین دراقِ یار ماتے
دونوں بجا ہو رہے ہیں پریشاں الگ الگ

حسرت یہ ہے کہ دل میں آ بسین
تیغِ نگاہ و ناوکِ مژگاں الگ الگ

وہ قہر کی نگاہیں ستم کرتی ہیں بپا
ہم غم و ملک سب ہیں پریشاں الگ الگ

تیغِ نگاہ و خنجرِ ابرو سے آپکے
زخمِ دل و جگر ہیں نمایاں الگ الگ

باقی ہے فرق زمین آسمان کا
ہے کوئی یار راہ میں عنوان الگ الگ

جوشِ جنوں میں کوٹھی و بستی کی طرح
چھانے ہیں جھنگے کوہ و بیابان الگ الگ

شوکت کو بھی وہ لکھتے ہیں خط او عدو کو بھی
لیکن یہ فرق ہے کہ ہیں عنواں الگ الگ

# ردیف ل

جب کہا مینے کیوں چرایا دل | ہنس کے کہنے لگے کہ اپنا دل
مٹ گیا خاک ہو گیا افسوس | ہائے وہ میرا پیارا پیارا دل
یہ غضب یہ ستم یہ جور و جفا | یوں ستاتے نہیں کسی کا دل
اٹھ تو اور میرے پہلو سے | لیئے کر چلا کنارا میرا دل
جب کہا مینے تمنے چھینا ہے | بولے کیوں لینے ہم چرایا دل
مجھ پہ مائل ہے مجھ پہ شیدا ہے | ان ہتھیں پایا ہے میرا دل
اب مری یاد او ناقدر آئی ہے | غیر کو دیکے آئے اپنا دل
پھر رہا ہے کسی کے کوچہ میں | ہو کے بیتاب مارا مارا دل
دیکھیا آپکی نگاہوں نے | چٹکیاں لے کے ستایا دل
حشر میں ظلم کا عوض لونگا | اسے ستمگار ہے ہمارا تھا دل

چلے اوس شعلہ رو سے شوکت
مفت میں آپنے جلایا دل

مانگتا ہوں جب اوس سے اپنا دل | ٹال دیتے ہیں کب لیا دل
پوچھا آپ سے ... | لائیے پھیر دیجے میرا دل
آج ستاتا ہوں میں بہت افسوس | تھا اندوہ و غم کا مارا دل
کہتے ہوئے ہمنے پائی ہے اک چیز | وہ نہیں اور کیا ہے میرا دل
کچھ حکم کیجیے آپ سن لیجے | کیا ہوا ہوگا فسانا دل
کیا کہوں کچھ کہا نہیں جاتا | ذات جس درد سے کراہا دل

جبین ہے جاکر اوسکے کوچہ میں — ہم بدل لائیں آج اپنا دل
دخلِ دشمن یہی رہا تو ایک — ہو چکا آپ کا ہمارا دل

لے لیا ہاتھوں ہاتھ اے شوکت
آج دزدِ حنا نے میرا دل

فنا ہو جا کرے گوہرِ خوش آب کا دل — دبا لے اوسکو یہ الماس رتاب کا دل
تمہاری مانگ پہ ہو جائے کہکشاں جو فدا — تمہارا عارضِ تاباں ہے آفتاب کا دل
اٹھا رہے جو ترے بالوں نے کہیں چھپا لے — تو آب آب ہوا شرم سے حباب کا دل
ہمارے لب پہ نقشِ پائی کیا عشق — ہمارے لئے جلے یہ کہاں کباب کا دل
جو اونے شکوہ درد کیا میں نے — تو لو لے کلیجہ تھامے شباب کا دل
فدا ہے اسپہ یہ جان جانِ عالم کی — نثار اسپہ ہے ایک شیخ و شاب کا دل
بھلا بتا تو ہی کیا ملا تجھے ظالم — عجب اوجاڑ کے اک خانماں خراب کا دل
ہمیں جو عشق سے مانع ہیں معرفت ناصح — محبت ہے کہیں آیا نہیں جناب کا دل

ادبی نہ عار کسیکی وہ تیلیاں اے شوکت
ہوا نہ ہو متحمل کبھی عتاب کا دل

# ردیف م

کیوں منہ بنائے بیٹھے ہو چپ چپ خفا سے تم
کیوں کیا ہوا کہ لڑتے ہو ناحق ہوا سے تم

ہے کل کی بات پھرتے تھے پیادہ در آسے تم
اڑتے ہو بات بات میں اتنو ہوا سے تم

زلف سیاہ سے پوچھلو دل چھینتے کے پیچ
چوری کی گھات سیکھلو دزد حنا سے تم

لو اور کوئی آنکھوں میں اپنی سما گیا
اب آؤ یا نہ آؤ ہماری بلا سے تم

کہتے ہیں سنکے شکوۂ بیداد حشر میں
اچھا کہو شکائتیں میری خدا سے تم

آنکھیں تو کہہ رہی ہیں جو گذرا ہے راتکو
اپنی زبان سے گو نہ کہو کچھ حیا سے تم

بیتاب دل ہوا ہی جفاؤں سے جور سے
بیزار ہو گئے گریہ و آہ و بکا سے تم

اب تک نہ رنگ لائی وفا درد غم شب
کب تک بچو گے جو ملی بیتہ دعا سے تم

ہم بھی تو سنائیں وجہ عتاب و ملال کی
واقف ہو کہ وہ حملہ تھا کس خطا سے تم

امید مٹ نہ جائے سہارا لگا رہے
بیٹھے … والا سے تم

انکار ہے عدو کی ملاقات سے تمہیں
کیوں جھوٹ بولتے ہو … کچھ خدا سے تم

آتے ہی پاس بیٹھے ہیں مہر و وفا کے ہم
… شیوۂ … وفا سے تم

پھر دیکھتے ہیں تمکو پریشان راندان
شوکت نظر پڑ آتے ہو کچھ مبتلا سے تم

زلف میں دل اپنا الجھاتے ہیں ہم
سر پہ اپنی بلا لاتے ہیں ہم

شیخ جی کعبہ مبارک ہو تمہیں
بتکدہ کی سیر کو جاتے ہیں ہم

اور اب نام و نشان کیا چاہئے
آپکے عاشق تو کہلاتے ہیں ہم

بات دن فرقت میں تیری بیوفا
دل کہیں اور دل کو سمجھاتے ہیں ہم

(۷۴) پا گئے دخل آپکی مجلس میں غیر — لیجئے تسلیم اب جاتے ہیں ہم

تیغ فرقت سے ہوا ہے چاک دل — تیری ابرو کی قسم کھاتے ہیں ہم

یاد ہے شوکت وہ کہنا وصل میں
اب نہ چھیڑیں آپ شرماتے ہیں ہم

مائل زلف پریشان گشته ام — از مسلمان نا مسلمان گشته ام
عاشق رخسار جانان گشته ام — کافر بودم مسلمان گشته ام
این شه طوق است از جنون در گردنم — قمریٔ سرو خرامان گشته ام
کشتهٔ تیر نگاه او شدم — بر کمان ابرو چه قربان گشته ام
داغها بر داغ دل افزوده ام — صورت سرو چراغان گشته ام
در خیال گیسو رخسار یار — گه پریشان گاه حیران گشته ام -
بیقرارم بهر آن پرده نشین — مبتلای درد پنهان گشته ام
کی خریدار شدم از جان و دل — بندهٔ آن ماه کنعان گشته ام
یافتم این رتبه در نخچیر ها — بستهٔ فتراک جانان گشته ام

شوکت از شاگردی استاد داغ
فخر صائب رشک سحبان گشته ام

## ردیف ن

محبت کا نہ پوچھو حال اتنا جانتا ہوں میں
کہ تم بیزار ہو جتنے بس اوتنا مبتلا ہوں میں

کسیکی جستجو میں ہائی ایسا گم ہوا ہوں میں
نہیں معلوم کہ لوگوں کو میں اور کیا ہوا ہوں میں

بگڑ کر وصل میں کہنا کسی کا ہے تمنا یہ
سنا لو جتنا باقی ہے کہ بس میں آگیا ہوں میں

تمہیں پر جان دیتا ہوں تمہیں پر دم نکلتا ہے
تمہیں پر دل سے شیدا ہوں تمہیں پر مبتلا ہوں میں

اشارہ ہو کسی ابرو کا خنجر ٹوٹتا ہے
قضا ہنس ہنس کے کہتی ہے کہ قاتل کی ادا ہوں میں

جنازہ پر مرے آ کیلو جب سینے کہا اونے
تو بولے کیا کروں جا کر جلا لوگا کہ خفا ہوں میں

نکلتی ہیں ہونٹوں پہ آہ دل میں درد اٹھتا ہے
اٹھا کر دل حسینوں سے غضب میں آگیا ہوں میں

یہ بے چینی یہ بیتابی یہ بے لطفی یہ بے خوابی
یہ باتیں صاف کہتی ہیں کسیکو چاہتا ہوں میں

ہمیں یہ ظلم لازم ہے تمہیں یہ جور زیبا ہے
تمہیں انصاف کہہ دو ہیں سے پوچھتا ہوں میں

کسی پر جان جاتی ہے کسی پر دم نکلتا ہے
کسی پر شیفتہ ہوں میں کسی پر مبتلا ہوں میں

بلایا اونکو جب مہمان تو کہہ بھیجا کہ آ شوکت
تری کیا بات سمجھا ہوں یہ چالیں جانتا ہوں میں

عشق کے ہم ستائے بیٹھے ہیں
دل پہ صدمہ اوٹھائے بیٹھے ہیں

کر ضبط اے دل مضطر
دیکھ اپنے پرائے بیٹھے ہیں

کیا ہے نیا نیا ہمنے
تازہ اک چوٹ کھائے بیٹھے ہیں

لو کسی سے لگائے بیٹھے ہیں

شمع کی طرح گھل رہا ہے بدن
اپنی ہستی مٹائے بیٹھے ہیں

ہو گئی کیا اس سے نیستی بڑھکر

مر گیا کیا کوئی رقیبوں میں
کیوں وہ آنسو بہائے بیٹھے ہیں

لو محبت کامیاب ہوا   کچھ وہ آنکھین چورائے بیٹھے ہین

دل بہا خون ہو کے یار ان اپنا   دان وہ مہندی لگائے بیٹھے ہین

ہے یہی دید کا اگر لپکا   جان آکدن گنوائے بیٹھے ہین

دل لیا ہے انہین نے شوکت کا

یہہ جو گردن جھکائے بیٹھے ہین

یہی جو دل سے بھلا رہے ہین یہی جو آنکھین دکہا رہے ہین

بسے ہین دل مین یہی تو میرے یہی نظر مین سما رہے ہین

ہم اونکی زلفون سے آج دل کا پرانے سودا چکا رہے ہین

وہی ہوا پہ جنون ہمکو وہی بلا سر پہ لا رہے ہین

غم والم آئے نکلے مہمان ہوئی ہے عیش و طرب کی رخصت

پڑی ہے ہل چل سی بزم دل مین وہ آرہے ہین یہہ جا رہے ہین

ادھر تو دکھلا یہہ دلولے ہین کہ دست گستاخ بڑھ چلا ہے

اودھر ستمگر وہ زانو مین کچھ اپنا سینہ چھپا رہے ہین

خیال کو اونکے یہہ کہا کہ لا الہ ہو نہادان اوٹھے نہ دل سے

سبک وہ ایسے کرنے تکلف مری نظر مین سما رہے ہین

بیان سے قاصد گیا ہے جب سے دعا یہہ دل سے نکل رہی ہے

یہی کہے آکے بار الہی کہ خود وہ تشریف لا رہے ہین

مصیبت و رنج و غم کا بدلہ سرور و عیش و نشاط دیکھا

تماملیگی اونہین جو ہمدم غریق بحر فنا رہے ہین

بپا ادھر ہے فغان و نالہ ادھر ہے بزم نشاط و عشرت

یہاں مر دم پہ بن رہی ہے وہاں وہ زلفیں بنا رہے ہیں

ہوا جو ہونا تباہ شوکت لب آب تر و فو ملاپ کر لو
کہ باہیں ڈالے ہوئے گلے میں ہمیں وہ لب سے منا رہے ہیں

سوزِ دل جب تک نہ ہو سوزِ بیاں ہوتا نہیں
نے جگر آشفتہ کے آتش زباں ہوتا نہیں

اپنے ہمسایوں کے ایذا دہ نہیں ہوتے شریف
خار و خس کا آتشِ گل سے زیاں ہوتا نہیں

انقلابِ دہر سے ہیں بے خطر رنگیں نہاد
گلشنِ یاقوت میں خوفِ خزاں ہوتا نہیں

خاک سے اخفائے جوہر ہے شرافت کی دلیل
آتشِ یاقوت سے شعلہ عیاں ہوتا نہیں

ہر خطر سے پاک تر ہے صحبتِ روشن ضمیر
آبِ گوہر سے کہیں طوفاں عیاں ہوتا نہیں

خانۂ چشم میں ہیں ختم یہ لعلِ رنگ
کچھ نہیں ہوتا وہ کہہ کر لطف عیاں ہوتا نہیں

پرورش لیوے رقیبِ بدشگون بد میں کیا
ہم ملول تم سے ملاقات جب ہوتا نہیں

یاں محبت ہے پر ہزار کی واں ہے عشق ہو
کو لبساہ ملک ہے یہ تم بیاں ہوتا نہیں

لاکھ یہ شوکت سب سے ہو گیا ہے ہمنشیں
خاطرِ احباب پر ہو گراں ہوتا نہیں

جان ہم تم پہ فدا کرتے ہیں
عشق کا فرض ادا کرتے ہیں

وصل میں مجھ سے حیا کرتے ہیں
نئی صورت سے جفا کرتے ہیں

خوبرو کرتے ہیں جو جا بیجا
خوب کرتے ہیں بجا کرتے ہیں

ہر دم آئینہ نہ دیکھا کیجے
دیکھیے آپ یہ کیا کرتے ہیں

ہم تری یاد میں اے وعدہ خلاف
روز مر مر کے جیا کرتے ہیں

قتل کے واسطے خنجر ہے طلب
جرم یہ ہے کہ دعا کرتے ہیں

ہجر میں آئی قیامت آتی
کل بھی کل روز سنا کرتے ہیں

کھلے اک روز تمنا دل کی　　اس تمنا مین رہا کرتے ہین
خط ملتے ہین جو وہ عزیزون کو　　اپنے ہم ہاتھ ملا کرتے ہین
شب کی وہ یاد و فغان سے میری　　تنگ ہمسایہ رہا کرتے ہین
حال دل کچھ تو بتا اے شوکت
کیون ترے اشک بہا کرتے ہین

نہ بیر اونکی وہ کل بھی چل جائے تو جانین　　ڈوبی ہوئی تقدیر اوچھل جائے تو جانین
دل کو جو کہے سو نکل جائے تو جانین　　یہہ آئی بلا سر سے جو ٹل جائے تو جانین
کانٹا سا کھٹکتا ہے خیال سر مژگان　　یہہ پھانس کلیجے سے نکل جائے تو جانین
جل جائے گے حشم مرادب سے تمہارے　　حسرت بہی اسیطرح نکل جائے تو جانین
ہمسے ہی بدلتے ہین ہمیشہ ترے تیور　　چتون تری اعدا سے بدل جائے تو جانین
اے نالۂ دل عرش ہلایا تو ہوا کیا　　ڈھا جائین وہ بہی اونکا دل جائے تو جانین
گھبرا بیٹھے ہین عزیز کے دیکھ کے سے ابالین　　فرزہ تو مرے ہاتھ سے جو چل جائے تو جانین
دل کو مرے پہلو ہی مین آتا ہے ملنا　　لوگون کو ملین اونکی جو کل جائے تو جانین
رونے سے تو ہین آپ اونسے مگر حضرت شوکت
دل آپکا اور رونے بہل جائے تو جانین

نہ پوچھو ہمسے کیون بیٹھے ہوے الفت باتین ہین　　وہ چرچے یاد آتے ہین وہ جلسے یاد آتے ہین
مرین ہم یا جئین پر آپ اوس کوچہ مین جاتے ہین　　جو ہونی ہو وہ ہو اب تو مقدر آزماتے ہین
طلب جب ایک بوسہ کی خفا ہین بگڑے جاتے ہین　　کبھی دشنام دیتے ہین کبھی آنکھین دکھاتے ہین
ستم تیر مرے نالے غضب کی چیز ہین دونون　　وہ میرا دل ستاتے ہین یہہ تیرا دل دکھاتے ہین
جواب نامۂ دلبر نہ لائے نامہ بر یا رب　　زبانی یہہ کہے آکر چلو تمکو بلاتے ہین

یہہ کس عتاب کی آنکھین ہمتین بیچین کرتی ہین
یہہ کسکے نالۂ دل رات بہر تمکو جگاتے ہین

نہ مین حرف غلط ہون جو اوٹہائین صفحۂ دل سے
نہ مین نقش کف پا ہون جو وہ مجکو مٹاتے ہین

شکایت سوز دل کی سنکر اونکا ناگہ یہ وہ کہنا
کوئی پہر کیون ملے ہمسے اگر ہم دل جلاتے ہین

مسیحا اوٹہ گئے بالین سے میری آج یہہ کہکر
یہہ بیمار محبت جی چہپالو ہمتو جاتے ہین

دل ناداں کو فرقت مین یہی کہہ کہکے روما ہے
ذرا ٹہرو کہ وہ کوئی دم مین آئے جاتے ہین

یہہ ایسا کمان کہ اوسکو چہپ کا جانا چہوڑ دین شوکت
نکلتے ہین ہمیشہ بار ہا اوٹہوائے جاتے ہین

ہم نہ کہتے تہے کہ الفت کا مزا کچہہ بہی نہین
دیکہلیے کہتین دل زار رہا کچہہ بہی نہین

شرم کے سامنے انداز و ادا کچہہ بہی نہین
کون کہتا ہے حجاب اوڑہیا کچہہ بہی نہین

چہوٹ وہ عشق مین کہائی کہ نہین جسکا علاج
[illegible] دل مین اثر جا کی دوا کچہہ بہی نہین

ستم و جور کے بعد آپ پشیمان کیون ہین
آپکے سر کی قسم ہمکو گلا کچہہ بہی نہین

نہ انہین انداز بہی ہے ناز بہی ہے حسن بہی ہے
یہہ تو سب کچہہ ہے مگر مہر و وفا کچہہ بہی نہین

شادی و عیش بہی تہے راحت و آرام بہی تہا
اتنا اسے یاس مگر دل مین رہا کچہہ بہی نہین

ترے بیمار نے غیبت سے مصیبت دیکہی
کچہہ تو یہہ ہے کہ محبت مین مزا کچہہ بہی نہین

جان کو بیچے ہی ہم عشق مین کر بیٹہے ہین
لیگئی کیا آکے مرے پاس قضا کچہہ بہی نہین

جب کہا مینے عرض کیا ہے وفا میری
ہنسکے منہ پہیر کے ظالم نے کہا کچہہ بہی نہین

نہ جگر ہے مرے سینہ مین نہ دل اے شوکت
حسرت و یاس و تمنا کے سوا کچہہ بہی نہین

پایا ہو مین انداز ترچہی نگہین مین
کچہہ کیفیت دیدار مین کچہہ حیلہ وفن مین

وحشت زدہ رہتے ہوئے دیکہے ہین مین
بہلے گی طبیعت مری کہسار مین بن مین

[illegible]

[illegible]

ہون صحبتِ احباب جنکا پر سبب جدا ہون
کیفیت غربت مجھے حاصل ہے وطن مین

یون کرتے ہین ... ہو بیمار کی اپنے
ہم ہونگے شریک آپکے ... گور و کفن مین

گل ہین عرقِ شرم مین ترغنچے ہین چپ چپ
اوس شوخ نے وہ رنگ جمایا ہے چمن مین

کیا حضرتِ دل ایک ہی بتین گہر سے ہو بڑھتی
اندھونکی طرح گرتے ہو کیون چاہ ذقن مین

ہم تیرا تری یاد تری حسرت و ارمان
کس چین سے ہین اوس دلِ پر درد و محن مین

ان چار مکہ ... ہین بس حضرتِ شوکت
کہسار مین جنگل بیابان مین بن مین

تو آج ہے گلشن مین تو وحشی تر ابن مین
اک لطف بیابان مین ہے اک سیر چمن مین

ہم مرگئے صدمے تبِ فرقت کے اوٹھا کر
افسوس کہ تاثیر نہین رنج و محن مین

مین کہیچون اگر آہ تو جلجائے بیابان
اوس برقِ تبسم سے لگے آگ چمن مین

ہم ہجر مین مرجائین ترپکر تو اونہین کیا
تاثیر کہان حضرتِ دل درد و محن مین

نامہ کو لگی آگ کبوتر کے جلے پر
کیا جانئے لکہا اونہین کیا دل کی جلن مین

کہتے وہ کبھی بات تو کوئی کبھی سنتا
بیہوش ہین مجکو کلام اونکے دہن مین

آغوش مین دشمن کی مریجان نہ بیٹھو
کہتا ہے زمانہ کہ ہے خورشید گہن مین

پایا نہ اثر شیون و فریاد مین ہمنے
تاثیر نہ دیکھی الم و درد و محن مین

شوکت کی خداداد طبیعت کے مین قربان
پاتے ہین مزہ اہلِ سخن اوسکے سخن مین

حالِ عاشق پیدری جان لٹا ہے سو ہین
مرچلا ہجر مین وہ تمکو خبر ہے کہ نہین

عشق کی حد جانئے جز ہے کہ نہین
ہے خبر ہی اگر اونکو تو اثر ہے کہ نہین

[illegible] کر دیں لیے لیے
یاالہی شب ہجران کی سحر ہے کہ نہین

جون تو [illegible] جگر سینہ مین
کچہہ منہ تجکو بہی اے دیدۂ تر ہے کہ نہین

ہم سے عاشق ہی بیتاب ہے اور پیدا تنا لا لم
کچہہ خدا کا بہی تجہے خوف و خطر ہے کہ نہین

کہتے ہین مری بلا جانے مجھے کیا معلوم
درد دل ہے کہ نہین درد جگر ہے کہ نہین

[illegible] سے نے مجاب [illegible] اونہار کہا ہے
تجکو بہی دیدۂ شوق اسکی خبر ہے کہ نہین

آگے پیتر نکلہ گا تو بہلا کیا کہنا
دیکہنا یہ ہے کہ دل سینہ سپر ہے کہ نہین

مجھکو کچہہ بہی نہین کہتے دل مضطر تجہے
آپ تو سوچلے الفت مین منر ہے کہ نہین

بات ہم اک بات تو ہوجاتی ہے پیدا شوکت
یہہ خدا جانے محبت مین اثر ہے کہ نہین

مر گئے ہین انتو عزیزونکے وہ اثر ہوتے جاتے ہین
اقیب دشمنان جامہ سے باہر ہوتے جاتے ہین

اونہین نام خدا جون جون جوانی آتی جاتی ہے
شرارت بڑھتی جاتی ہے ستمگر ہوتے جاتے ہین

الہی شان ہے تیری خدایا تیری قدرت ہے
کہ جتنا موم ہوتا ہون وہ پتہر ہوتے جاتے ہین

وہ گہر غیرونکے جاتے ہین تو شوخی دیکہنا انکی
حیلا نیکو مر گئے کہ بہی وہ اکثر ہوتے جاتے ہین

مکدر اس سی کدورت انکو نہ بڑھتی جاتی ہے
وہ ناحق پہر مکدر سے مکدر ہوتے جاتے ہین

زہے مہر و وفا چہوڑی کیا ظلم و ستم شیوہ
جفا و جور سے انتو وہ خوگر ہوتے جاتے ہین

الہی کیا ہوا انکو سنا ہے آجکل ہمنے
کہ شوکت بہی کسی بت کے مسخر ہوتے جاتے ہین

بہ لو چتون اسے ناوک فگنی کہتے ہین
کہینچا ابرو اسے شمشیر زنی کہتے ہین

نہ کبہی ہتی نہ ترنے جور کی حالت کہتے
اب نگر دم ہی پہ جب آبنی ہی کہتے ہین

آنکہہ نے تیری رہ عشق مین دل لوٹ لیا
اور پہر کسکو بہلا راہ زنی کہتے ہین

[illegible] خنجرِ یار سے [illegible] کہتے ہین

زاھد و ہو کے محبت اوسنہ چاھو مجھسے
اپنے مذھب مین اسے دلشکنی کہتے ہین

کیا کہین کچھ گذرتی ہے وہان کیا جاکر
لوگ پھر بھی ہمین قسمت کا دھنی کہتے ہین

نہ بچا دل نہ جگر بچتے ہی اک قطرۂ اشک
دیکھ قاتل اسے ہیرے کی کنی کہتے ہین

کیا مرے پاس ہے اس دل کے سوا اور بھی کچھ
مجکو ھر بات پہ کیون آپ غنی کہتے ہین

ملکے باہم تری مژگان نے ترے ابرو نے
کوچۂ زلف مین کی راہزنی کہتے ہین

خلق مین حسن خداداد ملا ہے تجکو
اسلئے لوگ تجھے رام جنی کہتے ہین

ھون اوسیکے درِ اقدس کا غلام اے شوکت
سب مجھے ہمین جسے مکی مدنی کہتے ہین

کبھی مضطر کبھی ششدر کبھی حیران ہو ہمین
ھدفِ ناوکِ نیرنگیٔ دوران ہو ہمین

ھون وہ دیوانہ مجھے دیکھکے مجنون نے کہا
آپ اوستاد ہین اور طفلِ دبستان ہو ہمین

کیا کہون کون ہو ہمین کیا ہے حقیقت میری
آپ پر دل سے فدا آپ پہ قربان ہو ہمین

سر مرا تن سے جدا اوسکے سبکدوش کیا
خنجرِ یار ترا بندۂ احسان ہو ہمین

کبھی مجنون مجھے کہتے ہو کبھی دیوانہ
واقعی ایسے ہی القاب کے شایان ہو ہمین

لطف کیا کیا نہ دیے انکے کرم نے شوکت
حضرتِ دل کا شب و روز ثناخوان ہو ہمین

نظر سے کام اچھا آپ یہ ھر آن لیتے ہین
کسیکا دل چراتے ہین کسیکی جان لیتے ہین

ھمیشہ ھجر مین وہ نیمجان مرتے ہین عدو اُسے
اجل کا سر پہ کب عاشق ترے احسان لیتے ہین

چھپائے سے کہین چھپتی ہے الفت تاڑ لینے والے
نظر سے جان جاتے آنکھ سے پہچان لیتے ہین

جوانی جوش پر آئی آنکھون پر شباب آیا
ھماری دل مین ھر بات اپنی مان لیتے ہین

[illegible] ہو ہے جو ہم پہ [illegible] دل و جان باتون باتون مین یہی نادان لیتے ہین
دھیر سوا اگر [illegible] باتین جو آتے جاتے ہین مجھے قربات مین کیون آپ ناحق سان لیتے ہین
مجھے کچھ تو آنکھ ظالم جو بھیر [illegible] والا و شیدا مٹا کر حسرتین ساری یہ تیر ارمان لیتے ہین
ابھی [illegible] باقی ہے کوئی لاکھ سر مارے دعی کرتے ہین جو دل مین وہ اپنے ٹھان لیتے ہین

اگر وہ قتل کرتے ہین تو شوکت کیا گلہ ادنا
کہ جنپر جان دیتے ہو وہی تو جان لیتے ہین

کبھی گالیان نہ دے کوئی تمکو عتاب مین جیسی کہیگا ویسی سنیگا جواب مین
آیا ہے میری قبر پہ وہ شہسوار حسن انداز و ناز و غمزہ کو لیکر رکاب مین
پہلو ہر ایک لفظ مین لکھے ہین سیکڑون لکھون تو کیا لکھون او ہین خط کے جواب مین
کہائین گے منہ کی حضرت دل ایکدن ضرور گستاخ ہو چلے ہین کسیکی جناب مین
آیا جو دل مین ہائی وہ سب اونسے کہدیا سوچا برا بھلا نہ ہمین اضطراب مین
ہان عقل و صبر و ہوش مبارک سفر تمہین گہر عشق نے کیا دل خانہ خراب مین
دل خاک ہو گیا تو جگر خون ہو گیا باقی ہے ایک جان تو وہ کس حساب مین
منہ کیون [illegible] وہ تکیہ مجھے سرمہ بنا کے اب مین خاک ہو گیا ہون رہ بو تراب مین

دلکو فدا عشق کیا جان نذر غم
اب کیا رہا ہے شوکت خانہ خراب مین

او ہین وان رقیبون سے فرصت کہان ہمین یان وہ پہلی سی چاہت کہان
یہ شوخی یہ دھج یہ شرارت کہان قیامت کہان تیرا قامت کہان
ہمین اب ہے تیری محبت کہان وہ الفت کہان وہ طبیعت کہان
[illegible] کہان

[illegible] تو ہم کیا کرین — ہمین اپنے ہی غم سے فرصت کہان
[illegible] لاہین عشق دم توڑ کر — مگر ضعف سے اتنی طاقت کہان
[illegible] کبھی چین سے ایکدم — یہ سمجھے ہے محبت مین راحت کہان
کمر بھلا ترے لب سے کیا ہمسری — کہ یہ برگِ گل مین نزاکت کہان
نہین میرے سینہ مین دلکا پتا — خدا جانے پہونچے یہ حضرت کہان
زمانہ ہوا اونسے چھوٹے ہوئے — مگر پھر بھی کمبخت نفرت کہان
مرے دلکو تنہا شبِ ہجر مین — گئے چھوڑ کر عیش و راحت کہان
[illegible] خط پھاڑ کر — مجھے اسکے پڑھنے کی فرصت کہان
زمین آسمان کا یہان فرق ہے — سقر اگر کہان اور جنت کہان
مجھے دیکھکر عشق مین وہ ڈر گئے — کہ دیکھی نتھی پہلے یہ حالت کہان

پشیمان ہو گئے اوسے چاہ کر
گنوایا ہے دل تمنے شوکت کہان

یون وہ در پردہ عدم مجھکو دکھا دیتے ہین — نام لکھتے ہین مرا اور مٹا دیتے ہین
سب کی باتونکا جو ہم اونکو بتا دیتے ہین — وہ بگڑ کر ہمین دس بیس سنا دیتے ہین
کیا بتاؤن جو وہ آتے ہین تو کیا دیتے ہین — عیش دیتے ہین مجھے رنج مٹا دیتے ہین
چھین لیتے ہین مرے دلکو دکھا کر جوبن — جب وہ ہنستے ہین مرے دم پہ بنا دیتے ہین
کیا بتاؤن طلبِ بوسہ پہ کیا ملتا ہے — گالیان مجھکو وہ دو چار سنا دیتے ہین
جبکہ تو قبل سے ہی آپنے انکار کیا — غیر نے بوسہ جو مانگا تو کہا دیتے ہین
رکھ کے خنجر مری گردن پہ وہ بولے مجھسے — لے بتجھے آج محبت کا صلا دیتے ہین

... چال
بلبلوں باتوں میں وہ دیوانہ بنا دیتے ہیں

غیر جو چاہے کہے کچھ نہیں کہتے اوسکو
ہم جو بولیں ہمیں محفل سے اٹھا دیتے ہیں

جا کے اوس بزم میں حضرتِ ناصح ہر روز
کیا بتائیں ہمیں کیا لیتے ہیں کیا دیتے ہیں

اور بھی چاہتے ہیں بھولے اونکو بھی کبھی
آپ شوکت ہی کو کیوں دل سے بھلا دیتے ہیں

پیدا دھمکی کو کسی اے جنگجو نہیں
رنجش نہیں غضب نہیں رشکِ عدو نہیں

شبِ وصال میں آنکھیں چرا کے ہائے
کہنا کسی کا انکو کوئی آرزو نہیں

... قتل بھی اور یہ بھی کہتے ہیں
قابل ہماری تیغ کے تیرا گلو نہیں

... وہ ہم سے جب بات ... تھے
اللہ کی قسم مجھے وہ آرزو نہیں

... کون قتل سنا کر کہا مجھے
میں نے کہا جو میں تو کہا ... تو نہیں

... ہیں زادہ آمنگیں کہاں سے ہوں
وہ شوق ہے نہیں ...

شوکت کے پاس آئیے گا ...
اوسکی بھی بیوفاؤں سے ملنے کی خو نہیں

اونہیں کا ذکر ... اونہیں کو یاد کرتے ہیں
اونہیں ہم سے محبت ہو نہ ہو ہم اونپہ مرتے ہیں

ذرا الطاف کیجے دل میں اتنا بھی تغافل کیا
بنے یا کوئی بگڑے آپکے گیسو سنورتے ہیں

حسیں کیا کوئی دم دیگا حسین ہم نے زمانہ کے
بہت چالاک دیکھے ہیں بہت عیار برتے ہیں

مخالف قول سے ہو جائے اونکا فعل کیا ممکن
اولوالعزمانِ باہمت جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں

حسین عالم میں لاکھوں ہیں مگر اونسا نہیں کوئی
نہ یہ نظروں پہ چڑھتے ہیں نہ وہ دل سے اوترتے ہیں

فلک ... دشمن کچھ ہمارا کر نہیں سکتے
جو تو برہم نہ ہو تو کب ہم ان دشمنوں سے ڈرتے ہیں

... تیر لہو سے تیغ رنگین ہے
مگر پھر بھی وہ میرے قتل کرنے سے مکرتے ہیں

[illegible]

ساتھ معرفت شوکت اسی کا فر چشم ہیں

مہکی تبسیم یون بکہیرا دیا ہر ایک مہمان کو
جگہ دی دل مین حسرت کو جگر مین تیر و پیکان کو

تمہارے ہاتھ کو لپکا ہے دامن چاک کر تیغا
حفاظت سے ذرا رکہیے قیامت اپنے داماں کو

وہ جو کہارات بہر سو ملی کہیں تا سے دُور کر
کہا تہا ہمنے اوس کمسن سے کیون خواب پریشان کو

آپسے ہی چہین لو اوسکو ہی دل کیسا تہ منگوالو
بتہ ہے تیر کا جگر ماہی تباد و تیر مژگان کو

خدا سے دست وحشت سے گریبان جانکر میرا
کہین یہہ چاک کر ڈالے نہ اونکے جیب و داماں کو

وہ گیسو اور زلفین بار بار آتی ہین عارض پر
دیا رکہا ہے ملکہ کا فرو نے کیا مسلمان کو

ہوا ہے حاکم کس کمبخت کو گہر مین نہ آنیگا
یہہ کس کے واسطے تاکید ہے رہ رہکے دربان کو

ستمگر نے رفتہ رفتہ دین و ایمان چہینکر میرا
خدا کی شان کافر کر لیا مجہسے مسلمان کو

وہ کج اخلاق و بدخو ہے تو آکر رشک جنت سے
نہ رضوان کہہ سکین تم اور نہ مالک تیرے دربان کو

سمجہہ ہی جائینگے احباب ہمدم تار ہی لینگے
چہپائینگے کہانتک ہم کسیکے عشق پنہان کو

ملیگی خلد مین جب حسب خواہش سبکو آسائش
خدا سے مانگ لینگے ہم وہان اوس نا مسلمان کو

الٰہی دامن دل سے مرے داغ گنہ دہو دے
تصدق اپنی رحمت کا مٹا دے جرم و عصیان کو

شکایت کرتے پہرتے ہو جو شوکت اوسکے ظلمونکی
دیا تہا سوچکر کیا تمنے دل اوس آفت جان کو

جب نہ ہو سینہ مین دل ہی تو یہہ ارمان کیون ہو
میزبان ہی نہ ہو موجود تو مہمان کیون ہو

روئی روشن کو چہپایا نہ کرو پردہ مین
شمع رخسار چراغ تہ داماں کیون ہو

میرا اُجڑا ہوا دل دیکہکے حسرت نے کہا
ایسے ویرانے مین آکر کوئی مہمان کیون ہو

ہے جو مرنا ہے عدو کو تو مرے اور کہین
آپکی جان سے دور آپ پہ قربان کیون ہو

[illegible]

مر گیا میں تو تمہارے یہ ندامت کیسی
تم مرے قتل کے کیا بعد پشیمان کیوں ہو

حسرت و یاس میں عمر رہے ارمان رہے
غیر کا خانۂ دل عشق میں ویران کیوں ہو

جب کہا بیٹھتی پاس نہیں کچھ میرا
کس ڈھٹائی سے کہا اوسنے کہ [illegible] کیوں ہو

شرکت محفل اغیار کے شکوے پہ کہا
تمکو کیا کام ہے تم میرے نگہبان کیوں ہو

وہ ملینگے تجھے مایوس نہ ہو اے شوکت
جو نہ پورا ہو کبھی وہ ترا ارمان کیوں ہو

الفت چشم نے بخشا ہے یہ رتبا مجھکو
دیتے ہیں آنکھ میں مردم جو ٹھکانا مجھکو

سر جھکا کر وہ کسی بت کا یہ کہنا کہ بت وصل
ہائے تمنے تو کہیں کا بھی نہ رکھا مجھکو

تیری آنکھیں مجھے بیمار بنا رکھینگی
مار ڈالیگا تری زلف کا سودا مجھکو

کسکو سب کہتے ہیں محبوب زمانہ — تمکو
کسکو سب جانتے ہیں عشق میں یکتا — مجھکو

اے تصور ترے قربان کچھ ایسا ہو جائے
آئے حسرت میں نظر یار کا جلوا مجھکو

بزم میں لے تو چلا ہوں کہیں رسوا نہ کرے
میرے پہلو میں مچلکر دل شیدا مجھکو

طعن تھا یا مری الفت کا اثر تھا کیا تھا
آج کیوں اوسنے کہا چاہنے والا مجھکو

گر چکا ہی تھا نظر سے تری آنسو کیطرح
ہوش کی طرح مگر خوب سنبھالا مجھکو

سانپ سا لوٹ گیا دل پہ مرے فرقت میں
یاد آئی جو تری زلف چلیپا مجھکو

غیر کو لاکے خطا دینے بٹھایا سر بزم
اور بیجرم ہی محفل سے اوٹھایا مجھکو

شغل دلدار نگاہو نہیں لیتی ہے شوکت
دل میں آتا ہے نظر یار کا جلوا مجھکو

ہائے یہ بیخودی شوق نے کھویا مجھکو
کہ پتہ ہی نہیں ملتا کہیں میرا مجھکو

[illegible] نزع میں اوسنے عجب یاس سے دیکھا مجھکو

ہائے [illegible] کیسا کہنا — تو ہی جا دیکھ اگر ہاتھ لگا یا مجھکو

[illegible] ستایا - میرا — کسکو عالم میں کیا موت ہی رسوا - مجھکو

[illegible] جہکا کر سرِ محفل اوسنے — دل ہی جانے ہے جس انداز سے دیکھا مجکو

کب سے مشتاق ہے صحرا رتبا بابِ جنون — سر عزو کیجیو اے آبلۂ پا مجھکو

[illegible] پر ہیچ نے کہو یا ہی تہا اسلام مرا — خوب رو کا ہے مگر اسے رخِ زیبا مجھکو

دیکھو آئینہ نہ دیکھو کہ ہو گے حیران — اور یہ دیکھکے ہو جائیگا سکتا مجھکو

سچہ کہا آپنے وہ آپکے کس مصرف کا — پہیر بہی دیجئے دل شوق سے میرا مجھکو

اب تو رنج کا کیا رنج ہے کیون صدمہ ہے — بزمِ عشرت سے اوٹہا نا تہا اوٹہا یا مجھکو

ابہی کچھ شک نہیں سچہ کہتے ہو لاریب فیہ — مجھکو نفرت رہی اور آپنے چاہا مجھکو

اور جو ظالم کر دے سب عمر سے سر آنکھون پر — ہان مگر ہجر کا صدمہ نہ دکہانا مجھکو

شمع ساں گرد وہ کیا جانئیں عجب کیا شوکت
دیکھہ پائیں جو شبِ ہجر میں جلتا مجھکو

دوستو میرے تڑپنے کی خبر جانے دو — یہی کیا کہیئے وہ مرتا ہے تو مر جانے دو

بات بہی جاتی اقرار سے اے حضرتِ دل — وصلِ دشمن پہ وہ مکرین تو مکر جانے دو

اور ٹہیرو مری بالین پہ ذرا دم لیلو — مجھکو دنیا سے مری جان گزر جانے دو

حضرتِ دل نہ کرو اونکی جفا کا شکوا — کہیں اونتک بہی نہ پہونچے یہ خبر جانے دو

آ گیا جبر سے جو بن بہی سمجھہ بہی آئی — اب جبتک چہوڑ دو یہ وصل کا ڈر جانے دو

مجھسا جانباز ملا ہے نہ ملیگا کوئی — تم مرے قتل پہ باندھو نہ کمر جانے دو

کہتے ہیں آئینگے ہم سیکڑون بار آئینگے — لیکن اسکی شرط یہ تم آج اگر جانے دو

بار بار اونکا وہ کہنا کے یہہ کہنا شب وصل
صبح ہو جائیگی شوکت مجھے گھر جانے دو

وہ دل نہیں کہ محبت مین بیقرار نہ ہو
جگر نہین جو ترے تیر سے فگار نہ ہو

الہی چین سے بیچین کر دیا جسنے
اوسے بہی چین نہ آئے کبہی قرار نہ ہو

وہ ہاتھ رکہکے شب وصل میرے سینہ پر
یہہ کہہ رہے ہین کہ لے اتنو بیقرار نہ ہو

نہ دل کوئی نہ جگر ہے کوئی زمانہ مین
تمہارے ناوک مژگان کا جو شکار نہ ہو

وہ سہم جائینگے کمبخت ہین اے دل مضطر
تو اونکے سامنے اتنا تو بیقرار نہ ہو

شب فراق یہہ تاکید ضبط ہے مجہپر
کہ لب پر آہ نہ ہو چشم اشکبار نہ ہو

دعائین مانگ رہا ہون خزان کے آنیکی
جو تم نہ آؤ تو یہہ موسم بہار نہ ہو

ہمارے سینہ مین رہ رہکے درد اوٹہتا ہے
کسیکے تیر نگہہ سے جگر فگار نہ ہو

قبول ہمکو بلائین جہان کی لیکن
غم فراق نہ ہو جوش انتظار نہ ہو

تمہارے دکھا مدا وا ہے کولسنا شوکت
شب وصال مین بہی جب ہمین قرار نہ ہو

اونکی محفل مین گرا شمع پہ جل جانیکو
سامنے میرے یہہ جرات ہوئی پروانیکو

گر یہہ آنیکو ہے اب ضعف مین غش آنیکو
جان جانیکو اک آمین دل جانیکو

کیون نہ بہی بزم مین چاہے مرا جل جانیکو
عاشق زار لقب دین جو وہ پروانیکو

اونکے آتے ہی کب ارمان دلی بر آئے
کوئی حسرت نہ رہی دلمین قسم کہانیکو

تیری بد خوئی سے گر انداز ہی کہین اوسکی
اور تو کیا کہون ظالم ترے شرمانیکو

یار آئے ہین جانیسے وہان حضرت دل
ہمتو سو مرتبہ سمجہا چکے سمجہانیکو

پیر فلک تیرے انداز و غضب ہیں دونوں
ہے یہ ڈہانیکو فلک لو وہ ستم ڈہانیکو

پاس ہے آپکی رسوائی و بدنامی کا
ورنہ اک کھیل سمجھا ہو میں مر جانیکو

مر گیا ہجر تو کیوں آپکو افسوس ہوا
سیکڑوں عشق میں مرجاتے ہیں مر جانیکو

وعدہ آنیکا کبھی تمنے کیا ہے ایفا
میرے سر پر نہ رکھو ہاتھ قسم کہا نیکو

بزم میں اونکی اگر ہے ہیں جلتی نہ ملے
اشک تو ہمنے لگا رکہے ہیں پی جا نیکو

روک لے اونکو تو جانیں تجھے اے جذبۂ دل
مستعد بیٹھے ہین وہ غیر کے گھر جا نیکو

یہ اشارہ ہے کسی اور کے ورنہ ہرگز
غیر کو کاتبِ اعمال نہ لکھتا ہے نیکو

چھیڑنا قصۂ غم اونسے نہ ہرگز اے دل
مستعد بیٹھے ہین اسدم وہ چل جا نیکو

اب کہاں جائیگا کوچہ سے ترے شوکتِ زار
نقشِ پا بنکے رہیگا یہین مٹ جا نیکو

## ردیف ھ

جستجو ہے ہوا زلفِ گرہگیر کے ساتھ
پاؤں بند ہوئے آ جنوں نے مرے زنجیر کے ساتھ

جب گیا میرے دلِ زار گیا میرا کہنا ن
ہائے کس پاس سے حسرت نے کہا تیر کے ساتھ

آگئے تقدیر سے قسمت ہے لکھا اپنا
لے تو آئے ہیں اونہیں راہ پہ تدبیر کے ساتھ

ہوش نیچے ہوں نزاکت سے اگر ہو منہ کہیں
لب بلب خوابِ لقور میں بھی لقور کے ساتھ

ہم بتا دیں تجھے ہوتا ہے جو الفت کا اثر
ربط ہو جائے اگر آہ کو تاثیر کے ساتھ

دشمنی پڑ گئی کیا جانے کیا نکی باہم
درد کو ضبط کے ساتھ آہ کو تاثیر کے ساتھ

ہائے ہمدرد نہیں کوئی بھی اپنا شبِ غم
اونکو لے آئے منا کر کسی تدبیر کے ساتھ

بزم سے ہمکو سبک کر کے اوٹھایا اونسے
غیر محفل میں بٹھائے گئے توقیر کے ساتھ

ربط سا ربط ہے خنجر کو گلے سے میرے
عشق سا عشق ہے دلکو ترے تیر کے ساتھ

نامۂ شوق کا اتنا نہ پھرا لیکے جواب
لیجئے قاصد بھی گیا ہاتھ سے تحریر کے ساتھ

بات کرتے ہیں بیاں آتش نکل آتے ہیں
پھول جھڑتے ہیں اگر آپکی تقریر کے ساتھ

ہو گئی اور بھی سو نیمیں سہاگا گویا
اونکی نالی کی صدا ملکے مزامیر کے ساتھ

ہائے شوکت تجھے سمجھائے کہاں تک کوئی
چھوڑ للہ محبت کسی تدبیر کے ساتھ

کھلتی ہے کوئی شوخئ تقدیر کی گرہ
اور یہ گرہ بھی وصل کی تدبیر کی گرہ

سر چڑھکے ہو گئی شانہ تو دیکھئے
کہدی ہے اوسکی زلفِ گرہگیر کی گرہ

رنج و غم فراق کا ہمسے گلا ہے
ہے اب یہ اپنی شوخئ تقدیر کی گرہ

تڑپیگا مرغِ دل ترے شمشیر سے
کھولیگا دام جوہرِ شمشیر کی گرہ

[illegible] دل میں [illegible] زیر و زبر آیا — [illegible] کی گرہ

رنج و الم کو میرے بدلے نشاط سے — یارب تو کھول دے مری تقدیر کی گرہ

محتاج کو ہے نعمتِ دنیا کی آرزو — منعم کے دل میں خواہشِ اکسیر کی گرہ

یا اپنی جان دیتے ہیں یا کھولتے ہیں آج — بندِ قبائے دلبرِ بے پیر کی گرہ

یارب الم سے تنگ ہے شوکت کی جان پر
کھل جائے اب تو شومیِ تقدیر کی گرہ

## ردیف ی

جچتی ہے تجکو سرورا سب سروروں کی سروری
زیبا ہے پھولنے سر پہ تیری سب غرض بالاتری

ہے عاشق تیرا شان کا واصف تیرا قرآن ہے
وہ حسن ہے یہہ شان ہے تھا عجائب دلبری

جب کہیں شاہ عشیا میدان محشر میں معین
باشد کہ از بہر خدا سوئے غریبان بنگری

آفاق میں جن و بشر دیو و پری حور و ملک
دیکھے سنے یہہ سب کے سب لیکن تو چیزے دیگری

لو میں گلاب و مشک سے در عدن سے آب میں
صورت میں بہتر قمر ماہ سے ور زبرگ گل نازک تری

عیسی کہوں یونس کہوں موسے کہوں یوسف کہوں
جو کچھ کہوں تجکو میں کہوں شاہا ازان بالاتری

جو کچھ کہ شاہ عشیا مجھ سے بیان تیری صفت
افضل ہے اوس سے جو کہوں ور حرچہ گویم بہتری

انجم نثار شاہ ہیں گردوں فدا ہے نام پر
قربان ہیں شمس و قمر مریخ زہرہ مشتری

عرش بریں سے دہ دو چند ہو کر مدینہ کی زمین
کہتی ہے شوکت فخر سے من دیگرم تو دیگری

گلا چھری کیلئے ہے جگر سنان کیلئے
یہہ سر بنا ہے ترے سنگ آستان کیلئے

ہجوم غم دل نالان کو ساتھ لیتا جا
جرس بھی چاہئے ہمراہ کاروان کیلئے

عدو کی بات بنے کیوں نہ اوس کی محفل میں
اثر بیان کیلئے ہے بیان زبان کیلئے

ہمیں یہہ دور سے تلوار کیا دکھاتے ہو
جو حوصلہ ہے تو پاس آؤ امتحان کیلئے

کلام تلخ سنا جب سنا ترے منہ سے
مگر رقیب نے بوسے تری زبان کیلئے

مرا جگر ہے کلیجہ ہے سر ہے سینہ ہے
چھری کے تیر کے تلوار کے سنان کیلئے

مگر اثر کس ہے تاثیر کو دعا سے مری
اثر ہے کسکے لئے غیر کی زبان کیلئے

گزاری ہجر کی رات اور شب وصال عدو
گجر بجے نہ موذن اوٹھے اذان کیلئے

[illegible]

ہمارے قتل کو ظلم و جفا مرے دلکو
الٰہی جور و ستمہائے آسمان کیلئے

دکھا رہے ہیں مژگاں سیاہ دلنشیں کوئی
تمہاری ابروئے خمدار بھی کمان کیلئے

عجیب بات ہے کیوں چاند پرستارے ہیں
یہی مثال ہے روئے عرق فشاں کیلئے

ضرور بر سرِ رحم اب وہ آئیگا شوکت
ستم بپا ہی ہیں اونے آسمان کیلئے

ٹھہرا کے دلکو چشم فتنہ زا کچھہ اور کہتی ہے
وہ گیسو اور کچھہ زلفِ رسا کچھہ اور کہتی ہے

حیا سے بات بھی کرتی جنہیں کل تک نہ آتی تھی
خدا کی شان آج اونکی ادا کچھہ اور کہتی ہے

ہمارے قتل کا الزام دیکھیں کسکے سر ٹھہرے
ادا کچھہ اور کہتی ہے قضا کچھہ اور کہتی ہے

لڑکپن میں بھی تھیں چشم بد دور آپ عالم تھا
جوانی جیسے نام خدا کچھہ اور کہتی ہے

دعائیں مانگتے پڑتے ہیں سب احباب جینے کی
سرہانے بیٹھ کر ہنسکر قضا کچھہ اور کہتی ہے

ہم اپنا خون سمجھے تیغ ستمگر تیری گردن پر
مگر ان گورے ہاتھوں کی حنا کچھہ اور کہتی ہے

ادھر شوخی سکھاتی ہے شرارت اونکی نظروں کو
اودھر نیچی نگاہوں سے حیا کچھہ اور کہتی ہے

جوانی میں خدا جانے یہہ کیا کیا رنگ لائیگی
لڑکپن ہی میں جب تیری ادا کچھہ اور کہتی ہے

مرے اعمالِ بد کی جو سزا ہو وہ بجا زیبا
تری رحمت مگر بار خدا کچھہ اور کہتی ہے

یقیں ہے پارسائی کا تری شوکت ہمیں دل سے
مگر بگڑی ہوئی اونکی ادا کچھہ اور کہتی ہے

ستانا مرا تمکو زیبا نہیں ہے
ذرا سوچو دل میں اچھا نہیں ہے

شکایت بجا میری بیجا ہے بالکل
بجا ہے ترا ظلم بیجا نہیں ہے

ترے خنجر ناز سے قتل ہو کر
حقیقت میں جینا ہے مرنا نہیں ہے

[illegible] ہیں تجھ سے ہے مطلب
کسی سے ہمیں کچھ تمنا نہیں ہے

شکایت نہ تجھ سے نہ چرخِ بریں سے
ہمیں اپنی قسمت سے لینا نہیں ہے

بجز تیری زلفوں کے دل کا ہمارے
کوئی گھر نہیں ہے ٹھکانا نہیں ہے

رقیبوں کو لا ہو کیوں قتلگہہ میں
یہہ ہے رقصِ بسمل تماشا نہیں ہے

کہا پھنس کے دل زلف میں ہے تو بولے
مجھے کیا خبر اسکی ہے یا نہیں ہے

مجھے ہمنے سمجھا دیا دیکھہ شوکت
نتیجہ محبت کا اچھا نہیں ہے

کہا جب تمہیں دھیان میرا نہیں ہے
تو جھنجھلا کے بولے کہ اچھا نہیں ہے

مجھے شکوۂ ظلم بیجا ہے بیشک
تمہیں بھی تو یہہ ظلم زیبا نہیں ہے

عیادت کو عاشق کی چل اے مسیحا
وہ بیمار کچھ کل سے اچھا نہیں ہے

ترا جلوہ موجود ہے ہر جگہہ پر
کسی نے مگر تجھکو دیکھا نہیں ہے

مگر تم ہو لیوں کیوں قسم کھا رہے ہو
یہہ مٹھی میں دل میرا اچھا نہیں ہے

شبِ ہجر آنا سکھا دینگے تجھکو
ترا ہر دم ہمیں رونا نہیں ہے

ہمیشہ روز کہتے ہو امروز و فردا
ابھی کیوں نہ کہہ دو کہ ملنا نہیں ہے

غرض کیا ادا کے لئے دل ملے کہتے شوکت
وہ معشوق ہے تیرا شیدا نہیں ہے

مرضِ عشق میں موت آئے شفا سے پہلے
زہر دیدیں مجھے احباب دوا سے پہلے

دیکھے دم بھر ابھی دو دن میں ملک الموت کو آج
تم جو آجاؤ مری جان قضا سے پہلے

بس نکلے یارب وہ پریشان نہ ہوں سہم نہ جائیں
منہ سے نکلی یہہ دعا آہِ رسا سے پہلے

ہم سے عریان میں ادھر ناحق اوڑاتا ہمیں
وہی نادان جو دیتا تھا دلا سے پہلے

وصل ہی میں ہمین اچہا ہے اجل ہی اچہی — اسکو مانگون کبہی سے اپنے خدا سے پہلے

نامۂ شوق یہہ قاصد کو دیا ہے کہکر — کہ پہونچیگا کسی محفل مین ہوا سے پہلے

یہہ ہے وصل مین ہے ناخنِ تدبیر لحاظ — واہون کب عقدۂ دل بندِ قبا سے پہلے

دے نہیں ہونٹ مرے بوسۂ لب لینے دو — کیون سزا دیتے ہو تم مجکو خطا سے پہلے

دلِ وحشت زدہ لیتے ہین پریرو جنکا — اُنکو دیوانہ بناتے ہین دغا سے پہلے

دلِ مضطر کی تمنا ہے کہ اونکو شوکت
شوخیان وصل کی تب آئین حیا سے پہلے

جب کہا مینے کبہی تو داغ دکہا دیکہئے — جلکے فرمانے لگے تیرا کلیجا دیکہئے

کیا کہین اللہ آنکہین دے تو یہہ کیا دیکہئے — تیری صورت دیکہئے تیرا ہی نقشا دیکہئے

غیر سے بولے اشارہ کرکے وہ میری طرف — آپکا سر دیکہئے اور میرا سودا دیکہئے

جب کہا اونکے خانہ پہ مرے آنا ضرور — ہو جلکر کچہہ دلمین فرمایا کہ اچہا دیکہئے

روز جاجاکر وہان کیا کیا اوٹہائین ذلتین — حضرتِ دل آپنے کہنا نہ مانا دیکہئے

لاش پر میری یہ وہ بولے ہمتو دیکہلے مر رہے — کیون خراب اپنا ثواب یہہ دم چورانا دیکہئے

بار بار اکر اک دن خلوت مین یہہ مینے کہا — کب تک آخر ہجر مین صدمے یہہ صدما دیکہئے

آپکو کسنے سکہائے ہین یہہ انداز ستم — داغ کتنے پڑ گئے میرا کلیجا دیکہئے

آپکا کہنا سرِ محفل مجہے اچہا تیرا — قطعہ اور اوس پر بہی مرا خاموش رہنا دیکہئے

انتہا ہی کچہہ جفا کی کوئی حد ہی جور کی — کہہ رہا ہے آپکو کیا کیا زمانا دیکہئے

پہلے تو یہہ سنکے کچہہ چپ رہے پر یہہ کہا — ہان بجا ہین ہم تو کوئی تم سے اچہا دیکہئے

جام غیرونکو دیے ہم بیٹہے منہ تکتے رہے — جہوٹے منہ بہی آپنے ہمکو نہ پوچہا دیکہئے

شکوۂ آزردگی سنکر رقیبونے کہا — پہر یہہ بولا پہر مرا کہنا نہ مانا دیکہئے

[illegible] چپکے لیں کیا ہے زمانا دیکھئے

تاہی شوکت او سکا وہ کہنا سوال وصل پر
اپنی صورت دیکھئے اور یہہ تمنا دیکھئے

[illegible] گئی آنکھہ کی لالی نہ گئی
زخم چہپانیکی کوئی شکل نکالی نہ گئی

ہاے کیا [illegible] گذری ہوئی حالت شبکی
صبح کو آنکھہ میں آنکھہ اونسے جوڑالی نہ گئی

دل سے [illegible] خنجر ہی کو نکال اے قاتل
بجتے حسرت تو مرے دلکی نکالی نہ گئی

آیا وہ سنبہالے نہ سنبہلا دل کا
اونسے تلوار جو مقتل میں سنبہالی نہ گئی

دونوں کو شوق و نزاکت نے کیا ہے مجبور
یاں طبیعت تو واں تیغ سنبہالی نہ گئی

سب گئے تاب و تواں ہوش و خرد صبر و قرار
پر تصور سے وہ تصویر خیالی نہ گئی

مر گئے مرنے پہ بہی ضبط ہبت کی اونسی
اس سے مجبور رہا چہرہ کی بحالی نہ گئی

جان دی ہجر میں کیوں تمنے تڑپکر شوکت
کیا قضا ہی شب فرقت بہی جو ٹالی نہ گئی

دیکہکر ہمکو عدو وہ مسکرا کر رہگئے
میرے دلپر رشک کی بجلی گرا کر رہگئے

کیا کہا ہے یہہ آپ ہمکو کیا سنا کر رہگئے
پہر آ لیئے آپ کسکو آزما کر رہگئے

کچہہ حیا ہی آنکھہ میں بہی کچہہ جوانی کا بہی جوش
وہ سوال وصل پر گردن جہکا کر رہگئے

[illegible] جب وہ چہڑا کر ہاتہہ اپنا صبح وصل
دونوں ہاتہوں سے دل اپنا ہم دبا کر رہگئے

حشر میں شکوہ نکا میرے جب بن آیا جواب
وہ خدا کے سامنے گردن جہکا کر رہگئے

آفریں اے جذب دل آدہے اوٹہتے اوٹہتے ہم سے
ہاتہہ جاتے جاتے ہاتہہ سے دامن چہڑا کر رہگئے

نشہ سے تہا حیا بہی تہی مروت بہی اونہیں
کچہہ نہ بولے وصل میں وہ کسمسا کر رہگئے

[illegible] جہک کر شرم سے پہر آج وہ
آتے آتے سامنے پردہ اوٹہا کر رہگئے

[illegible]

بدلے کیفیت کیا جو لب پہ بھی کچھ التجا — وصل مین وہ ستم سے آنکھین چھپا کے پھر گئے

عاشقی اور پھر یہ حسرت عمر بھر رو کے دنیا مین رہا
وہ کئی بار آج شوکت کو منا کر رہ گئے

وہ ... پھر کے ہمسے بھی نگاہِ آشنا بدلی — مقدر نے ہوا باندھی تھی منہ پھیر کر ہوا بدلی
شرر سے سوزِ دلکا سینہ جلی جسکو کہتے ہین — غبارِ آہِ دلکا نام سینے رکھ لیا بدلی
نئے عاشق بنائے تمنے ہو نئے طرزِ الفت کی — کسیکی ابتدا بدلی کسیکی انتہا بدلی
مری کشتِ عمل یک لخت شادابی پہ آجائے — تری رحمت کی برسے آج ایسی یا خدا بدلی
تلون وصل کی بابت بھی دلِ مضطر نے کب چھوڑا — کبھی یہ مدعا بدلا کبھی وہ التجا بدلی
الٰہی خیر کرنا رنگ پہلا سا نہین اب کے — بدلنے کو تو یون اُنکی طبیعت بارہا بدلی
پھری ہمسے نگاہِ لطف بدلا رنگ الفت کا — مگر شرطِ وفا تونے عدو سے بیوفا بدلی
یہان دن رات ساون ہر گھڑی بھادون کا عالم ہے — ہماری چشمِ تر کے سامنے برسیگی کیا بدلی

وہ کیا برہم ہوئے تقدیر برہم ہو گئی شوکت
مقدر پھر گیا میرا کسیکی آنکھ کیا بدلی

عاشقون کا دل دکھانا چھوڑ دے — چھوڑ دے ظالم ستانا چھوڑ دے
آ مری جان بکڑا اپنا شوقِ وصل — ورد بنکر دل مین آنا چھوڑ دے
دشمنون کے کہنے سننے پر نہ جا — دوستون کو آزمانا چھوڑ دے
خوابِ راحت مین نہ ہو انکی خلل — نالۂ دل غل مچانا چھوڑ دے
پھونکدے تو آگ مین دلکو مگر — غیر سے ملکر جلانا چھوڑ دے
... برہم مزاجی کی ... کوئی — ہر گھڑی کا روٹھ جانا چھوڑ دے

[illegible] کہا — محفل کا آنا چھوڑ دے
[illegible] بیٹھے کیلو لوگ — پھیر کر منہ مسکرانا چھوڑ دے

ہو گیا کیا حال تیرا عشق میں
دیکھیہ شوکت دل لگانا چھوڑ دے

[illegible] ہے جیا دن شام فرقت آنے والی ہے — بلا بیہ جانے والی ہے وہ آفت آنے والی ہے
[illegible] کل اپنی طبیعت آنے والی ہے — یہ فتنہ اٹھنے والا ہے یہ آفت آنے والی ہے
[illegible] جسم سیاہ و بھتی جوانی انکی کہتی ہے — حیا کو اب کرو رخصت شرارت آنے والی ہے
یہ ادنے باتوں باتوں میں ضرور آنا ہے کہنا — کہیں اور آجکل انکی طبیعت آنے والی ہے
سہارا تیری رحمت کا ہے ورنہ کام محشر میں — اطاعت آنے والی ہے نہ طاعت آنے والی ہے
وہ ناصحین نے طلب ہو بچا تو لو یہ مثل سچ ہے — نہیں آتی ہے کہکر جو مصیبت آنے والی ہے
خدا را انکو صبر و ہوش و طاقت جمع کر رکھیں — ہماری ہوگی مہمان شام فرقت آنے والی ہے
ٹپکتی ہے جن آنکھوں سے شب وصل اسقدر شوخی — سحر ہونے سے پہلے ان میں غیرت آنے والی ہے
[illegible] کرے آتش رشک و حسد جلکو — کب اونکے دل میں غیروں سے کدورت آنے والی ہے
ہوئی شب وصل کی آخر ہیں آثار سحر پیدا — وہ اوٹھکر جانے والے ہیں قیامت آنے والی ہے
[illegible] محشر میں ہے عاصیو جسکی شفاعت کا — وہ آیا جوش پر اب شان رحمت آنے والی ہے
ہوا سے صبر و ہوش و تاب و طاقت عشق میں انکے — سبھی جا کر لو بیٹھے ہیں فراغت آنے والی ہے

رہو گے تا کجا تم بندۂ عشق بتان شوکت
خدا کو منہ دکھانا ہے قیامت آنے والی ہے

واہ تمنے انھیں چھاتی سے لگا رکھا ہے — جن آنکھوں نے مرے دلکو جلا رکھا ہے
[illegible] کر لی ہیں [illegible] سے الجھ پڑتی ہیں — تمنے زلفوں کو بہت سر پہ چڑھا رکھا ہے

[illegible] جرے کوچہ مین — [illegible] کیا مجھکو [illegible]

تم عدو کو تو خبر کو تم اپنے مجھے کیا معلوم — مینے کیا اوسکو کلیجے مین چھپا رکھا ہے

ہائے جیتے ہی جو رکھا تو بہلا کیون نکبر سے — دیکھتا تہا کہ بیمار ہرا ہوا کیا رکھا ہے

مرا دے تیغ اجل تیر قضا کہتے ہین — نام جسکا مری جان تمنے قضا رکھا ہے

حضرت دل بہی عجب چیز ہین ماشاء الله — خود تو خود مجھکو بہی آفت مین پہنسا رکھا ہے

چار ہی دن مین کدورت نہ رہی دشمن سے — اس صفائی نے تری مجھکو مٹا رکھا ہے

کہتے ہین آپ دل عشق مین کہو بیٹھے تھے — پھر یہ کیا ہے جسے پہلو مین چھپا رکھا ہے

دہی شوکت جو تری یاد ہین بہولا سب کچھ
ہائے تونے اوسے یون دل سے بہلا رکھا ہے

لگبگار زلف رسا ہو رہی ہے — مرے • لگے مسہ یہ بلا ہو رہی ہے

مری جان یہ کیا ادا ہو رہی ہے — کہ آئینہ سے بہی حیا ہو رہی ہے

بتادین تجھے کیا دعا ہو رہی ہے — ترے وصل کی التجا ہو رہی ہے

قیامت کریگی جوانی تمہاری — ابہی فتنہ سے ابتدا ہو رہی ہے

سزا پر سزا وصل مین پا رہا ہون — مگر پہر خطا پر خطا ہو رہی ہے

وہ محشر اوٹہاتے ہوئے آرہے ہین — قیامت مین آفت بپا ہو رہی ہے

جسے دیکھتا ہون وہ عاشق ہے تیرا — خدا کی خدائی فدا ہو رہی ہے

پریشانیون پر پریشانیان ہین — بلا دینہ نازل بلا ہو رہی ہے

مری چشم تر اونکی زلف سیہ سے — خجل آج کالی گہٹا ہو رہی ہے

[illegible] وصل مین بخت بد کی حمار ہے — مددگار بند قبا ہو رہی ہے

[illegible] تیرے دیکھے بولے — ترے دل کی قیمت ادا ہو رہی ہے

کی روز سے یہہ عذا ... ہو رہی ہے

... رحمت نے تیری ... کرامت جو تمسے قضا ہو رہی ہے

کیا جیسے نظارہ دی جان شوکت

قضا انکی اونکی ادا ہو رہی ہے

بن آنے پہ اونہیں طرزِ جفا بھی آئی | ناز و انداز بھی ساتھ آئے ادا بھی آئی

... پایاؤں سے دل کا اوسے کیونکر آیا | آجتک اسکو لگانی نہ حنا بھی آئی

... جبکہ کرم وہ آتے ہیں عیادت کو مری | آج دم دو گھڑی تھا جو بالین پہ قضا بھی آئی

کہتے پھرتے ہیں جو دشمن وہ سنا بھی تمنے | اور سنکر اوسے کچھ تمکو حیا بھی آئی

تمکو آہوں نے دلِ زار ڈرالنیا تھا | باندھنی تھی تمکو ... نہ کمبخت ہوا بھی آئی

تیری نظروں میں کوئی جرم عدو بھی ٹھیرا | اور گنتی میں کوئی اوسکی خطا بھی آئی

کس طرح حضرتِ دل ہم ہیں گویا سمجھیں | سامنے اونکے کبھی بات بنا بھی آئی

پر اثر ہجر میں پایا نہ کسیکو شوکت

آہ بھی آئی مرے لب پہ دعا بھی آئی

تیرے عشق میں ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے | جگر کو بیٹھ چکے جان و دل کو رو بیٹھے

... حضرتِ دل آج اوسکے کوچہ میں | متاعِ ہوش لٹا کر فقیر ہو بیٹھے

ہوا اس دعویٰ شکیب و قرار تاب و توان | تمہارے عشق میں ہم اب ہاتھ دھو بیٹھے

کسی سے ہم نہیں ملتے یہہ مجھسے کیا کہنا | اوسے سنائی محفل میں آکے جو بیٹھے

گنوا چکے ہی تھے ہم دل کسیکی الفت میں | رہی تھی جان سو اوسکو بھی آج کھو بیٹھے

کوئی بلائے تو کہے کس طرح سے راز نہاں | گیا جو آپ تو محفل میں آکے دو بیٹھے

... کسیکے ... پاک اوٹھے | سر کو میں سنوارے لبِ بام آج دو بیٹھے

[illegible]

یہہ آرزو ہے کہ شوکت کبھی کہے آکر
بلا رہے ہیں وہ محفل میں آپکو بیٹھے

محبت ہو گئی ہے زلف دوتا کی — الٰہی اور وہ بھی کس بلا کی
وہ آئے ہیں مرے گھر آپ سے آپ — خدا کی شان ہے قدرت خدا کی
اجی غمزہ ہے غمزہ کس غضب کا — ادا ہے اور ادا بھی کس بلا کی
سزا دو زلف چھوڑی ہے سزا دو — خطا کی واقعی میں نے خطا کی
نہ آئی پر نہ آئی ہجر میں موت — بہت کچھ آرزو کی التجا کی
اگر چاہوں ابھی سید نا بنا دوں — حقیقت کیا ہے چرخ کج ادا کی
نہ پوچھو کیا کیا تم نے مرے ساتھ — محبت کی مروت کی وفا کی
رعا کی اک نہ اک بیداد ہم پر — جو وہ شوخی سے باز آیا حیا کی

تپ غم سے شفا پائی نہ شوکت
دعا کی مدتوں برسوں دوا کی

ناز تیرے کہیں آمہ تاباں ہونگے — ہمنے مانا کہ حسین یوسف کنعاں ہونگے
دل لباں سینہ میں ہاں یار کے پیکاں ہونگے — یا غم و درد و الم حسرت و ارماں ہونگے
لکھیے احوال زبوں خط میں یہہ کہتا ہوں — ہائے گھبرائینگے وہ ہائے پریشاں ہونگے
دل سے غم بھی کبھی جائیگا خوشی بھی ہوگی — کیوں فلک ہم بھی کبھی خرم و شاداں ہونگے
ڈھنگ اچھے نہیں یہہ حضرت دل یاد رہے — روز جا جا کے وہاں آپ پشیماں ہونگے
قتل کر شوق سے ڈرتا ہے عبث اے قاتل — دعوے خوں کی عوض بندۂ احساں ہونگے
[illegible] کہیں تا تیرے آ ہوں گر — پھر وہی یار وہی عیش کے ساماں ہونگے

قتل کیجے مجھے راضی ہوں مگر بعد مرے
آپ گھبرائینگے پچھتائینگے حیران ہونگے

میزباں ہم بھی بنینگے ملک الموت کے آج
بزم دشمن میں اگر جا کے وہ مہمان ہونگے

بزم سے یار کی اٹھوائے گئے کل شوکت
اب نہ جائینگے وہاں وہ اگر انسان ہونگے

وہ دغاباز ہے عیار ہے ہرجائی ہے
آئی بھی اپنی طبیعت تو کہاں آئی ہے

اپنا پیمانہ ہر اک دور مے رسوائی ہے
ہمنے تو دہر میں کمبخت بری پائی ہے

بات او وعدہ فراموش کئی آنکھوں میں
تیری آنکھوں کی قسم نیند نہیں آئی ہے

رہگذر میں تری ہنگام تلاش دل زار
خاک آلودہ سی اک چیز پڑی پائی ہے

سر مرا غیر کے آگے نہ جھکا ہے نہ جھکے
آنکھ بہ شرما گئی دشمن سے نہ شرمائی ہے

پھر ہوا اے دل وحشی تجھے الفت کا خیال
شامتیں آئیں ہیں دیوانے سودائی ہے

مدتوں میں کسی روٹھے کو منایا ہمنے
مدت العمر میں امید یہ بر آئی ہے

عہد و پیمان جو رقیبوں سے ہوئے ہیں اونکے
ہمنے بھی آج سے ملنے کی قسم کھائی ہے

دل دیا بھی تو دیا ہمنے کسے وائے نصیب
جان پہچان جسے ہے نہ شناسائی ہے

آپ آئیں مرے گھر آپ ہی نا ممکن ہے
ہاں مرے دل کی کشش کھینچ کے لے آئی ہے

کوئی قاتل کو چلا ہے دل مضطر دیکھو
یا تو دیوانہ ہے یا اسکی قضا آئی ہے

کہتے ہیں غیر لئے چھوڑ دیں کیوں عزیزوں کو
اونسے بھی رسم ہے جنسے بھی شناسائی ہے

جذبۂ دل لئے پھرتا ہے ہر اک کا اوسکو
لوگ کہتے ہیں وہ آوارہ ہے ہرجائی ہے

آپکے عشق نے دیوانہ بنا رکھا ہے
شوکت زار نہ وحشی ہے نہ سودائی ہے

برچھیاں دل پہ لگاتی ہیں ادائیں اونکی
پھر بھی جی سے مجھے بھاتی ہیں ادائیں اونکی

دل کو بیچین کیا شرم و حیا نے میرا [illegible] ادائیں اونکی
کیا کہوں میں کہ بیان ہو نہیں سکتا مجہسے دل کو جسطرح لبہاتی ہیں ادائیں اونکی
ہے طرفدار جو شوخی تو حیا کو کیا کیا باتوں باتوں میں اوڑاتی ہیں ادائیں اونکی
کبہی کرتا ہے میرا دل شرم و حیا کے شکوے کبہی کتنا ہے ستاتی ہیں ادائیں اونکی
شوخیاں مانگتی ہیں اونسے مجہ رہنے کو جگہہ اونکی چتون کو بتاتی ہیں ادائیں اونکی
تیغ پر تیغ لگاتی ہیں نگاہیں دلپر تیر پر تیر لگاتی ہیں ادائیں اونکی
تنگ آکر جو کبہی شرم کے ہاتہوں کوئی روٹہتا ہے تو مناتی ہیں ادائیں اونکی
قہر آلود نگاہیں ہیں خدا خیر کرے برچہیاں اب نظر آتی ہیں ادائیں اونکی

صبر و ہوش و خرد و تاب و توان اے شوکت
سبکو چہینے لئے جاتی ہیں ادائیں اونکی

لاکہہ منت پہ بہی جو گہر سے نہ باہر نکلے اوس سے ارمان کہو وصل کا کیونکر نکلے
ہائی وہ وصل کی خواہش وہ تمنا میری اور کہنا وہ ترا آپکے بہی پر نکلے
دیکہکر لیتے ہیں وہ حضرت یوسف کی شبیہ جسکو کچہہ ناز ہو صورت پہ وہ باہر نکلے
آج کیوں چپ ہو یہہ پوچہا تو کہا جہنجلا کر تو بہی جلنے جو ترا دم بہی کسیپر نکلے
درد میں درد وہی ہے جو ہمیشہ اوٹہے حسرتوں میں وہی حسرت ہے جو کمتر نکلے
تم کبہی زلف پریشان کو سنوارو تو سہی میرا ذمہ جو کوئی پیچ سے باہر نکلے
نقش پا غیر کے دیتے ہیں نشان در یار راہزن جنکو سمجہتے تہے وہ رہبر نکلے
کیسے گہبرائے وہ جب میں نے کہا حشر کے دن لو مرے نامۂ اعمال کے دفتر نکلے
آج بہی حضرت دل کل کی طرح سنتا ہوں پہر کہیں پہونچے تہے پہر آج کدہر نکلے
لے ترے تیروں نے اوڑا کر دل کو خون پی پیکے تری تیغ کے جوہر نکلے

دل گھبرا گئے نہ پہلو میں ترے تیرون نے ٹوٹے پھوٹے سے مگر ان کی پتھر نکلے
کوچۂ غیر میں تہارات کو میں سرگردان تمہیں سوتے رہے گہر سے بہی نہ باہر نکلے
وہ ہین یا میں ہون کوئی غیر نہین محفل مین دختر رز سے کہو شوق سے باہر نکلے
حشر میں دیکھیہ نہ ہو شرم سے پانی پانی خون عشاق سے دامن نہ تر اتر نکلے

آج بیٹھے ہین لب بام وہ تکتے میں بہرے
کہدو شوکت سے نہ اوس راہ سے بچکر نکلے

شرمندہ ہے خورشید رخ رشک چمن سے افسردہ ہے مہتاب مرے داغ کہن سے
چھوٹا ہے نہ چھوٹیگا کوئی زلف سے تیری نکلا ہے نہ نکلیگا کوئی چاہ ذقن سے
سب بکیگا تو کیا مجہے اے ناصح نادان آتی ہے ابہی دودھ کی بو تیرے دہن سے
یہ کیا کہ مری یاد بہی باقی نہ رہیگی مجکو تو یہ امید نہ تہی اهل وطن سے
آتے ہیں مرے اشک لئے لخت جگر کو لاتے ہیں مگر زاد سفر ساتہ وطن سے
بیچین ہے دل بہی مرا بیتاب جگر بہی دونون کو محبت ہے کسی سیم بدن سے
اوس آنکہہ نے دیکھو جسے دیکھا اوسے مارا بچتا ہے کوئی طائر دل صید فگن سے
وہ چیز ہے کچہہ اور ہے یہہ بات ہی کچہہ اور نسبت کوئی غنچہ کو نہین اوسکے دہن سے
محشر کا مزہ نہیں پیدا ہے تری زلفوں میں بہنسا ہے دل صورت منصور نہ بدنام دار ورسن سے

کیا جانئے کمبخت کہان ہے وہ کدہر ہے
مدت ہوئی نکلے ہوئے شوکت کو وطن سے

خوبرویوں سے محبت ہوگئی حضرت دل کی عنایت ہوگئی
انکو دل دیکر سہے جور و ستم خیر آگئے کو لغنیمت ہوگئی
اون سے اب باقی ہے اتنی رسم و راہ ملگئے صاحب سلامت ہوگئی

[illegible]

پھر طبیعت رنگ لائی آجکل — پھر کسی سے ہمکو الفت ہوگئی
تیغ سے تیری ہترے صبر کی قسم — سر جدا ہونے کی راحت ہوگئی
اب کہین پہرتی ہے اوس عیار سے — ہوگئی جسکی طبیعت ہوگئی
بیٹہکر فتنے اوٹہائے آپ نے — جب اوٹھے برپا قیامت ہوگئی
ناحق اوس سے ظلم کا شکوا کیا — دوست کو جسسے عداوت ہوگئی
دل مین آتا ہے یہہ رہ رہکر خیال — ہائے اونسے کیون محبت ہوگئی

کعبہ جانے جاتے شوکت رہگیا
کیا کسی بت سے محبت ہوگئی

ہمیشہ دم پہ بنجاتی تہی جبکے روٹہہ جانے سے — خدا کی شان وہ کہتے ہین منجاؤ منانے سے
طبیعت ہچکچاتی ہے کسیکے پاس جانے سے — تمہارے عشق نے کہو یا ہمین سارے زمانے سے
اثر الفت کا دیکہو دونون جانب بیقراری ہے — لگی ہے آگ سی دونون طرف جو لگانے سے
اگر تاثیر کرجائے تو اک نالہ بہی کافی ہے — وگرنہ فائدہ کیا عمر گذری کے غل مچانے سے
گلے مین ہاتہہ ہین گردن پہ منہ ہے اشک جاری ہین — یہہ حالت ہے کسیکی آج اپنے روٹہہ جانے سے
پہنسے ہین سیکڑون دل عاشقونکے پیچ مین اونکی — نہین ایمان زلفونکا تری پہر بہی ٹہکانے سے
گلہ کر کے پشیمان ہون کہ اب اونکی یہہ صورت ہے — ذرا سا منہ نکل آیا ندامت کے اوٹہانے سے
غضب آیا قیامت آئی موت آئی بلا آئی — یہہ ساری آفتین آئی ہین اک تیرے نہ آنے سے
ہمارا ہی دلِ وحشی کسی سے اب نہین ملتا — اگر نا آشنائی ہے ہمین سارے زمانے سے
منا لیکر وہ آئے گہر ہمارے روٹہے بیٹہے ہین — بناوٹ اونکی دیکہو اب نہین منتے منانے سے
الٰہی کچہ ہے تیر اسکی کچہہ نہین چلتی — نہ ہم تہمتے ہین جانے سے نہ وہ رکتے ہین آنے سے

پہلے دیکھ میرا لحد پہ دل کھینچ لایا ہے
مگر اب شرم آتی ہے قدم آگے اوٹھانے سے

کہا مانو مرا شوکت بس اب للہ باز آؤ
خدا کیواسطے توبہ کرو تم دل لگانے سے

حالت بتاؤں کیا دلِ پر اضطراب کی
واعظ سے پوچھیے کوئی صورت عذاب کی

ہو منتظر خدا سے نہ وہ شوخ حشر میں
عادت ہی ہے اوسکو سوال و جواب کی

دل لوٹ لے کے خود تو اودھر کام سے گیا
اور محنت میں اودھر مری مٹی خراب کی

جب جوان تبے ہجر کی گھڑیاں گنا کیے
پیری میں فکر پڑ گئی روزِ حساب کی

وہ قبر پر بھی آئے تو بیچین کر دیا
مٹی خراب ہو دلِ پر اضطراب کی

میری ہی آنکھ سے ہے ٹپکتا خمار سے
میرے ہی منہ سے آتی ہے بو بھی شراب کی

ہم ہم رہیں نہ رہے پا بوسِ یار
آتا ہے رشک دیکھکے صنعت رکاب کی

کل آپ کا مریض جہان سے گذر گیا
یہ تازہ قبر ہے اوسی خانہ خراب کی

شوکت کہوں تو کیا کہوں آفت میں جان ہے
وہ وجہ پوچھتے ہیں مرے اضطراب کی

آنا نہ تھا نہ آئے آخر نہ آنے والے
اپنا سا رہ گئے منہ لیکر لوانے والے

دیکھیے نہ حالِ بد پر آنسو بہانے والے
رکب لوگ ہیں جہان کے ہنسکر اوڑانے والے

آرام سے نہ بیٹھے راحت ملے نہ دم بھر
پائے نہ چین تو بھی او دل جلانے والے

پھرتے ہیں اوس گلی میں کہوں تلاش کرتے
دل اپنا کھونے والے کھوکر نہ پانے والے

قابو میں میرے آکر شرما کے وصل کی شب
بیٹھے ہیں سر جھکائے کیا سر اوٹھانے والے

دل میں مرے سما جا آنکھوں میں میری بس جا
او دل دکھانے والے آنکھیں دکھانے والے

خود آپ تا ہے پہچان ہم تبا دیں
آنکھیں چورا رہے ہیں دل کے چورانے والے

پھولوں سے جس ... زبان ... لین ... الله ... ہے

مزے بھی لیے ہیں شوکت گستاخیاں تمہاری
مَیں مٹ گئے کیوں نہ روٹھیں پھر روٹھ جانے والے

قیامت کوئی محفل میں بپا ہے — کسی کا دل وہاں مچلا ہوا ہے
ہمارا لب ادھر محو ثنا ہے — ادھر منہ گالیوں پر کھل رہا ہے
بچھی پر جان جاتی ہے ہماری — بچھی پر دل ہمارا مبتلا ہے
تمہارے کان میں کہتی ہیں زلفیں — کسی کا ہم نے دل الجھا لیا ہے
ترے جور و جفا کو اے ستمگر — زباں سے کیا کہوں دل جانتا ہے
لگاتا ہوں اگر میں زلف کو ہاتھ — بگڑ کر کہتے ہیں سودا ہوا ہے
سنو تو کان رکھ کر دل ہمارا — زبانِ حال سے کچھ کہہ رہا ہے
تمہاری زلف نے چھینا ہے دل کو — نگاہوں نے کلیجہ کھا لیا ہے
کسی کی تیغ پر پھر کوئی بسمل — دہانِ زخم سے منہ آ رہا ہے
کرے گا ہمسری کیا ماہ تجھ سے — ہزاروں بار کا دیکھا ہوا ہے
ڈراتے ہو ہمیں کیا قتل سے تم — ہمارا عین یہ تو مدعا ہے

شکایت کی نہ اس کی مرتے دم تک
جزاک الله شوکت مرحبا ہے

اپنے چننے لیا ہو گلعذار ہیں کتنے — آنکے — جان سے جی سے عزیزدار ہیں کتنے — آنکے
پائل طرہ طرار ہیں کتنے — آنکے — عاشق گیسوئے خمدار ہیں کتنے — آنکے
چھان ڈالا ہے جگر دیکھو آ دیکھیں پلکوں نے — تیر سینہ سے مرے پار ہیں کتنے — آنکے
کس کے پہلو چھپتا یا ہے انہوں نے جگر کو — اور ہم پر بھی گنہگار ہیں کتنے — آنکے

[illegible] جان سے [illegible] در پر
جمع ہر وقت خریدار ہیں کیلئے - اُنکے

آنکے ابرو نے کیا ہے ہمیں گھائل ایسا
نرگسِ چشم کے بیمار ہیں کنکے - آنکے

شیخ ہو یا صوفی صافی مشرب
سب ہوئے عشق میں سرشار ہیں کنکے - اُنکے

کسکے ملنے کی تمنا ہے ہمیں برسوں سے
ایک مدت سے طلبگار ہیں کنکے - آنکے

[illegible] پڑا ملتی ہے کسکو - ہمکو
نا خطا کردہ گنہگار ہیں کنکے - آنکے

لو بتا دیں ہمیں کیا یاد کروگے شوکت
طالبِ بوسہ رضار ہیں کنکے - آنکے

کیدرا دن تک جو کوئی میری خبر جاتا ہے
وہ پلٹتا ہیں جا کر وہیں مر جاتا ہے

تیرِ الفت پہ بہی ہے چپک سی دلمیں
اسکا مشکل ہی سے کمبخت اتر جاتا ہے

ایسے ناداں سے برآئے تمنا کیونکر
جو ذرا ہاتھ لگانے سے بہی ڈر جاتا ہے

کبھو تو بیٹھا دلِ وحشی ہر دو تابِ تواں
خود بہی کمبخت چلا جائے اگر جاتا ہے

وہ دمِ ہجر مجھے پہیرا دعا کہنا
تجلو کیا کام کوئی جائے اگر جاتا ہے

عاشقی کا یہی انجام ہمیشہ دیکہا
کوئی مضطر ہے کوئی جی سے گذر جاتا ہے

زلف کی لہر سے اللہ بچائے سبکو
یہہ وہ طوفان ہے جو سر سے گذر جاتا ہے

اسکے پیمانِ وفا سے ہو تسلی کیونکہ
جو قسم کہا کے بہی سو بار مکر جاتا ہے

وہی شوکت تو ہے جو راہگذر میں تیری
دلکو تہامے ہوئے بادیدۂ تر جاتا ہے

سر وہ سر ہے جو ترے قبضۂ شمشیر میں ہے
دل وہ دل ہے جو تری زلفِ گرہگیر میں ہے

منہ سے تو چپ ہوں مگر [illegible] ایک ادا دل
یہہ قیامت کی ادا آپکی تصویر میں ہے

میرے قبضے میں نہیں [illegible] دلِ مضطر میرا
عشق کی ملک میں ہے حسن کی جاگیر میں ہے

دل ہوا ہے تیری زلفون [illegible] ہین — یہہ تیری فکر مین [illegible]

رنج و اندوہ و پریشانی و صحرا گردی — اک زمانہ کی مصیبت مری تقدیر مین ہے

بیقراری و فریاد عبث ہے اے دل — آہ مین ہے نہ اثر نالۂ شبگیر مین ہے

اونکو سمجھاؤن کہ مین دلکو سنبھالون شوکت
وہ کسی فکر مین ہین یہہ کسی تدبیر مین ہے

اودہر ہم سے ادہر نالے جو دونون کارگر ہوتے — نہ مین یون بیخطر ہوتا نہ وہ یون بیخبر ہوتے

کہا مینے جو اونسے آجکی شب تو یہین رہئے — تو بولے کیون رہین ہم غیر کے گہر اپنا گہر ہوتے

ہمین انصاف سے کہدو بہلا تم یون ستم کرتے — جو آہین باثر ہوتین جو نالے کارگر ہوتے

شب وصل صنم اپنے لئے تو آخری شب ہے — سدہاریگا کوئی ہم جیتے جاگینگے سحر ہوتے

تمہارے پاس سے دشمن بہلا اوٹہتے تو کیون اوٹہتے — تمہاری بزم مین رہتا ہمین ہوتے اگر ہوتے

ہوا ہے تیر مژگان سے مقابل آہ دل نادان — تجہے کچہہ خوف بہی آتا ہے یون سینہ سپر ہوتے

عبث مضطر ہے تو اے دل عبث یہہ تیری زاری ہے — نظر آتا نہین نخل تمنا بارور ہوتے

ہمین پر مہربان ہوتے ہمین پر تم کرم کرتے — سبہی ارمان بر آتے جو نالے کارگر ہوتے

تم ان ظالمونپہ کہتے ہو ترے نالونسے ڈرتا ہون — خدا معلوم کیا کرتے اگر تم بیخطر ہوتے

گلے مین ڈالکر باہین عدو سے وہ یہہ کہتے ہین
بہلا اسوقت کیا کہتے بیان شوکت اگر ہوتے

پہر کہین حضرت شوکت کی طبیعت آئی — پہر خدا خیر کرے پہر وہی آفت آئی

حشر پر حشر اوٹہا بزم سے جب وہ اوٹہے — جب چلے چال قیامت پہ قیامت آئی

ہم نہ کہتے تہے کہ اے دل نہ مل اوس کافر سے — دیکہہ تو اب کوئی دن مین تری شامت آئی

تہے تو ہونٹون پہ مہر و وفا کے شکوے — ظلم کی میری زبان پر بہی شکایت آئی

[illegible] جی میرا چین گیا عیش گیا
یہی آیا الم آیا شبِ فرقت آئی

آنکھ بھر کے دیکھ لیا غیر کو اوس محفل مین
اب بھی کچھ حضرتِ دل آپکو غیرت آئی

آپکو ہووے ازل حسن ملا ناز ملا
ضعف آیا مرے حصہ مین قناعت آئی

دیکھکر آمدِ دشمن جو اوٹھا بزم سے مین
ہنسکے بولے کہ بُری آپکو غیرت آئی

جسکے فریاد مری کہتے ہین بنکر انجان
کسپہ آیا ترا دل کسپہ طبیعت آئی

[illegible] ہچکی گئی گویا کہ مریضِ غم مین
آج آموت جو تو بہرِ عیادت آئی

راتدن شغل ہے رونیکا تجھے کیون شوکت
خیر ہے کیا کہین پہ تیری طبیعت آئی

کہتے ہین اپنے کوچہ مین وہ دیکھکر مجھے
اب دیکھیون مین کیسے تو اوئی فتنہ گر مجھے

[illegible]کا ہوا ہے اونکو مزارِ رقیب کا
روتے وہ میری قبر پہ کیون بیٹھکر مجھے

[illegible] کسپہ ظلم ہے ہان مگر ترے
تو نے کسیکو داغ دئے ہان مگر مجھے

میری طرف کو دیکھو ذرا مین بھی تو سنون
کیا منہ ہی منہ مین کہتے ہو منہ پھیر کر مجھے

ناصح نے میرا اونکو پریشان کر دیا
اور خاک مین ملا گئی اونکی نظر مجھے

خط غیر کے ہی نام سے دینا پیامبر
لکھین تو وہ جواب کسی طور پر مجھے

مین بے زبان نہین ہون اگر بد زبان ہین آپ
سنئیگا صاف صاف کہا کچھ اگر مجھے

کیا کیا تمہاری تیغ سے سر بازیان کرون
الزام کو دردِ سر جو اوٹھانے دے سر مجھے

مینے کہا جو اونسے کہ مین کسپہ ہون فدا
کس ناز سے بگڑ کے کہا کیا خبر مجھے

کیون خیر ہے جو اسکے ستم کیون بجا نہین
اچھی بری سنا تو سہی نامہ بر مجھے

کیا جانئے جنون مین کدھر کو نکل گیا
شوکت کی مدتون سے نہین کچھ خبر مجھے

پہرنگے رندو نے ستم کہائے جائینگے
تڑپا جائیں آپ جو تڑپائے جائینگے

کہتے ہیں دیکھ دیکھکے بوسونکے لب پہ تل
ہے ہے نشان یہ مجھکو ہی پائے جائینگے

وہ بھی تو بال کی لیکی تقابل کی چوٹ ہے
گیسو یونہی جو زلف سنبل لائے جائینگے

دل دیجیے دیکھ بہال کر ایسے حسین کو
جبین نشانِ مہر و وفا پائے جائینگے

ہے اونکو میرے پہولونکے اوٹہنے کی کیون خوشی
کیا اونکے ہار غیر کو پہنائے جائینگے

آرائشین یہ کسکے لئے ہو رہی ہین آج
ارمان کسکے غیر سے بر لائے جائینگے

ہے جبین اونکے جوشِ جوانی سے پوچھیے
کب تک شبِ وصال وہ شرمائے جائینگے

مجکو سنا سنا کے وہ کہتے ہین غیر سے
کچھ لوگ آج بزم سے اوٹہوائے جائینگے

چھوڑینگے ہم نہ وصل کا اصرار رات بہر
انکار گرچہ آپ تو فرمائے جائینگے

ابرو سے چاک چاک کرینگے جگر مرا
مژگان سے میرے دلکو وہ برمائے جائینگے

واپس جو مانگتا ہون مین اپنے دل و جگر
شوخی سے وہ یہ کہتے ہین بنوائے جائینگے

شوکت لب اونکا عہدِ وفا ہو چکا وفا
جہوٹی یونہی وہ روز قسم کہائے جائینگے

بچے اب دیکھین کون اوسکی نظر سے
یہ دل سینہ مین کہتا ہے جگر سے

شبِ غم ہمنے اپنی جان اکہائی
بجہائی تشنگی خونِ جگر سے

کہراوسکے حضرتِ دل آپ ہی جائین
یہان بڑہتی ہین ہے کوئی گہر سے

جگر ہے جان سینہ ہے دل ہے
بچیگا کوئی تو اونکی نظر سے

عدو کی جان کو روئے کہان تک
کوئی کب تک تری صورت کو ترسے

چہلنت ہاکر یا عالمِ پاک ب
بلائین اوسکی صورت کیا قمر سے

ہوئے بیٹھے کو بیٹھین رندا و سرم
الہی ابرِ رحمت خوب برسے

[illegible] منور کو ہمیشہ خدا محفوظ رکھے بد نظر سے

جدا ہوتا نہیں یہہ بات کیا ہے
تمہارا تیر شوکت کے جگر سے

[illegible]کی بن پڑی ہے چمن ہے ہزار ہے — بارش ہے مے ہے ساقیِ گلگون عذار ہے
[illegible] ہیں بیٹھے گنہ اس امید پر — سنتا ہوں وہ کریم ہے آمرزگار ہے
[illegible] یہہ بہار یہہ ساقی یہہ جامِ مے — مستو پئیہ آج رحمتِ پروردگار ہے
یہاں اہلِ شرع مانعِ شربِ شراب ہیں — گویا کہ کفر و دین کا اسی پہ مدار ہے
یکساں ہیں کیشِ عشق میں شیخ اور برہمن — یہہ سبحہ دار ہے تو وہ زنار دار ہے
[illegible] اور اونسے شکوۂ غفلت کہ دن غلط — اونکی جفا وفا ہے ستم اونکا پیار ہے

شوکت پہ کیوں لگاتے ہو تہمت شراب کی
زاہد ہے پارسا ہے وہ پرہیزگار ہے

وہ چشمِ میگوں نگاہ میں ہے شراب ہم لیکے کیا کرینگے
جلا تہنا دل ہے پاس اپنے کباب ہم لیکے کیا کرینگے

کہا ہے خط میں جو اوسنے قاصد وہ تیری صورت سے عیاں ہے
سمجہ لئے تیرے تیوروں سے جواب ہم لیکے کیا کرینگے

وصال و فرقت سے رندان کی نہ کچہہ ضرورت ہے اور نہ فرصت
ثواب ہم لیکے کیا کرینگے عذاب ہم لیکے کیا کرینگے

جو دل نہ چاہے نہ لینا ساغر مگر یہہ خواہش ہے تمسے میری
اوسیطرح پہر بگڑ کے کہدو شراب ہم لیکے کیا کرینگے

[illegible] آب تیغ میں ہم پئینگے خنجر کا اونکے پانی

ہمارے اس تمام ماوریا پیہ اب ہم ہے کیا کہیے

لکھا ہے لفظ عشق کوئی دلبر سما گیا روئے یار دل مین
سر کٹینگے کیا ہم حرم مین جا کر کتاب ہم لیکے کیا کرینگے
لیا اونہوں نے نہ دل ہمارا یہ کہکے لا لائے وہ شوکت
نہ جسمین صبر و سکون و راحت نہ تاب ہم لیکے کیا کرینگے

نہ گل ہے اور نہ گلشن مین کلی معلوم ہوتی ہے
سموم آہ بلبل یان چلی معلوم ہوتی ہے

یہ سچ ہے چاندنی رنگت بہلی معلوم ہوتی ہے
مگر اوس رخ کے آگے سانولی معلوم ہوتی ہے

پریشانی مین فرق آیا کہا ہے زلف کا سودا
بلا سر سے کوئی ڈنکو ٹلی معلوم ہوتی ہے

مرے ہر لفظ کو شکوہ سمجھتے ہین وہ دشمن کا
مری ہر بات غیر و بنیر ڈھلی معلوم ہوتی ہے

اوٹھا کرتا ہے دلمین درد سا درد آپکے غم مین
جگر کو بیکلی سی بیکلی معلوم ہوتی ہے

وہ کچھ ہمچین سے ہین غیر گھبرایا سا پڑتا ہے
مگر آپسمین دونوں کے بہ چلی معلوم ہوتی ہے

اوٹھی جب تیغ مقتل مین ترے عشاق پر اوٹھی
غضب کی صاف باطن ہے ولی معلوم ہوتی ہے

تری اس سادگی کو اے ستمگر غیر کیا جانے
جسے معلوم ہوتی ہے بہلی معلوم ہوتی ہے

چھپائے سے کہین چھپتی ہے الفت آشناؤں سے
خفی معلوم ہوتی ہے جلی معلوم ہوتی ہے

نہ شانہ سے بگڑتی ہے الجھتی ہے نہ غیروانے
مگر یہ زلف کی ناگن پلی معلوم ہوتی ہے

پشیمان سرو قد سے گل ترے لب سے نادم ہے
خجل آگے ترے منہ کے کلی معلوم ہوتی ہے

کبھی یار مرے گلے کیا ممکن کہین تم جاؤ کیا طاقت
تری تلوار بھی کیا منچلی معلوم ہوتی ہے

غزل اک اور بھی لکھو بدلکر قافیہ شوکت
طبیعت کو ردیف اسکی بہلی معلوم ہوتی ہے

[illegible] قاتل جو زمین معلوم ہوتی ہے
مری بنتی ہوئی تربت بہین معلوم ہوتی ہے

[illegible] مین آئی — تمہاری ادا ہی پردہ نشین معلوم ہوتی ہے
[illegible] دل اسکی — کہین [illegible] انکی نئی تمکین معلوم ہوتی ہے
[illegible] لبالب سے — کہ ہم جو بات خلوت مین کہین معلوم ہوتی ہے
[illegible] کیفیت سب تیرے چہرے سے — ہمین الطاف کے کہدو ہین معلوم ہوتی ہے
[illegible] تیری دوستی اونسے — کیسی صورت سے چہپتی ہی نہین معلوم ہوتی ہے
[illegible] جبکی ہے چمکتی ہے تڑپتی ہے — تمہاری تیغ بہی اک نازنین معلوم ہوتی ہے

لکہا اور اک غزل شوکت مگر پہر قافیہ بدلے
کہ یہ چہپتی ہوئی محفل زمانہ مین معلوم ہوتی ہے

[illegible] نظر اونکی پہری معلوم ہوتی ہے — چلا پہر جا اگر دو دن پہر کبھی معلوم ہوتی ہے
[illegible] دیتے ہین وہ سنکر شکایت جور بیجا کی — مری جو بات ہے تمکو بُری معلوم ہوتی ہے
نظر آتی ہین ہنستی دلکی دل ہی مین تمنائین — سب اپنے بالو پنہ پڑی خاک سی معلوم ہوتی ہے
او جبار اونکو دم دیکر لئے بوسے یہ کہہ کہکر — طبیعت آپکی بہی کیا غنی معلوم ہوتی ہے
سوال وصل کو ٹالا یہ کہکر واہ ری شوخی — ہمینی ہر وقت کی حجت بری معلوم ہوتی ہے
یہ چمکا نجم طالع ملکے اوس خورشید طلعت سے — کہ زہرہ جبکی دل سے مشتری معلوم ہوتی ہے
ابہی تام خداوند کے لڑکپن کا زمانہ ہے — جوانی جیسے کچہ کچہ بہری معلوم ہوتی ہے
تمہاری باتین بہی دشمن کی وہ کیا جی لگا سے سنتے ہین — ہماری بات اچہی بہی بری معلوم ہوتی ہے
نہ دل ہے اب پہلو مین نہ سینے مین جگر باقی — فقط اک جان تہی وہ بہی گئی معلوم ہوتی ہے
وہ سمجہے کو بہت وصل عدو کا تذکرہ سنکر — مگر کچہ آنکہ شرمائی ہوئی معلوم ہوتی ہے
نتیجے سے محبت کے ابہی واقف نہین ہے دل — ہمینی سمجہا ہے اسکو دل لگی معلوم ہوتی ہے
[illegible] خواب خورشتی کیا عزمی کیسی — کہ اتنی جان بہی [illegible] معلوم ہوتی ہے

[illegible]

[illegible]    [illegible]

[illegible] [illegible] کا تھا مجکو لحاظ    خون سے تر [illegible] قاتل کا جو دامن [illegible]

کب حجاب اسکو نہیں مجھے مگر کیا کیجے    چادرِ اشک میں آنکھونکو جو چلمن [illegible]

جبکا دیوانہ ہوئیں لیلیٰ مجنون اک بار    اوسکی زلفونکی لٹک دیکھے تو جوگن [illegible]

آستان پر کسی سب کیجے کردن پہر سجدہ    طوقِ زندان سے رہا ایسے جو گردن ہو جائے

آجکل مجھے سے سب آتے ہیں بہ سختی در پیش    موم بہی ہاتہ میں لیوں تو وہ آہن ہو جائے

بتبرا از دلِ صد چاکِ ضعیفان دہ ہے    گنبدِ چرخ میں بہی جس سے کہ روزن ہو جائے

پیار سے یار اگر دستِ حنائی اپنا    کسی لوہے کو لگا دے تو وہ کندن ہو جائے

شمع سان آپکے ہاتھون سے جو سر کٹجائے
نام شوکت کا بہی آفاق مین روشن ہو جائے

مری جان دلکا جلانا برا ہے    برا ہے برا ہے ستانا برا ہے

زمانہ مین پہر کسکا شکوا کرین ہم    حقیقت مین جب خود زمانا برا ہے

بہری ہے لگاوٹ کی ساری کہانی    محبت کا سارا فسانا برا ہے

ذرا دم نکل جائے اتنا تو ٹہیرو    دمِ نزع بالین سے جانا برا ہے

نزاکت پہ تیری نہ الزام آئے    شبِ وصل یون تلملانا برا ہے

[illegible] نہ راس آئے الفت کسیکو    یہ سمجھے کہ دل کا لگانا برا ہے

[illegible] اکا ر اچھا    مرا خونِ حسرت بہانا برا ہے

[illegible] اوکا تغافل    [illegible] برا ہے

کھٹک ہو نہ جائے کہا ہو ہمیں سے بلی / نظر سے ہمیں یوں گرانا برا ہے
شکایت کسی دن لکھو تبا دیگا اے دل / کہیں کا نہیں یہ ہر روز جانا برا ہے
خراب اپنی قسمت برا اپنا لہنا
فلک سے نہ شوکت زمانا برا ہے

محبت ہے مجھے نہیں عیز دل سے الفت ہے / ذرا سوچو تو دل میں یہ تمہاری کیا بری مت ہے
ستمگر دشمن جان اوس سے امید محبت ہے / جنون ہے خبط ہے سودا ہے ای دل تجکو وحشت ہے
کرون اقرار تو آفت کرون انکار تو مشکل / وہ مجہسے پوچھتے ہین آپکو مجہسے محبت ہے
عبث ہے وصل کی امید اوس عیار سے تجکو / سمجہہ تو اے دل ناداں کہ تیری کیا حقیقت ہے
نیا دل ہے نیا دلبر نیا مین ہون نئی چاہت / نئی ہر دم مصیبت ہے نئی ہر وقت آفت ہے
بجا ہے ٹھیک ہے سچے ہو تم کیوں شک نہیں اسمین / ہمین مجہسے محبت ہے مجہے تمسے عداوت ہے
یہہ عالم کر دیا ظالم تری الفت نے دلوان کا / نہ دلکو چین ہے جی کو نہ دم بہر قلب کو راحت ہے
شکایت سنکے وہ بولے کوئی کیا کیجئے مجبور / مرا تو ظلم شیوہ ہے جفا کی مجکو عادت ہے
یہہ دیوانہ جو آتا ہے اودہر آتا تا تک سرگردان
اسیکو تمنے الفت ہے اسیکا نام شوکت ہے

کرتا ہے قتل ابروئے جانان کبہی کبہی / دل چھینتی ہے زلف پریشان کبہی کبہی
جاتا ہون سوئے کوچۂ جانان کبہی کبہی / کہتا ہون سیر روضۂ رضوان کبہی کبہی
رخ کے خیال مین تری زلفون کے دہیان مین / حیران کبہی کبہی ہون پریشان کبہی کبہی
آؤ تو میرے گہر کبہی بیٹہو تو میرے پاس / ہر لحظہ ہر گہڑی نہین ہان ہان کبہی کبہی
کرتا ہے ظلم و جور بہی ہمپر وہ گاہ گاہ / ہوتا بہی ہے وہ دل مین پشیمان کبہی کبہی
جنت ملے جو بعد فنا پہر بہی ہمدمو / آتا ہے یاد کوچۂ جانان کبہی کبہی

تو تجاہل بھی [illegible] کرتا [illegible] اور وہ سنتا [illegible] کبھی کبھی

پیچہ تو یہ ہے کہ کشتہ تیغ ہی عزیز ہو  آؤ جو سو ہے گور غریبان کبھی کبھی

کیون شیخ صاحب ہمین کاکی حرج ہے بھلا  دنیا کرو جو محفل مستان کبھی کبھی

شوکت یہہ دور دور کے جانا تو ٹھیک ہین
جائے کبھو لالے ہی تو لسان کبھی کبھی

جسنے دیکھے ہین رنگ چاہت کے  ہمنے کھیلے ہین کھیل الفت کے
جوب میدان مین قیامت کے  شہرے ہونگے تمہارے قامت کے
دل بھی دیوانہ تیری زلفون کا  ہم بھی مشتاق تیری صورت کے
سمجھ لیا تمنے تمتو پتلے ہو  مہر کے لطف کے مروت کے
کہین ڈرتے ہین روز محشر سے  دیکھنے والے تیری قامت کے
مصحف رخ کی سنکے شہرت عام  ہم بھی مشتاق ہین زیارت کے

روز جاتے ہین اوسکے کوچہ مین
پالون اچھے لیے ہین شوکت کے

دشمن سے کیا گلا ہے اگر وہ دغا کرے  شکوہ تو اوس سے ہے جو کوئی آشنا کرے
عادی ہو جو جفا کا وہ کیونکر وفا کرے  کیا اوس سے کوئی شکوہ کرے کیا گلا کرے
غیرون سے بزم مین ہون تری گرم جوشیان  مانند شمع کوئی کہانتک جلا کرے
وہ مقتضائے ناز ہے یہہ باعث نیاز  دے گالیان کوئی کوئی بیٹھا سنا کرے
میں نے کہا جو اونسے کہ مرتا ہون آپ پر  ہنسکر دیا جواب کہ پہر کوئی کیا کرے
گہبرا کے میری قبر کو وہ شوخ کہہ گیا  میرا لہو پیئے جو خدا سے گلا کرے
قائم ما تحول [illegible] محبت تری مگر  قابو مین جسکے دل نہ ہو وہ شخص کیا کرے

[illegible] کی سنکر رقیب سے — [illegible] خوش ہوئے وہ یہ کہنے لگا ہیہ ہو خدا کرے

[illegible] یہاں وہاں قبول — کیا آرزو کرے کوئی کیا التجا کرے

افسوس یوں خراب ہو شوکت سا آدمی
تقدیر ہی بری ہے اسے کوئی کیا کرے

[illegible] وان انہیں شغل شراب ہے — سوز غم فراق سے یان دل کباب ہے

[illegible] فراق کے تو لوٹ کوئی دن — ہو جائیگا وصال ابھی کیا اضطراب ہے

[illegible] لاش کو عاشق کی سب سے دور — مٹی تو یہ ہے غریب کی مٹی خراب ہے

[illegible] چھوٹ جائیگی مے ہمسے زاہدو — دو چار دن کی اور بہار شباب ہے

[illegible] لکھا ہوں تو ملتا ہے یہ جواب — تم جانتے ہیں مری عادت خراب ہے

عزیزوں سے پوچھتے ہیں بٹھے در پہ دیکھکر
اسکا ہی نام شوکت خانہ خراب ہے

[illegible] مجھے وفا کی تجھے جو جفا کی ہے — پھر اوس پہ بنہ رہی ہے یہ قدرت خدا کی ہے

[illegible] ہاتھ سے کسکا ہوا ہے خون — کیوں جھوٹ بولتے ہو یہ سرخی حنا کی ہے

دل چھپایا تو اسمیں بھلا میرا کیا قصور — نادان یہ خطا ترے تیر ادا کی ہے

[illegible] ظلم وجور رقیبوں پہ وہ کرم — وان انتہا جفا کی نہ کچھ حد وفا کی ہے

شوکت کسے سناتے ہو معشوق کے گلے
ساری خطا تمہارے دل مبتلا کی ہے

دل [illegible] کیا کرتا ہے — اور سنکر دل مجبور دعا کرتا ہے

[illegible] لپٹنا میرا — اور جھنجلا کے وہ کہنا ترا کیا کرتا ہے

[illegible] بولے ہنسکر — کون ہے کسکے لئے یہ آہ رسا کیا کرتا ہے

[illegible] بت پہ نرالا | [illegible]

بھر [illegible] ہین [illegible] سنا کر مجھکو | دیکھکر مجھکو [illegible] کرتا ہے

ہم لیے آگئے ہاتے کہ زمانے شوکت
اوس ستمگر سے جو ملتا ہے تبرا کرتا ہے

عشق مین تیرے ستمگر ہم تو بلا سے مرگئے | بات تو اپنی رکھی نام تو اپنا کر گئے

کبھی کی صاف قربان دل و جگر تو نے رہے | خوب ہوا جو لیکے دل آپ مرا مکر گئے

وصل مین چھیڑنے پہ وہ کہتے ہین دیکھے جبر کہان | دیکھئے کتنی بار ہم آپ کا پاس کر گئے

نذر بلا دل و جگر پہلے ہی کر چلے تھے ہم | ہوش و حواس رہے سہے زلف کے تیری سر گئے

مر کے بنے لیے اوہین حباب بنا نہ کھلگیا | گیسوئے یار وصل مین ہمسے تو جز بکھر گئے

آنکلے سے پاؤن لڑ گئے الجھے قریب سکیڑ دون | وصل مین دھمکیون سے ہم تیری ضرور ڈر گئے

کوئی جگہ بچی نہین لی نہ جہان تلاشِ یار | بیخودئ فراق مین اونکے لیے کدھر کدھر گئے

جب نہ چلا بس آپ پر اور نہ دل پہ عشق مین | آئے تنگ آخرش عالم سے ہم گذر گئے

شوکتِ زار کیا کہون چھوڑ کے مجکو ہجر مین
میرے رفیق و غمگسار پاس جو تھے کدھر گئے

وہ اور وصل پہ راضی ہون کب کہانی ہے | ہماری بات نہ مانینگے وہ نہ مانی ہے

تمہارا نام خدا ہے او بہار پر جوبن | شباب جوش پہ اوٹھتی ہوئی جوانی ہے

کسی کے حال پہ بھی کہنا خواہشین بھی ہین کچھ | بگڑ نہ جائین وہ یہ بات بھی بنانی ہے

[illegible] پا کے اپنے قابو مین | نہ پوچھ ہمسے جو کچھ ہم نے جی مین ٹھانی ہے

[illegible] فرقت کا | [illegible] ہے

یہہ تمکو وصل مین کیون مجہے بدگمانی ہے / جتایے ہو یا تمکو لنے کیون دو دو پٹہ سکو

وہ مشغلہ تہا فقط داغ ہی تک اے شوکت

نہ شعر گوئی ہے اتبو نہ شعر خوانی ہے

# متفرقات

کیسی تاثیرِ فغاں ہے یہ تو مضطر دیکھا
ہمنے جب نالہ کیا آپنے خنجر دیکھا

دل و جان لے تو چلے ایک نظر مین دونون
اور کیا چاہئے جو تمنے مکرر دیکھا

مین نہ کہتا تہا لگا لیجے فسان پر پہلے
سخت جان ہون نہ چلی تیغ گلے پر دیکھا

ملک جس بت کیئے اونسے اوڑائی پرون
آج لو اوسکو بہی شوکت سے ملا دیکھا

کیا غرض اونکو جہان اونپہ مٹے مٹ جائے
جانتے ہین کہ موافق ہے زمانا میرا

مرکے نکلونگا سنا او بت کافر تونے
کوئی آسان ہے محفل سے اوٹہانا میرا

کبہی مونہ کر بہی اگر تمنے اگائی ہوتی
چرخ پر آتے دماغ سر غلطان ہوتا

اونکے چہرہ سے ذرا دیر کو گر ہٹ جاتی
کیا تمہارا آئینہ ترا لو اسنا نقصان ہوتا

یان تو عشاق سے نفرت ہے مگر یاد رہے
انہین لوگون مین تمہارا بہی ٹہکانا ہوگا

یان مزے قتل کا اقرار ہے یہ یاد رہے
داور حشر کے بہی سامنے لینا ہوگا

تم جسکو کوستے تہے وہ جاتی ہے اوسکی نعش
لو اب تو خوش ہوا نا تمہارا کہا ہوا

وہ روئین میر مرنے پہ ایسے کہان نصیب
اتنا ہی وہ زبان سے کہدین برا ہوا

دل کہینچ لے زمان بہی وہ چہین لین کہین
رہتا ہے راتدن یہی کہٹکا لگا ہوا

سیکڑوں دل ہیں وہاں کیوں نہ ہو دشوار مجھے / ڈھونڈ کر کوچۂ دلدار سے لانا دل کا

جان جاتی ہے اجل آتی ہے دم رکتا ہے / دل کا آنا نہ ہوا موت کا آنا ٹھیرا
ہم وفا ڈھونڈتے بھی عالم میں برے کہلائے / تو ستمگار جفا ڈھونڈتے بھی اچھا ٹھیرا

دل آ گیا جو مرا ڈھونڈ لیا گناہ ہوا / وہ کیوں خفا ہوئے اوس کا تو کچھ زیاں نہ ہوا

نالے یوں چرخ ستمگر ترا قالب جل جائے / ہائے یوں مجھ سے چھٹے یار گیا نہ میرا

ظلم اوس شوخ کی جانب سے ہیں کیسے کیسے / پھر بھی مائل دل بیتاب ہے کیا کیا کیا
سچ ہے ہوتا ہے زبردست کا رستا سر پر / وہ اگر ظلم بھی کرتے ہیں تو شکوا کیسا

---

رو سیاہی کو مٹاتی ہے محبت شبر کی
دل کو کر دیتی ہے خاکِ درِ شبیر سفید

مجھی سے ہے مجھے محشر میں خوں کا دعوے
نہ تیری تیغ پہ الزام ہے نہ خنجر پر

پسِ فنا بھی وہی شوقِ پائمالی ہے
لگے ہیں قبر میں بھی کان ان کی ٹھوکر پر

خطا معاف ہو تو صاف صاف عرض کروں
مجھے گمان جو ہوتا ہے بندہ پرور پر

ہاں جذبۂ دل آج دکھا دے اثر اپنا — دیکھیں تو وہ اغیار کے گھر جاتے ہیں کیونکر
لو اور سنو پوچھتے ہیں مجھسے وہ شوکت — دل لیکے دل آزار مکر جاتے ہیں کیونکر

دلِ بنیا کے کبھی اچھی — پہنچی محشر کی اسکے قامت پر
کہتے ہیں تجھکو کر دیا بدنام — کیا آتا ہے غصہ شوکت پر

آجکی تاریخ میں پیدا ہوا تھا حیدر سے — جارج پنجم ایمپرر شاہنشہ عالی تبار
فیل اسکا چرخ رفعت اسکے رخش صبا — اور لرزاں تیغ سے ہیں رستم و اسفندیار
ہند کیا آفاق میں اسکا ہی سکہ ہو رواں — اور اسکے ہی ہیں مطیع و زیرِ فرمان ہر دیار

تو ہی اے قوم تباہ جائیگی و ہمدرد تیرے — روئینگے تیرے لئے درد کا رونا کب تک

---

[illegible] ہیں — ہمارے جیون ہم مرجانا ہم اب آ لے ہیں

[illegible] تجھے دیکھ کے لوگ — شانِ خالق کی کیا کرتے ہیں

نالہ کو ہم نے رخصت بھی دی کبھی — کی آہ بھی مگر دلِ ناداں اثر کہاں

آنکھوں میں دو جگہ مجھے سرمہ بنا کے سب — میں خاک ہو گیا ہوں رہِ بوتراب میں

کیا کہوں میں کہ تری فرقت میں — دل اسی طرح بہلتا ہی نہیں
تجھ پہ سب جان فدا کرتے ہیں — کون ہے وہ کہ جو مرتا ہی نہیں

پھیر کر منہ میں چپکے چپکے گلو کیا کیا کہہ لیا — دو بدو ہو کہ کہو میں نے سنا کچھ بھی نہیں
غیر کے کچھ بھی نہ کہنے پر ملے سو سو جواب — میں نے گو سب کچھ کہا پر بھی کہا کچھ بھی نہیں

کیسے ہجر نے یہ حال تو بنا ڈالا — کر گئی اب بھی اثر آہِ نارسا کہ نہیں
نہ دو گے گالیاں ہم کو نہ دیجے چپ رہیے — بتا نے دیتے ہیں ہم آپ نے سنا کہ نہیں
کہا جو میں نے جفا کا تری گلہ نہ کروں — تو کس ادا سے یہ منہ پھیر کر کہا کہ نہیں

خوشی ہے یا ندامت کچھ تو ہے جو آنکھ آتے ہی — پکھے جاتے ہیں یوں گلزار میں گل لوٹے جاتے ہیں

سیر ہو ایسے میں وہ شوخ اگر آ جائے — آئے ہیں حضرتِ ناصح مجھے سمجھانے کو

میری تقدیر سے یا زلف سے اپنی پوچھو — مجھ سے کیا پوچھ رہے ہو کہ پریشاں کیوں ہو

شوق کہتا ہے چلو کوچۂ جاناں دیکھیں — ضعف کہتا ہے کہ بیٹھے ہی رہو جانے دو

ہائے پہلو سے جب اڑ گیا کوئی
تھام کر دل کو رہ گیا کوئی

مرا جگر بھی ہے داغوں کے واسطے گلشن
کہ جیسے مجمر دل آتش نہاں کیلیے

بہت دنوں سے ہے میرے الفت کا دعویٰ
ابھی عشق کو عشق سمجھا نہیں ہے

کلیجہ آرہا ہے منہ کو میرا
کچھ ایسا آج جی گھبرا رہا ہے

وہ کھڑے ہو کر جنازہ پر ترسے لینے لگے
کس مزے سے سو رہیں ان کا سونا دیکھئے
چل بسا آخر تپ فرقت کا بیمار آس لیے
اب نکلتا ہے کوئی دم میں جنازا دیکھئے

شکوہ ستم یار کا شکوا نہیں کرتے
معشوقو نے کیا کچھ نہ کیا کیا نہیں کرتے
کہتا ہوں جو میں اونسے کہ تم خواب میں آنا
فرماتے ہیں ہم خواب کا وعدا نہیں کرتے
ہم وہ ہو کر دو شکر جفا کی بھی شکایت
ہم وہ ہیں کہ پھر اسکا بھی شکوا نہیں کرتے

عمر گذرا بی ہین ہمسے نیجا ربخشین ۱
آپکی ہی کیا طبیعت ہو گئی

یہہ نتیجہ عشق سا ہمکو ملا
کچھ جنون کچھ ہمکو وحشت ہو گئی

~~[illegible]~~

کچھ کہے کوئی ہمتو قائل ہین
حضرت داغ کی طبیعت سے

دشنام نہ دیجے مجھے دشنام نہ دیجے
ڈرتا ہون نکلجائے نہ کچھ میرے دہن سے

پہلے تو بوسہ دیچکے ہو کہہ ہین غیر سے
اب منہ بنا رہے ہین وہ پہچان کر مجھے

یہہ اک دل کیا اگر سو دل ہون ایسے
کرون قربان سبکو آپ پر سے

کیا فکر ہے کہو تو سہی کیا ارادہ ہے
کیون آس پاس پھرتے ہو میرے مزار کے

کیا تاب مدعی کی مقابل ہو آسکے
شاگرد ہم ہین داغ سے عالی وقار کے

شوکت قمار خانۂ الفت مین آکبی بار
کھیلے ہین جان پر دل و دین دونون ہار کے

آج مقتل مین حال پر میرے
کوئی خندان ہے کوئی گریان ہے

شکوۂ عشق غیر پر اونکا
وہ یہہ لینا بگڑ کے ہان ہان ہے

کہتے ہین غیر سے وہ ہنس ہنس کر
آج شوکت بہت پریشان ہے

جب کہا میں نے کہ حسرت دل کی دل ہی میں رہی
بولے پھر میں کیا کروں شکوہ کرو تقدیر سے
ہم تو جب قائل ہوں جذب دل نے آئے شوکت اگر
اونکو لے آئے کسی دل کے کیسی تدبیر سے

حشر کے روز مجھے دیکھ کے قاتل نے کہا
تجکو دیکھا تھا کہیں مجکو گمان ہوتا ہے

---

مجھے نہ پوچھیے حشر میں یارب کسیکا نام
تو آپ جانتا ہے مجھے جسکی چاہ ہے
شوکت تمہارے بس میں ہے جو چاہو دو سزا
ایمان کی تو یہ ہے کہ وہ بیگناہ ہے

ہمارا کہتے ہو عبث قتل سے تم شوکت کو
جی سے وہ تنگ بھی ہے جان سے بیزار بھی ہے

یہ شہرت ہے وہ بن ٹھنکر سر بازار نکلینگے
الہی دیکھئے اب کسکی شامت آ دائی ہے

تڑپتے ہجر میں دم بچا جاتے جاتے
لبوں پر رہی جان زار آتے آتے

بہار آتی ہے اور مجھ سے پہ مری وحشت
یہ پوچھتی ہے گریبان میں کوئی تار بھی ہے
بتاؤ تو وہ تیر ستم جسے چاہو
ہمارا سینہ بھی ہے دل بھی ہے مزار بھی ہے
یہ کیا غضب ہے جو کہتے ہیں آپ شوکت سے
خیال سند بھی ہے وہ وفا شعار بھی ہے

گیسوے عنبرین ہیں کہیں کہتے زیادہ
یہ اور سنوارے بکھر جاتے ہیں کیسے
کہا کیا انگڑائی وہ کہنا
ہمیں جانے دو رات اب کم رہی ہے

الہ الٰہی بری سانی تیری آلودہ ... [illegible]
چاہئے آپ تو کیا چین نہ آتا ہے آتا — کیا مرد دل کے صاحب ایمان سنبھلنے جائے
نہ زبان دم کی تاب ہو جہاں معرفت پاک — سبب مرا ہی وہ ہاتھ کے جلنے جائے
دیکھ کر حشر میں حضرت کو کہیگا شوکت — ہمکو بھی ایک نظر جلوہ دکھانے جائے

کہو یہی ہے جو زلفوں میں تمہاری — یہی ہے جان ہمارا دل یہی ہے
ہوئی الفت کی مکت پیدا نسیم سبکو بتا رہی ہے — اوٹھو گے کب تلک سونے والو سحر ہے نزدیک یا تسکم ہے

وہ کہیں مرتے ہو تم جنکے لئے — جان سے جاتے ہیں ہم جنکے لئے
آسماں سے آج وصل یار میں — ہمنے بدلے خوب گن گنکے لئے
ہو وعدہ دکھے وصل سے ہوں کامیاب — جان دیں فرقت میں ہم جنکے لئے

خدا کے لئے اسوقت آجائے کوئی — ہوا چل رہی ہے گھٹا چھا رہی ہے

یا نکل جائے مرے دل سے محبت تیری — یا بدل جائے ستمگار یہ عادت تیری
صف گرنیم نگہہ کی بھی مجھے مہلت دے — وہ بھی ہو بار بلئے اُف ری نزاکت تیری

وہ ستمگر جفا جو تمہیں ہو — تمہیں ہو مرے دل کے تڑپانے والے

کہا تھا ایسکو اے شوکت — ایک مدت سے پیار کرتا ہے